بوئروں کا کچا چٹھا

یا

جنگ ٹرینسوال کی لغات

جسمیں انگلستان اور جنوبی افریقہ کی دونوں جمہوری ریاستوں
کے تمام واقعات جنگ کے شروع سے لیکر وسط ۱۹۰۱ء تک معہ قوم
بوئر کے ہر قسم کے دلچسپ حالات اور جنوبی افریقہ کے تمام جغرافیائی
کیفیات کے درج ہیں

مرتبہ محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور

سنہ ۱۹۰۱ء

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام منشی عبد العزیز مہتمم کے طبع ہو کر شائع ہوا

بوئروں کا کچا چٹھا
یا
جنگِ ٹرنسوال کی لغات

بوئروں کی باطل پرستی: معلوم ہوتا ہے کہ بوئر اگرچہ مہذب اور نئی روشنی کے دلدادہ ہیں لیکن وحشی اقوام کی طرح انمیں بعض توہمات بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہی جس طرح آجکل ہندوستان پانی کے قطرہ کے لئے آسمان کا مُنھ دیکھ رہا ہی۔ ٹرنسوال میں بھی بارش سے قحط شروع ہو گیا۔ لوگ امساکِ باراں سے تنگ تھے اور آخر ایک لائق انجنیئر نے تجویز پیش کی۔ کہ اگر ڈاینامیٹ کی بہت سی مقدار ہوا میں اُڑای جاے تو بارش کا ہو جانا ناممکن نہیں۔ چند ایک تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ اس تجویز سے متفق تھے لیکن کثرت تعداد ایسی تھی جو اس خیال کو خلافِ مذہب سمجھتی تھے وہ کہتے تھے کہ اگر خدا اپنے بندوں کے لئے بارش کا ہونا مناسب سمجھتا ہے تو بارش ہو رہیگی۔ ورنہ قدرت پر غالب آنا اور خدا کے کاموں میں دخل در معقولات کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے اور اسطرح مذکورہ بالا تجربہ عمل میں نہ آسکا +

بوئروں کا کھانا پینا: بوئر مٹھائی کے بہت شیدا ہیں اور انہیں اس بات کی مطلق پرواہ نہیں کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ جبتک کہ وہ کھانے کی چیز ذائقہ میں اُنہیں میٹھی معلوم دیتی ہی۔ بچّوں سے لیکر جوان مردوں تک شیرینی کو پسند کرتے ہیں اور اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ کئی بوڑھے آدمی زیادہ مٹھای کھانے سے سخت بیمار ہو گئے +

بوئروں کی سادگی: مسٹر کروگر بوئروں کا پریسیڈنٹ ایسا سادہ مزاج شخص ہے کہ ایکدفعہ لنڈن کے بازار میں بہت سی گاڑیوں کو دیکھکر جو ایک سوداگر کی ملکیت تھیں اُسنے

اپنے دوست کو دلندیزی زبان میں کہا "آؤ - ایک کونہ میں کھڑے ہو جائیں گے - بات یہہ تھی کہ اس نے ان تمام گاڑیوں کو اپنی پیشوائی کی علامت خیال کیا تھا - اور وہ اس شور و غل سے بچنا چاہتا تھا *

سراغرسانوں کی خدمات: - ٹرنسوال میں ایک قانون ہے کہ کوئی شخص کان سے سونا نکال کر جب تک کہ وہ سونا ردی اور کم قیمت دھاتوں سے پاک و صاف نہ کیا جائے ہرگز نہیں بیچ سکتا - اور اسپر بھی سونے کا سوداگر صرافوں سے ماہواری اور سالانہ لائسنس لئے جاتا ہے لیکن چونکہ لوگ عام طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں اسلئے مختلف جگھوں میں مختلف سراغرسان مجرموں کا پتہ نکالنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں - ایک دفعہ بڑی دل لگی ہوئی - سراغرسان نے حکام اعلے کی خدمت میں اطلاع دی کہ اس نے ایک شخص سے پوشیدہ طور پر بہت سستے بھاؤ سے سونا خرید کیا ہے - اور قانون کے رو سے اُس شخص کو سونے کا بیوپار کرنے کا لائسنس حاصل نہیں ہے اسلئے وہ مجرم ہے - دوسرے دن ایک ایسی ہی اطلاع ب سراغرسان کیطرف سے پیش ہوئی اور اُسپر جب تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ آ اور ب دونوں سراغرسان بھیس بدلے ہوئے تھے - اور اسطرح ہر ایک نے دوسرے مجرم سمجھ کر جال میں پھنسانے کی کوشش کی *

قومی وصف: - اسمیں شک نہیں ہو سکتا کہ بوئر لوگ بہت دلیر مستقل مزاج بہادر اور آزادی پسند ہیں - آزادی پسند ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ انہوں نے انگریزوں کو اپنے معاملات میں دخل دینے سے روکا - جب دوسری جانب سے مخالفت دیکھی تو قوت بازو سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے - یہہ انکی دلیری کا ثبوت ہے - وہ تین چار ماہ سے متواتر دنیا کی ایک زبردست طاقت کا مقابلہ کر رہے ہیں - اور پیچھے ہٹنے میں نہیں آتے - یہہ انکی مستقل مزاجی کا ثبوت ہے اور انکی بہادری صرف اس بات سے عیاں ہے کہ ایک پشہ ہو کر فیل زور انگریزی قوم سے جنگ شروع کیا ہے - اور یہہ صرف انکی ذاتی بہادری کی وجہ ہے کہ ابتک انہیں دست بالا حاصل ہے *

ملکی زبان :- تمام بوئیر ایک زبان بولتے ہیں جسکا نام "ٹال" ہے۔ اور یہہ بھی ایک وجہ ہے کہ اس ملک کے باشندے بڑے اتفاق سے انگریزوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں سمجھدار لوگوں کے خیال کے مطابق ملک میں ایک زبان کا ہونا ایک مشترکہ اور مضبوط رشتہ کا کام کرتا ہے۔ ٹال زبان میں ولندیزی - انگریزی - کافری - اور ہاٹنٹاٹ لوگوں کی زبان بھی شامل ہے۔ گویا کہ یہہ جنوبی افریقہ کی اُردو ہے +

لباس اور پوشاک :- سادہ مزاج بوئیر اپنی زراعت کے پیشہ میں ایک ایماندار کسان کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اُسے اِس بات کی پروا نہیں کہ اسکا لباس فیشن ایبل اور باوضع ہو۔ ہاں چونکہ وہ مہذّب لوگوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے اسلیئے اگرچہ شوقین تو نہیں مگر پھر بھی اوسط درجہ کا اچھا لباس رکھتا ہے۔ ایک بوئیر کا ذکر ہے کہ جب وہ اوّل ہی اوّل کسی عالیشان تھیٹر میں ناچ رنگ دیکھنے گیا۔ اور اس نے خوبصورت لیڈیوں اور باوضع مردوں کے لباس کی چمک دمک ملاحظہ کی۔ تو اسکا سادہ دل بھڑک گیا۔ جو کچھ اُسوقت اس نے اپنے دوست کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اُسکا مطلب یہہ ہے :- "خوبصورت لیڈی - بانکا شوہر۔ انگریزی مصنّف عموماً بوئیروں کی نسبت یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ وہ غلیظ اور میلے کچیلے رہتے ہیں +

طریق عُذرخواہی :- جسطرح بوئیروں نے انگریزی فوج کے مجروحوں کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ رحمدل اور رضا ترس قوم ہے۔ یا کم از کم مہذب ضرور ہیں۔ پاڈرزندی کے جنگ میں ہماری فوج کے جوانمردوں پر انہوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور وہی جوان جب مجروح اور بچّہ کی طرح بے یار و بے مددگار ہو گئے۔ تو اُن کے ساتھ دوستانہ سلوک کیا۔ لیڈی سمتھ کے محاصرہ میں اُنہوں نے ہسپتال پر توپیں چلائیں اور جنرل بُلر نے اِس بات کا جواب طلب کیا کہ اُنہوں نے کیوں ایسا کیا ہے جبکہ قواعد جنگ کے مطابق وہ ہسپتال اور ہسپتال میں رہنے والے مجروحوں پر گولہ باری نہیں کر سکتے۔ جنرل جوبرٹ نے جو کچھ اسکا جواب دیا وہ تسلّی بخش ہے۔ اسنے لکھا۔ "آپ ہمیں اطلاع دیجیے ہیں کہ تمام مجروح لوگ ٹاؤن ہال میں رکھے جائیں گے

پس بیان کے مطابق ہسپتال وہ ہسپتال نہیں رہتا جس پر اخلاقاً گولہ باری کرنے کی اجازت نہیں۔"

ذاتی طور پر ایک بوئیر اپنے رفیق یا مخالف سے کس طرح عذر خواہی کرتا ہے ؟ اسکی ایک مثال مفصلہ ذیل تحریر سے معلوم ہو سکتی ہے :-

"میں ہیریا بٹی نام اس تحریر کے ذریعہ سے اپنے اُن فضول الفاظ کو واپس لیتی ہوں جو مسنر مارلی کے برخلاف بولے گئے۔ اور میں بیان کرتی ہوں۔ کہ میں کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں جانتی۔ جو لیڈی موصوف کی شان اور عزت کے برخلاف ہو۔ میں اپنی غلطی کے لئے نادم اور افسوسناک ہوں۔ اور اپنے مُنہ پر مُہر خاموشی لگا کر اُسے اِسطرح خطاب کرتی ہوں "میرا مُنہ۔ تو جھوٹا اور فضول گو ہے۔ اور مجھے تیرے نام سے شرم آتی ہے۔"

راقمہ . . . .

ناچ رنگ :۔ انگریزوں کی مانند بوئیر لوگ ناچ کے بہت دلدادہ ہیں۔ جب کسی بوئیر کے گھر شادی یا ضیافت ہوتی ہے تو وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو دور دور سے بلاتا ہے۔ جو ہمیشہ ہی ہر وقت ایسے موقعہ کے منتظر رہتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم بوئیر نہایت خلیق اور ملنسار ہے۔ پانچ بجے شام کو ضیافت کے بعد ناچ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس لئے حبشی قوم کا کوئی موسیقی نواز لونڈا بلایا جاتا ہے۔ عموماً تمام مہمان اس شغل سے ایسے خوش اور مطمئن دکھائی دیتے ہیں کہ تمام رات ناچ رنگ جاری رہتا ہے۔ دوسرے دن چار بجے کے قریب مہمان اپنے آپکو سویا ہوا محسوس کرتے ہیں اور پورے طور پر نیند حاصل کرنے کے لئے اپنی اپنی گاڑیوں میں گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

مکانات :۔ مکانات کے ہر پہلو سے سادگی بوئیروں پر ختم ہے کیونکہ اگرچہ وہ انگریزوں کے مکانات سے اچھی طرح واقف ہیں اور دوسری یورپین قوموں کے شاندار محلات کو بھی جانتے ہیں لیکن اسکے باوجود وہ اپنے چھوٹے سادہ مکانوں پر بالکل قانع ہیں۔ شائد اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ نیچر کی خوبصورتی اور سرسبز کھیتوں

کی سرسبزی کو کم شاندار چیز خیال نہیں کرتے۔ انکے رہنے کے مکان میں عام طور پر دو یا تین کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک ہی کمرہ اُٹھنے بیٹھنے۔ کھانے پینے اور پڑہنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کی مطلق پرواہ نہیں کی جاتی۔ اگر کبھی وقت آٹھ یا دس مرد عورتیں ایک ہی کمرہ میں سوجائیں +

ایک دلچسپ کہانی:۔ بوئیر اپنے بچوں کو ڈرانے کے لئے اور بعض اوقات اُنہیں خوش کرنے کے لئے یہہ کہانی سُنایا کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں کسی شہر میں ایک پیرزال رہتی تھی جو مردمخوار تھی۔ آہستہ آہستہ اُسنے شہر کے تمام باشندوں کو کھالیا اور صرف اسکا بیٹا رہ گیا جسکا نام نگوڈا تھا۔ ایک دن کسی گاؤں سے اُس پیرزال کی ایک بھتیجی اُسے ملنے آئی۔ جسے معلوم نہ تھا کہ اسکی چچی اُسے کھالیگی۔ پیرزال اُسوقت گھر میں موجود نہ تھی لیکن اسکا بیٹا نگوڈا اپنی چچازاد ہمشیرہ کی حفاظت کے لئے بہت متفکر ہوگیا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اُسکی ماں گھر میں آتے ہی اس لڑکی کو مار ڈالے گی۔ بس اُسنے اُسے ایک درخت کی شاخوں میں چھپا دیا۔ اور جب مردمخوار بڑہیا آئی اور کہنے لگی " یہاں کسی خوش ذائقہ چیز کی خوشبو آتی ہے۔ تو نگوڈا نے نفی میں جواب دیا۔ اسپر مردمخوار عورت درخت کو کاٹنے لگی۔ وہاں ایک پرند " ٹنکو " نامی تھا اُس نے شور کیا۔ بڑھیا نے اُسے پکڑا اور کھالیا لیکن پرند کا ایک پر گر پڑا۔ اُس پر نے بھی شور و غل کرنا شروع کیا جس سے بیہوش ہوتی لڑکی کو ہوش آگئی۔ لڑکی نے سمجھا کہ اب خیر نہیں لیکن خدا کی قدرت اُس نے دیکھا کہ درخت کے پاس تین بڑے مضبوط کتے کھڑے ہوئے ہیں۔ یہہ کتے اُس لڑکی کے باپ کے گھر میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی مالکہ سے اشارہ پاتے ہی اُس مردمخوار بڑہیا کو آن کی آن میں ہلاک کردیا۔ اسکے بعد نگوڈا کی اس لڑکی کے ساتھ شادی ہوگئی اور اُجڑا ہوا شہر از سر نو آباد ہوگیا +

بوئیر بنانے کا نسخہ:۔ ہیکس اوریل ایک مشہور مذاق لکھنے والے فرانسیسی مصنف نے بوئیر بنانے کا نسخہ حسب ذیل قلمبند کیا تھا:۔ ایک انگریز میں جسقدر غلاظت بہادری۔ سخت ضدیت اور نہایت پورا فلیشن کا ہونا ہوتا ہے اسکو لیکر ایک ہاون میں

جسقدر نہائت تنگی طبیعت سختی مکاری اور کمینہ خصلت ہوتی ہے۔ اور ایک باشندہ سکاٹ لینڈ میں جسقدر ہوشیاری۔ مہمان نوازی۔ نہائت دینداری اور تعصب ہوتے ہیں ان سب کو خوب ملاؤ اور جھٹکو تو اچھا خاصا بوئیر تیار ہو جائیگا +

بوئیروں کی شہسواری:۔ جنگ جنوبی افریقہ میں بوئیروں کو جو ابتک کئی مقامات پر غلبہ رہا ہے۔ اسکی وجہ یہہ بتائی گئی ہے کہ وہ تقریباً تمام گھڑچڑھے ہیں اور شہسواری کی بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ اسلئے وہ اپنی جمعیت کو جہاں چاہیں بہت جلد لیجاتے ہیں۔ وہ کس قسم کے شہسوار ہیں؟ اس دانست سے معلوم ہوگا جو مسٹر ٹِنّس سٹیشن ماسٹر یلانڈسی لاگٹ نے بیان کی ہے کہ جب وہاں بوئیر قابض ہوئے ہیں تو ریل روانہ ہو چکی تہی اسکے بعد وہ پلیٹ فارم پر پہنچے اور ٹرین کے پیچھے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر بے تحاشہ دوڑے اور برابر فیر کرتے جاتے تہے کہتے ہیں کہ آسٹریلین بہی شہسواری میں انکا مقابلہ نہیں کر سکتے +

بوئیروں کا قومی گیت:۔ بوئیروں کا ایک قومی گیت یہہ ہے:۔ "ہمکو اپنی گوشہ نشینی میں رہنے دو۔ ہمکو اپنی گوشہ نشینی میں رہنے دو + تم ہم سے ہماری گوشہ نشینی ہرگز نہیں چہین سکتے + ہم آزاد ہونگے۔ ہم آزاد ہونگے + آزادی ہمارا انسانی حق ہے۔ آزادی ہمارا انسانی حق ہے + ہمارے بزرگوں کے پسینہ نے اور ہمارے بزرگوں کے خون نے وہ ملک جہاں ہم کھڑے ہیں ہماری رہائش کے لئے تیار کر دیا ہے۔ ہماری ماؤں کے آنسوؤں نے اور ہماری ماؤں کی مصیبتوں نے ملک افریقہ ہمارے لئے پاک و صاف کر دیا ہے"۔

بوئیروں کے اخبارات:۔ بوئیروں کی سرزمین میں اخباری دنیا کی یہہ حالت ہے کہ آج سے بیس سال پیشتر وہاں ایک اخبار بہی جاری نہ تہا لیکن پریسیڈنٹ کروگر کی تحریک سے جو اس وقت چیف مجسٹریٹ تہا کیپ کالونی سے دو شخص مسٹر سیلبن اور مسٹر روز بریٹوریا میں آئے۔ اور وہاں پہنچکر انہوں نے ایک اخبار "وائلٹ سٹیم"

نامی جاری کیا جس میں اسوقت انگریزی اور ولندیزی دونوں زبانوں میں خبریں درج ہوا کرتی تھیں۔ یہ اخبار پہلے پہل ہفتہ وار تھا لیکن اسکے بہت جلد ہفتہ میں دوبار اور آخر کار روزانہ ہوگیا۔ ازاں بعد اسمیں بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحیں ہوئی ہیں اور بعض موقعوں پر اس اخبار کے مالکوں نے مالی نقصان بھی برداشت کئے ہیں لیکن آخر کار یہی اخبار آج ٹرانسوال کی تمام اخباروں میں ممتاز ہے۔ اور اسکا ایڈیٹر ڈاکٹر اینگل برگ ہے جو کہ انگریزی قوم سے نفرت رکھتا ہے اس اخبار کے علاوہ ایک اخبار ایڈورڈ ٹائمز (تاجر) نامی گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اور چند ایک ہفتہ وار اور روزانہ اخبارات لوگوں کی پرائیویٹ ملکیت ہیں اور اخبارات کی شکل و صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ بوئر اتنے نیم مہذب اور جاہل نہیں جیسا کہ عموماً انہیں کہا جاتا ہے۔

زرخیز زمین:- کانوں کے لحاظ سے جنوبی افریقہ تمام براعظموں سے زیادہ دولتمند ہے ہر قسم کے قیمتی پتھروں اور قیمتی فلزات کی کانیں یہاں پائی جاتی ہیں کمبرلے۔ جیگرز فاونٹین سکارک۔ سٹالوپ لیبی ٹولی۔ سپر ہٹوریا۔ زانٹ ٹالیبرگ کوہ بلائبرگ۔ اور روڈیسیا میں ہیرے کی کانیں پائی جاتی ہیں اور سونے کی کانوں کی تو کچھ انتہا ہی نہیں۔ جوہانسبرگ۔ کلرک سٹلراپ وبار برٹن۔ گرد کرسٹراپ کوسا۔ یا چیف کرودم۔ سوازی لینڈ۔ زولولینڈ۔ ڈامارالینڈ۔ نماکوالینڈ اور چند ایسے شہر ہیں جہاں سونے کی کانیں ملتی ہیں۔ لیڈن برگ کے سونے کی نسبت کہا گیا ہے کہ یہ ایسا خالص ہوتا ہے کہ کیلفورنیا کا سونا بھی اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ کوئلہ کیپ کالونی۔ نٹال۔ ڈنڈی۔ زولولینڈ اور بیچ غربی ٹسٹ۔ وکلبنس ڈرفٹ۔ کلرک سٹراپ ڈی ریبی گنگ۔ سالبرگ۔ روڈسیا اور ساحل زمبسی کے گرد و نواح میں کثرت سے ملتا ہے اور تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۱۸۹۸ء میں مذکورہ بالا مقامات سے (۵۶.....) من کوئلہ نکالا گیا تھا۔ تمام جنوبی افریقہ میں چاندی کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ اور نماکوالینڈ میں تانبے کی کانوں کی وہ کثرت ہے کہ سترہویں صدی سے تانبا نکالا جا رہا ہے اور ابھی تک ذرا کمی واقعہ نہیں ہوئی ۱۸۹۸ء میں ان

کانوں میں آٹھ لاکھ چالیس ہزار من تانبا نکالا گیا تھا - اور تانبا نکالنے والی کمپنی کو پانچ لاکھ ڈالر سے زیادہ خالص منافع ہوا تھا *

آجکل کی عام حالت :- امریکہ کے اخبار لائف کا نامہ نگار بوئیروں کے دارالخلافہ پریٹوریا سے حسب ذیل حالات تحریر کرتا ہے :- "پریٹوریا میں بوئیروں کے جسقدر نامی سردار اور افسر اس وقت موجود ہیں وہ اپنا کام صلح اور مستعدی سے کر رہے ہیں - مسٹر ایف ڈبلیو ریٹز آجکل سکرٹری آف سٹیٹ کا کام کرتا ہے - اور اسقدر محنتی اور جفاکش ہے کہ سرکاری کام صبح چھ بجے سے ہی شروع کر دیتا ہے - اور خواہ کسقدر ہی کام کیوں نہ ہو وہ مطلق نہیں تھکتا - ملک کے مختلف حصوں سے اسپر ہر وقت تاروں کی بوچھاڑ ہوتی رہتی ہے - وہ انہیں بغور مطالعہ کرتا ہے اور پھر کافی غور و فکر کے بعد فیصلہ دیتا ہے کہ ان پر کیا کارروائی کرنی چاہئے - اس سے پیشتر میرا خیال تھا کہ اسکی صحت بگڑی ہوئی ہوگی - لیکن اس کے ساتھ ملاقات کرنے پر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ ایک مضبوط اور تندرست آدمی ہے - جو جنگ کے دنوں میں بھی اپنی ڈیوٹی آسانی کے ساتھ ادا کر سکتا ہے " ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مسٹر ریٹز کو ہمراہ لیکر پریسیڈنٹ کروگر کی ملاقات کے لئے گیا - پریسیڈنٹ کروگر اس وقت ۷۵ سال کی عمر کا اور ایک مضبوط اور تندرست شخص ہے - جب اس نے مجھے آتے دیکھا تو وہ میرے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا - اور پوچھنے لگا :- " آپ گذشتہ چھ سال میں کہاں رہتے ہیں ؟ " میں نے جواب دیا کہ " میں تمام دنیا میں ایک دفعہ گھوم آیا ہوں - اور زیادہ عرصہ نیویارک میں رہا ہوں " میں نے دیکھا کہ پریسیڈنٹ کروگر ایسا مضبوط اور تندرست آدمی ہے جیسا کہ چھ سال پیشتر تھا جبکہ میں نے پہلی دفعہ اس سے ملاقات کی تھی - اسکی وہی تیز بین آنکھیں تھیں - وہی کشادہ پیشانی تھی جس سے عقل اور فراست عیاں تھی - اور اگرچہ وہی کوٹ تو نہ تھا لیکن ٹوپی یقیناً وہی تھی جو کہ چھ سال پیشتر پہنے ہوئے تھا -

" ہماری گفتگو ممالک متحدہ اور اہل امریکہ کے متعلق شروع ہوئی - میں تو اس سوال پر بالکل چپ تھا کہ آیا اہل امریکہ بوئیروں کی مدد کرینگے یا انگریزوں کی - لیکن پریسیڈنٹ کروگر نے خود ہی ہنسکر کہہ دیا کہ اس کے خیال کے مطابق اہل امریکہ ضرور اہل انگلستان

کی مدد کرینگے۔ کیونکہ آخر کار وہ بھائی ہیں۔ اور انمیں بزرگوں کا خون ایک مضبوط رشتہ کا کام کرتا ہے۔

"اسکے بعد پریسیڈنٹ سٹیئن نے اہل امریکہ کے متعلق انہی خیالات کا اظہار کیا۔ لیکن پریسیڈنٹ کروگر کیطرح وہ ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ مکنلے سے خوش نہیں تہا۔ بلکہ نہایت ناراض تہا۔ اُس نے کہا کہ "افسوس۔ اہل امریکہ نے انگریزی قوم کے ساتھہ خفیہ عہدنامہ کر رکہا ہے۔ اور اب "سلطنت جمہوریہ" کا خیال اُنکے دماغ سے اُٹھہ گیا ہے۔ وہ ہمکو انگریزی قوم کا غلام بنانا چاہتے ہیں لیکن یہہ ناممکن ہے جب تک ہمارے دم میں دم ہے۔ ہم لڑینگے۔ اور مقابلہ کرینگے +

بوئیروں میں نوروز:۔ مکتی فوج کا ایک سپاہی جو حال ہی میں ٹرنسوال سے واپس آیا ہے۔ بیان کرتا ہے: "نوروز کے دن پریسیڈنٹ کروگر نہایت آزادی اور بے تکلفی سے بازاروں میں چلتا ہے۔ اور اس وقت اُسکا جلوس شاہانہ نہیں۔ بلکہ بالکل ایک معمولی آدمی کا سا ہوتا ہے۔ بوئیروں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو شہروں میں رہتے ہیں اور ہماری صلاح مہذب اور تعلیم یافتہ ہیں۔ دوسرے وہ جو شہروں میں تو نہیں رہتے لیکن شہروں کے گرد و نواح میں رہنے کی وجہ سے شہری فیشن وغیرہ سے واقف ہوتے ہیں اور تیسرے وہ جنہیں "کسان بوئیر" کہنا چاہئے۔ یہہ لوگ ساٹھہ میل کے فاصلہ سے اس جشن میں شامل ہونے کے لئے پریٹوریا میں آتے ہیں۔ اور چونکہ نوروز کی طرح سال میں چار جشن منائے جاتے ہیں۔ اسلئے سب لوگوں کو جو میلوں اور تماشوں کے بیحد مشتاق ہوتے ہیں۔ سال میں چار دفعہ سفر اختیار کرنا پڑتا ہے۔ شہروں میں آکر جشن کے موقعہ پر وہ شہر سے باہر ہی خیموں میں گذارہ کرتے ہیں۔ اور اگر انہوں نے اپنے بچوں کو بپتسمہ دلانا ہو یا لڑکے لڑکی کی شادی کرنی ہو تو بہی یہی موقعہ اس مطلب کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہہ لوگ بہت غلیظ ہوتے ہیں۔ اسلئے انکے خیمے بہی گندے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے سخت بدبو اور تعفن آتی ہے۔ انکے پاس کھڑا ہونا بہی آسان بات نہیں ہوتا۔ بوئیر عام طور پر اسی موقعہ پر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اور آئندہ موسم کے لئے جو ضروریات

اپنے لئے مناسب سمجھتے ہیں۔ شہر سے خرید کر دیہات میں لیجاتے ہیں۔
"کسان بوئیر اپنے گھر سے تو اسلئے آتا ہے کہ نوروز کے دن عشائے ربانی میں حصہ لے یا شہری پادری کے وعظ سے مستفید ہو لیکن وہ تمام دن بندوق چلانے میں مصروف رہتا ہے۔ اور بعض بوئیروں میں بندوق کی نشانہ بازی پر شرطیں لگجاتی ہیں۔ جہاں ہر ایک بوئیر اپنا اپنا ہنر دکھاتا ہے جس سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ بوئیروں کو قدرتی طور پر نشانہ بازی میں خاص مہارت اور اشتیاق ہوتا ہے لیکن یہ تمام حالات بوئیروں کی تیسری قسم "کسان بوئیر" سے متعلق ہیں۔ جو کہ نوروز کے دن پریٹوریا میں آکر مذہبی آدمی بنتے ہیں۔ بلکہ اگر کہیں تھیٹر یا ناچ ہو رہا ہو تو وہاں خوشی سے شریک ہوتے ہیں۔ اور اگر اس طرح بھی انکی تسلی نہ ہو تو پریسیڈنٹ کروگر کے مکان پر جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ملکر قہوہ اڑاتے ہیں۔
"نوروز کے سوائے بوئیروں کے دو اور قومی تیوہار ہیں ایک ۱۶ دسمبر کا دن جسے بوئیر "ڈنگن کا تیوہار" اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس دن انہوں نے زولو سردار ڈنگن پر فتح پائی تھی۔ اور دوسرا دن ۲۷ فروری کا ہے جو کہ جنگ "ماجوبا ہل" کی یادگار میں ہے۔ جس مقام پر کہ بوئیروں نے انگریزوں کو شکست فاش دیکر آزادی حاصل کی تھی۔ اور جسکی یادگار میں اس دن کا نام ہی "روز ماجوبہ" مشہور ہے۔ اس دن مسٹر کروگر اپنے نام کے شہر کروگر زڈارپ میں تقریر کیا کرتا ہے لیکن وہ اپنے دوسرے بوئیر بھائیوں کی طرح فصیح بولنے والا نہیں۔

بوئیروں کا مذہب:۔ بوئیر عام طور پر پروٹسٹنٹ فرقہ کے عیسائی ہیں۔ اور انکی ہر ایک بات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا ترس ہیں اور اپنے مذہب کا خیال رکھنے والے ہیں۔ بوئیروں میں ایک دوسرے کے لئے محبت بہت ہے اور اگرچہ غلط نویس مصنفوں نے بوئیروں پر حملے کئے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ جو محبت ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ہے اور جسقدر وہ اپنے گھر میں زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہیں۔ یقیناً ایسا خیال کسی اور ملک اور قوم میں ہرگز نہ ہوگا۔

دار الخلافہ کا حال:۔ اِس بیان کا ثبوت کہ بوئیر مذہب قوم ہیں۔ اس سے زیادہ اور کہیں نہیں ملیگا۔ کہ جنوبی افریقہ کے دار الخلافہ پریٹوریا میں رہنے کے اخراجات ایسے ہی زیادہ ہیں جیسے کہ یوروپ کے کسی بڑے سے بڑے شہر میں۔ پریٹوریا میں ایک معمولی مکان کا ماہواری کرایہ سو روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک ہے۔ ایک مزدور کا ماہواری خرچ ڈیڑھ سو سے دو سو روپیہ تک ہے۔ اور اسکے علاوہ کپڑا اسقدر گراں ہے کہ ایک سوٹ پہ ایک سو روپیہ خرچ آجاتا ہے۔ یہی حالت پریٹوریا سے دوسرے درجہ کے شہر جوہانسبرگ کی ہے۔ جہاں فیشنیبل جنٹلمین کیطرح گذارہ کرنا چاہو تو کم از کم چھ سو روپیہ ماہوار خرچ آئیگا۔ اور یہ بھی اس وقت ممکن ہے جب ہر پہلو سے کفائیت شعاری اختیار کی جائے۔ بعض لوگ اس گراں نرخ کو سونے کی کانوں کی موجودگی سے منسوب کرتے ہیں۔ مگر خیر کچھ وجہ ہو۔ وحشی اقوام میں تو اشیاء خوردنی اور پوشیدنی کا اسطرح گراں ہونا ہرگز ممکن نہیں +

مکانات میں نرالاپن:۔ ایک لیڈی کارسپانڈنٹ جو ٹرانسوال میں کئی برس تک رہ چکی ہے۔ اپنے تجربے کی بنیاد پر یہ عجیب خبر بیان کرتی ہے کہ بوئیر لوگ اپنے مکان کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا سرخ حلقہ بنایا کرتے ہیں جو انکے خیال کے مطابق خوبصورتی اور خوشنمائی کا اعلےٰ سامان ہے لیکن سچ پوچھو تو اجنبی کے لئے قابل نفرت شے اس سے زیادہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ ہے کہ یہ حلقہ کسی مرغی بکری یا گائے بھینس کے خون سے تیار کیجاتی ہے۔ جو لوگ ٹرانسوال میں نووارد ہوتے ہیں وہ آہستہ آہستہ اس غلیظ رسم کے عادی ہو جاتے ہیں مگر بوئیروں میں بھی بعض سمجھدار اور نازک مزاج شخص ہیں جو ہمیشہ اس بدرسم کے مخالف رہے ہیں۔ پریسیڈنٹ کروگر ایسے مکانات سے سخت نفرت کرتا ہے اور اس کی بیوی پریٹوریا کو اس وجہ سے "ناقابل رہائش" خطاب کرتی ہے کہ وہاں کثرت سے "غلیظ سرخ مکان" پائے جاتے ہیں +

پینے کا پانی:- سائنس کے جاننے والے لوگ حیران ہوتے ہیں۔ اور سخت تعجب پیدا ہوتا ہے کہ بوئیر ابھی تک کسطرح صفحۂ ہستی پر موجود ہیں۔ اور غضب کہ ایک بہادر اور سمجھدار قوم ہیں۔ اس حیرانگی کی وجہ یہ ہے کہ ٹرنسوال میں کوئی کنواں نہیں۔ تمام لوگ جوہڑوں۔ تالابوں اور نالوں کا پانی پیتے ہیں اور حفظ صحت کے اس ضروری پہلو سے اسقدر لاپرواہ ہیں کہ بدبودار اور گلے سڑے پانی سے کچھ پرہیز نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ وہی لیڈی کارسپانڈنٹ بیان کرتی ہے کہ اس نے تالابوں میں مردہ مویشی پڑے ہوئے دیکھے۔ اور اسکے باوجود بھی کمبخت بوئیروں نے اس پانی کو پینے سے احتراز نہ کیا۔ ایک اور بوڑھیا عورت کا ذکر ہے کہ اُسے ایکدفعہ زکام ہو گیا۔ وہ انگریزی ڈاکٹر کے پاس علاج کے واسطے آئی۔ جس نے اُسے مشورہ دیا کہ رات سونے سے پیشتر پاؤں کو گرم پانی سے خوب دھوؤ۔ الو بوڑھیا نے نہائت حیرانگی کے ساتھ جواب دیا۔ "ہائیں" کیا تم مجھے ہلاک کرنے کے درپے ہو؟ بیٹے تو گذشتہ تیس سال سے کبھی پاؤں کو پانی کے حوالہ نہیں کیا۔" اور یہی وجہ ہے کہ ہر سال بوئیروں کی ایک معقول تعداد ہیضہ۔ بدہضمی اور موسمی بخار کی نذر ہوتی رہتی ہے +

محنتی بوئیر:- مگر ہاں ایک بات ضروری ہے کہ جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ بوئیروں نے ثابت کر دیا ہے کہ دنیا بھر میں کوئی بھی قوم اُنکے برابر جفاکش اور محنتی نہیں۔ وہ دو تین دن تک متواتر شکار کھیل سکتے ہیں۔ اگرچہ اُن کے پاس خورد و نوش کے لئے کافی رسد نہ بھی ہو۔ دو دن بھر گھوڑے کی سواری کر سکتے ہیں۔ سردی گرمی کی سختیاں جھیل سکتے ہیں۔ نہائت عمدہ نشانہ لگا سکتے ہیں۔ اور اس کے باوجود انہیں اپنے جسمانی آرام کی بہت کم پرواہ رہتی ہے +

مذاقی طبیعت:- بوئیر پروٹسٹنٹ فرقہ کے عیسائی ہیں اور انہیں دو غیر متعصب لوگ ہیں اور مذہبی [illegible] نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ قدرتی طور پر تندرست خوش مزاج اور مسخری طبیعت کے لوگ ہیں۔ جیسے وہ مذہبی معاملات

میں استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ ایک بوئیر موسمی بخار سے مر گیا۔ اور اُس کے بھائی کے پاس جب ڈاکٹر نے بل روانہ کیا۔ تو جواب ملا۔ افسوس میرا بھائی مر گیا۔ اور آپ بہت اچھے آدمی ہیں۔ میر امتوفی بھائی آپ کی عنایتوں کا اس قدر ممنون تھا کہ اُسنے مجھے آپکا بل ادا کرنے کے لئے خاص طور سے تاکید کی تھی بھلا آپ کی بیتعداد عنایتوں کا معاوضہ دو چار دس پونڈ کی ادائیگی سے کبھی ممکن ہے؟ میرا بھائی یہ بھی یقین دلاتا تھا کہ وہ اپنے مربی ڈاکٹر کی پیشوائی کے لئے نہایت شوق سے بہشت کے دروازہ پر منتظر رہیگا"

گوبر بطور دوائی کے: جس طرح ہندوستان آجکل مہذب ممالک میں شمار ہونے لگا ہے۔ اور اسکی بہتری کے لئے مہربان گورنمنٹ نے دیگر صدہا مفید عام کاموں کے علاوہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں شفاخانے قایم کئے ہیں جس کے باوجود بھی ہزاروں لاکھوں شخص بد اعتقادی سے تجربہ کار ڈاکٹر کی دوائی کی نسبت مجہول سادھوؤں اور پیروں کی جھکی اور تعویذ کو پسند کرتے ہیں اور کئی ایسے ہیں جو تمام دوائیوں کو خیرباد کہہ کر جادو ٹوٹکے پر بہر دست رکھتے ہیں اسی طرح بوئیروں میں بھی صدہا لوگ یورپین ڈاکٹروں کی دوائی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں موسمی بخار کے آغاز میں تمام دیواروں پر گوبر ملدیا جاتا ہے۔ اور اسکے یہہ معنے سمجھے جاتے ہیں۔ کہ اب بخار کو اس مکان کے اندر داخل ہونے کی جرأت نہ ہوسکیگی۔ تپ محرقہ کے لئے بھی ایک عجیب علاج مروج ہے جو کہ عجیب سے زیادہ مہلک ہے۔ اس خطرناک مریض کو بکری یا بھینس یا کسی اور سیاہ حیوان کی کھال میں بند کر دیا جاتا ہے۔ منہ سے دم لینے کے لئے ایک چھوٹا سا سوراخ رکھا جاتا ہے۔ اور اسکے یہہ معنے ہوتے ہیں کہ اب بخار نہ مریض کو پہچانے گا اور نہ اُسے کسی قسم کا نقصان پہنچا سکیگا۔

دو عجیب رسمیں:۔ بوئیروں میں یہہ رسم بہت عرصہ سے چلی آتی ہے کہ عورتیں اپنے شوہروں، دوستوں، بھائیوں، رشتہ داروں وغیرہ سے

منہہ چھپانا ضروری نہیں سمجھتیں لیکن یہ بات اشد ضروری ہے۔ کہ اُن کے بال کسی کو وکہائی نہ دیں جنہیں احتیاط کے ساتھ چھپانے کے لئے انگریزی وضع کی ایک لمبی سی خوشنما ٹوپی استعمال کیجاتی ہے تعجب کا مقام ہے کہ رسومات لوگوں کی گردن پر کیسا زبردست بوجھ ہیں کہ تہذیب بھی انہیں پھینک دینے سے قاصر ہے عورتیں عام طور پر سیاہ لباس رکھتی ہیں۔ اور اسمیں کوئی خاص نرالا پن نہیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہندوستانی لڑکوں کی طرح ایک رومال کنہ ہوں پر ہمیشہ رکھتی ہیں +

تمباکو کا استعمال

تمباکو کا استعمال: ٹرنسوال کے علاقہ پلچیف سٹرام میں نہایت اعلے درجہ کا خوشبودار تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے سارے بوئیر کثرت کے ساتھ تمباکو نوشی کی بُری عادت میں مبتلا ہیں۔ پاچیف سٹرام اور دیگر علاقجات کا تمباکو جب پہلے پہل بیا جاتا ہے تو خشک اور کڑوا ذائقہ پیدا کرتا ہے لیکن چند ایک مسالجات کی ترکیب سے بوئیر کسان اسے ایسا خوش ذائقہ اور خوشبودار بنا سکتے ہیں کہ ٹرنسوال کے تیار شدہ سگرٹ انگلستان اور یوروپ میں بڑی بڑی قیمت پر فروخت ہوئے ہیں۔ سادہ تمباکو جب کھیت پر ہو تو سوا شلنگ فی سیر کے حساب سے فروخت ہوتا ہے لیکن یہی مصالحہ دار تمباکو شہروں کی بڑی بڑی منڈیوں میں آکر ایک سیر کے لئے تین شلنگ قیمت پاتا ہے +

بار برداری کا طریق

بار برداری کا طریق: ٹرنسوال میں ریل کی آمد سے پہلے اور اکثر اضلاع میں ابھی تک ریل جاری نہیں۔ ہندوستان کیطرح گھوڑوں سے کام نہیں لیا جاتا تہا۔ بلکہ غریب بیل سے "غریب بیل" ہم اسلئے کہتے ہیں کہ انہیں کہانے کے لئے بہت ناقص اور ردی چارہ دیا جاتا ہے۔ اور اسکے باوجود اُن سے کم از کم آٹھ گھنٹہ روزانہ کام لیتے ہیں۔ ہر ایک بیل پر کئی من بوجھ لاد دیتے ہیں۔ اور بیچارے بیلوں سے اُسکی خوب خبر لیجاتی ہے۔ جب تک کہ وہ ایک دن میں چوبیس میل سفر طے نہ کرے۔ چونکہ بوئیروں کو بھی انگریزوں سے ویسی ہی نفرت ہے جیسی

کہ انگریزوں کو بوئیروں سے ہے اسلئے جو بیل دیگر تمام جانوروں سے مریل۔ دُبلا پتلا اور کمزور رہو۔ اُسے "انگریزی بیل" کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ کسان اپنی سوسائٹی میں اچھا دولتمند اور سمجھا جاتا ہے۔ جسکے پاس جائداد غیر منقولہ کے علاوہ ایک گاڑی اور تقریباً سولہ سانڈ ہوں +

مُصافحہ کا طریق:۔ بوئیر سمجھتے ہیں کہ میزبان یا دوست کے گھر سے رخصت ہونیکا سب سے اچھا طریق یہ نہیں کہ انگریزوں کی لیڈیوں۔ بچّوں جوانمردوں اور بوڑھوں کے بوسے لئے جائیں بلکہ قدرتی اور زیادہ مہذب طریق یہ ہے کہ ملاقات کرتے وقت یا جُدا ہوتے وقت اُنکے ساتھ ہاتھ ملایا جائے۔ اس قاعدہ کے مطابق جب بوئیر اپنے میزبان کے گھر سے رخصت ہوتا ہے تو بوڑھے آدمی سے لیکر چھوٹے بچے تک ہر ایک کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ انگریزی اخبارات کا بیان ہے کہ جس وقت ایک طاقتور اور مضبوط بوئیر اپنے دوستوں سے ہاتھ ملاتا ہے تو اُنکا ہاتھ اس سختی سے دباتا ہے کہ وہ چلّا اُٹھتے ہیں۔ اور یہ چلّانا محبّت کی سچی علامت سمجھا جاتا ہے" لیکن ہمارے خیال کے مطابق یہ بیان راستی سے بہت بعید ہے۔ اور یہ ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ کہ کوئی شخص اپنے عزیز کو جسمانی رنج پہنچانے کا موجب ہو۔ اور پھر خیال کرے کہ اس نے اسکے ساتھ صادق محبت کا اظہار کیا ہے۔ بوئیروں کے یہہ حالات چونکہ انگریزی عینک کے ساتھ دیکھے گئے ہیں اور عجب نہیں کہ عینک نے مندلی ہورہی ہو۔ اسلئے ہم کسی رائے کی صحت یا غلطی کے ذمہ وار نہیں +

بوئیروں کی قومی شراب:۔ بوئیروں کی عام مستعملہ شراب کہنا چاہئے برانڈی ہے۔ اسے "ڈاپ برانڈی"۔ اور "بوئیر برانڈی" بھی کہتے ہیں۔ اور کیپ کالونی میں بعض دفعہ اسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہہ "کیپ کا تمباکو" ہے لیکن اس آخری قسم کی شراب بہت ناقص ہوتی ہے۔ ڈاپ برانڈی بھی ادنے درجہ کی ہوتی ہے۔ ہاں بوئیر برانڈی بہت خوشبودار اور اعلےٰ شمار کی جاتی ہے۔ اور

سارے بوئیر عموماً ایسے ہی استعمال کرتے ہیں۔ ٹرنسوال اور فری سٹیٹ دونوں
ریاستیں جو آجکل انگریزوں سے جنگ کر رہی ہیں۔ انکی باہمی شمولیت کی بہت
سی وجوہات ہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ دونوں ملک بہت سی مشترکہ رسوم رکھتے
ہیں۔ چنانچہ برانڈی جس طرح بوئیروں کی قومی شراب ہے اسی طرح اورینج
فری سٹیٹ کے باشندے بھی اسے قومی شراب تصور کرتے ہیں۔ اور ان
دونوں ملکوں کے ہر ایک شہر اور گاؤں میں اس برانڈی کا کافی ذخیرہ عام
فروخت کے لئے رکھا گیا ہے۔

اخبار "وائن اور سپرٹ" کا بیان ہے کہ بوئیروں کی برانڈی ذائقہ میں
زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ اور بوئیر اسے نہایت پسند کرتے ہیں لیکن وہ اسے
بافراط نہیں پیتے۔ وجہ یہ کہ وہ غریب ہوتے ہیں۔ اور اتنا روپیہ مہیا نہیں
کرسکتے کہ زیادہ شراب پئیں۔ وہ عموماً جمعہ کی رات کو شراب کی ایک بوتل خرید
کرتے ہیں جو ضروری ہے۔ کہ پورا ایک ہفتہ استعمال کی جائے۔ اگر اس عرصہ سے
زیادہ تک وہ بوتل کام دے سکے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن یہ سخت فضولخرچی سمجھی
جاتی ہے کہ ایک بوئیر ہفتہ میں ایک بوتل برانڈی سے زیادہ شراب پئے۔ بوئیر
شراب کے بارہ میں کیسے کافی کفایت شعار بلکہ بخیل ہیں! اس امر کا اندازہ کرنے
کے لئے صرف اسی قدر دیکھنا کافی ہے کہ جب ایک بوئیر دوسرے بوئیر کے ہاں
بطور مہمان کے جائے تو میزبان بوئیر اپنے مہمان بوئیر کے سامنے چاء۔ قہوہ
اور روٹی تو رکھتا ہے لیکن اسے یہ ہرگز گوارا نہیں کہ اس کے سامنے برانڈی
کا ایک گلاس بھی رکھے۔ بلکہ وہ دلمیں یہ خواہش رکھتا ہے کہ مہمان اگر بحیثیت
اور فیاض ہوگا۔ تو میرے لئے برانڈی کی بوتل منگا دیگا۔

ہیروں کی کانیں:۔ تمام ٹرنسوال میں جا بجا ہیروں کی کانیں ہیں
اور اکثر آدمی ان کانوں کی بدولت کروڑپتی بن گئے ہیں۔ وہ ایسی ترکیب سے
مال بیچتے ہیں کہ بازار کا نرخ ارزاں نہ ہونے پائے۔ ایک شہر کمبرلے کے
مال گودام میں اس وقت اس قدر ہیرے جمع ہیں کہ اگر بوئیر لوگ اسے فتح کر لیتے

توبیس کروڑ کا مال انکے ہاتھ لگتا ہے تاکہ ہیروں کو کوئی چُرا کر نہ لیجائے۔ اس کے روک تھام کے لئے طرح طرح کے انتظام اور قسم قسم کے بندوبست کئے جاتے ہیں۔ مزدور لوگ تین ماہ تک کان کی چار دیواری سے باہر نہیں جاتے ہیں انکے لئے رہائشی مکان بنے ہوئے ہیں۔ دیواریں جیلخانہ کی چار دیواری سے بھی زیادہ اونچی ہیں۔ ہر انکے اوپر آہنی جال ہے جس سے کوئی جانور بھی پر لگا کر نہیں اڑنے پاتا تین ماہ تک قلیوں کو اسی قیدخانہ میں رہنا پڑتا ہے۔ شام کے وقت کپڑے اُتروا کر اُن کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اور رات کے وقت وہ بیچارے قیدیوں کا سا ایک کمبل لپیٹ کر سو رہتے ہیں۔ تین ماہ پورے ہونے پر پرانے مزدوروں کو نکالا جاتا ہے +

بوئیروں کی چالاکی:۔ جنگ ٹرانسوال میں بوئیروں کی چالاکی مکاری کے درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ اور انہوں نے اس سے خوب فائدہ بھی اٹھایا ہے بوئیر سپاہیوں نے اپنے کیمپ کے سامنے سڑکوں پر برقی تاریں بچھا دی ہیں جن کے ساتھ گھنٹیاں لگی ہوئی ہیں تاکہ جس وقت انگریزی فوج سڑک پر سے گذرے گھنٹی کی آواز سے انہیں دشمن کی آمد کا پتہ لگجائے اور وہ مقابلہ یا حملہ کی تیاری کر سکیں۔ بوئیروں کی یہ دانائی بے شک ہر طرح سے قابل تقلید ہے کیونکہ انگریزوں نے اس حکمت عملی سے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا +

بوئیروں میں سپاہی:۔ بوئیروں کی سرزمین میں سپاہی بننا کوئی عزت کا کام نہیں کیونکہ ہاں عام طور پر وہاں اس خدمت کے لئے وہ لوگ منتخب کئے جاتے ہیں جو کہ مقابلتاً دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ مکار اور زیادہ تند مزاج ہوں۔ پس بوئیر سپاہی سے مراد ایک ایسا آدمی ہے جو کہ پبلک کو دھوکا دینے کی کوشش کرے۔ اور اگر ہو سکے تو پہلے انہیں جرایم کرنے پر مجبور کرے اور بعد ازاں انہیں جیلخانہ کا رستہ دکھائے۔ چنانچہ اسی مکاری کی وجہ سے تمام بوئیر اپنے پولیس کے سپاہیوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور ہر بوئیر کے لئے یہ امر بے عزتی کا سمجھا جاتا ہے۔ اگر پولیس کے ساتھ زیادہ تعلق رکھے +

بوئیروں کی عورتیں:۔ بوئیروں کی عورتیں انگریزی لیڈیوں کی طرح خوبصورت نہیں۔ اور انمیں خوبصورتی کا اعلےٰ معیار یہ ہے کہ عورت زیادہ موٹی نہ ہو۔ اور رنگت میں گوری ہو۔ فربہی کو اس وجہ سے برا سمجھا جاتا ہے۔ کہ بوئیروں کی عورتیں قہوہ اور قند نہائت شوق سے پیتی ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہزاروں عورتیں جنکی عمر تیس چالیس سال سے بہی زیادہ نہیں ایسی موٹی ہوگئی ہیں۔ کہ گھر کا کام کاج نہیں کرسکتیں۔ اور بمشکل ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ تک جا سکتی ہیں بوئیر عورتوں کی خوبصورتی پر یہہ بہی ایک بڑا دھبا ہے کہ اُن کے دانت خوبصورت نہیں ہوتے۔ اور بعض حالتوں میں تو انکے دانت بالکل بوسیدہ اور بدنما ہو جاتے ہیں۔ اسکی بہی وجہ یہی ہے کہ وہ قند کا بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ مگر انگریزی ڈاکٹروں نے انکی اس کمزوری سے خوب فایدہ اٹھایا ہے۔ جنگ ٹرنسوال چھڑنے سے پہلے پریٹوریا اور جوہانسبرگ میں کئی انگریزی دندان سازوں کی دوکانیں دیکھی جاسکتی تہیں ٭

تعلیم نسوان:۔ بوئیروں میں تعلیم نسوان بہت بُری حالت میں ہے۔ ایک اس وجہ سے کہ بوئیر دراصل کاشتکار اور گنوار قوم ہیں جنہیں صرف اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہو جائے تو اپنے حقوق کو بچانے کے لئے نشانہ باز اور مضبوط بوئیر سپاہی میدان جنگ میں لائے جائیں۔ نہ یہ کہ نازک مزاج اور تعلیم یافتہ لڑکیاں پیش کی جائیں۔ دوسرے اس وجہ سے کہ وہاں موجودہ کاشتکاری کے خیالات میں لڑکیوں کو تعلیم دینے والی لائق اُستانیاں میسر نہیں آتیں۔ لڑکیوں کے ایک سکول کی بابت ذکر ہے۔ کہ وہاں ایک سال میں جس قدر اُستانیاں آئیں وہ سب کی سب تین ماہ میں ملازمت چھوڑ کر چلی جاتی رہیں۔ اور اس عجیب بات کی وجہ آخر کار یہ معلوم ہوئی۔ کہ بوئیر جوانوں کے نزدیک ایسی لیڈی نہائت ہی قابل قدر اور بیوی بنانے کے لایق ہے۔ جو کہ لکھی پڑہی ہو۔ گھر کا حساب کتاب رکھ سکے۔ اور یہانتک کہ مدرسہ میں جاکر اپنی دماغی قابلیت سے روزی بہی کما سکے ٭

بوئیروں کی ظرافت:- اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ کہ
بوئیر ایک ظریف اور خوش طبع قوم ہیں۔ اور موجودہ حالات میں جبکہ انگریزی
اخبارات بھی اس امر کی تائید کر رہے ہیں۔ تو اس کی سچائی میں شک کرنا سخت
غلطی اور بے انصافی ہوگی۔ جن دنوں بوئیروں نے لیڈی سمتھ کا محاصرہ کیا ہوا
تھا تو اس نازک وقت میں بھی یہ لوگ مذاق کرنے سے نہیں جھجکتے تھے۔ ایک
دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک بم کے گولہ میں جو لیڈی سمتھ کے اندر پھینکا گیا
تھا۔ ایک کاغذ پر لکھ کر یہ پیغام روانہ کیا "ہمارا پیغام آ رہی ہے۔ اور ہمارا قاصد
غیر معمولی ہو۔ اپنے جارج کو کہدو کہ گرم کھانا تیار رکھے کیونکہ ہم نو بجے رات تک تمہارے پاس
پہنچ جاوینگے"۔ شاید یہ بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہیں کہ جارج سے مراد وہ نامور سر جارج
وائیٹ ہیں جو کہ ایک زمانہ میں ہندوستان کا کمانڈر انچیف تھا اور جسے آجکل "لیڈی سمتھ کا بہادر"
کہتے ہیں اور کہ بوئیروں کی قسمت میں کبھی لیڈی سمتھ میں پہنچنا نہیں لکھا تھا۔ ایک دوسرا پیغام تھا
"لوہے کی مقوی گولیاں مع سلام از جنرل جوبرٹ"۔ اور تیسرا پیغام تھا "جب تم جنرل بلر سے ملاقات کرو تو
اسے ہمارا پیار کر دینا" جس کا مطلب یہ تھا کہ نہ ہم تمہیں اس قلعہ سے نکلنے دینگے اور نہ تم کبھی سر بلر سے ملنے پاؤ گے۔
بوئیر اپنی بندوق کی گولیوں کو "بلر کے لئے مقوی گولیاں" کہتے ہیں۔ ہر ایک گولی کی بابت کہتے ہیں کہ یہ
انگریزی سپاہیوں کے لئے مالش کا کام دینگے جنکے پاس پانی کا بہت تھوڑا ذخیرہ ہے"۔ اور وہ
اپنی ایک توپ کو "دو آدمی کے لئے جمعہ" اس خیال سے کہتے ہیں کہ انگریز جمعہ کو منحوس دن سمجھکر
اس خوف سے گھبراتے ہیں۔ اور وہ اپنی ایک اور توپ کو انگریزی توپ "رابن سن کروسو" نامی کے جواب میں رابن سن سے مشابہ کرتے ہیں۔

چند دلچسپ واقعات:- بوئیروں کی ظریف طبیعت کے ثبوت میں اسقدر
کہنا کافی ہوگا کہ ابھی تین ماہ سے زیادہ عرصہ نہیں ہوتا کہ میدان جنگ میں
انہوں نے کمتی فوج کے سپاہیوں کو پکڑ لیا تھا۔ اگرچہ "قوانین جنگ" کے لحاظ
سے جس کی متابعت اس گھبراہٹ کے زمانہ جنگ میں بھی انگریزوں اور بوئیروں
پر لازمی ہے۔ کوئی مخالف فریق کے تیمارداروں اور مریضوں کی خدمت کرنیوالے
مردوں اور عورتوں کو پکڑ نہیں سکتا۔ اور اسی ذیل میں کمتی فوج کے سپاہی تھے

جو کہ انگریزی مجروح سپاہیوں کی خدمت کرتے تھے تاہم بوئیروں نے زبردستی انہیں
گرفتار کر لیا - اور جب اُن بیچاروں نے کہا کہ ہم تو مجروحوں کی خدمت کرنیوالے
ہیں - تو بوئیروں نے مذاقیہ طور پر جواب دیا "نہیں تم تو لڑنیوالے سپاہی ہو
اگر ہمارا خیال غلط ہے تو بتاؤ کہ یہہ تم میں کپتان - لفٹنٹ کرنیل اور سپاہی
کے مختلف عہدے کیسے ہیں؟" طبی فوج والوں سے کوئی جواب نہ بن آیا
اور آخر انہوں نے قید منظور کی -

گذشتہ سال کی ۲۵ دسمبر کو بوئیروں نے لیڈی سمتھ پر ایک گولہ پھینکا تھا -
جس میں یہ پیغام تھا "خداوند یسوع مسیح کا جنم دن تمہیں مبارک ہو" - اور بے شک
اسی کشمکش کی حالت میں اس سے بڑھ کر طنز آمیز مذاق اور کیا ہو سکتا ہے؟
پریسیڈنٹ کروگر کی نسبت روایت ہے کہ وہ ایکدفعہ کروگرز ڈارپ میں ایک ایسے
جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے حاضر ہوا جہاں بوئیروں کے علاوہ بہت سے انگریز بھی
جمع تھے - کروگر نے اُٹھتے ہی اسطرح کہا "دوستو! تم سب یہاں دوست نہیں ہو -
تم میں بعض چور اور قاتل بھی ہیں - اور اسلئے میں تمکو خطاب کرتا ہوں دوستو
چورو اور قاتلو" - اس کے بعد تقریر کے خاتمہ پر بھی اس عجیب شخص نے یہ لفظ
کہے "میں امید کرتا ہوں - کہ دوست - چور اور قاتل میری بات پر کافی توجہ دینگے"

بوئیروں میں طریقہ دستخط :- بوئیر بیچارے تعلیم سے بے بہرہ ہیں
اور وہ اسقدر بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے جسقدر پنجاب کے شمالی حصہ کے لوگ -
وہ زراعت کرتے ہیں - زراعت ہی اُنکا ذریعہ معاش ہے - اور اسلئے اگر کسی وقت
کسی بوئیر کو تحریر کا کام کرنا پڑ جائے - تو وہ اسے غیر معمولی واقعہ سمجھ کر اس میں
خاص ذوق شوق سے حصہ لیتا ہے لیکن بعض اوقات اس شوق کے ساتھ تردد
اور گھبراہٹ بھی شامل ہوتی ہے - کیونکہ جب کسی بوئیر کے نام عدالت سے سمن جاری
ہوتا - یا اُسے کسی اور دستاویز پر دستخط کرنے کی ضرورت واقعہ ہو - تو وہ اپنے تمام
بال بچوں کو اپنے گرد جمع کرتا ہے - گھر کی بڑی مجلد انجیل الماری سے نکالتا ہے اور
اُس پر دستاویز رکھ کر دستخط کرنے کی تیاری کرتا ہے - اسوقت اُس بوئیر کی بیوی

بڑی گھبراہٹ میں اپنے بال بچوں سے مخاطب ہوتی ہے "یُرسٹل ٹ کنڈی جن پا پاگاٹ سین نام ٹیکن" یعنی ملت چھوٹے بچو خاموش رہو۔ تمہارا ابا دستاویز پر دستخط کرنے لگا ہے۔ چھوٹے بچے اسوقت خاموش کھڑے رہجاتے ہیں گویا انپر کوئی آفت ناگہانی نازل ہونے والی ہے۔ اور سب کے سب آنکھیں کھولے ہوئے انجیل اور دستاویز کیطرف دیکھتے ہیں۔ اتنے میں بوئیر کسان جسکا حوصلہ اس خیال سے پست ہو گیا تھا۔ کہ وہ دستخط کرنے لگا ہے۔ غور اور سوچ کرنے پر پھر حوصلہ آور ہو جاتا ہے۔ اور تین چار منٹ کے اندر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کاغذ پر شکستہ حروف میں دستخط کر دیتا ہے ؀

بوئیروں کی مہمان نوازی:- یہہ ایک علیحدہ بات ہے کہ موجودہ جنگ ٹرنسوال کے چھڑ جانے سے بوئیر انگریزوں سے بڑی بدسلوکی سے پیش آتے ہیں لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ وہ ایک مہمان نواز قوم ہیں اس بیان کی ثبوت میں اوّل تو اسی قدر کہنا ہی کافی ہوگا۔ کہ وہ بقول اہل جرمنی "آزادی پسند دہ کسان ہیں"۔ اور کسان اور دیہاتی لوگ ہمیشہ مہمان نواز اور فیاض چلے آئے ہیں۔ تاہم ہم اپنے بیان کی تائید میں اخبار پیرس کے نامہ نگار کی مفصلہ ذیل رائے پیش کرتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے: "آج سے چند سال پیشتر کا واقعہ ہے (کیونکہ مجھے ٹرنسوال کو چھوڑتے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ہے) کہ اگر کوئی سیاح ٹرنسوال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کرنا چاہتا تھا۔ تو بوئیر کسان اُسے اجنبی سمجھ کر بہت عُمدہ سلوک کیا کرتے تھے۔

اور وہ سیاح صبح و شام کی روٹی اور بستر کے متعلق بالکل بے فکر رہا کرتا تھا کیونکہ بوئیر کسانوں کے خیال میں یہ ایک معمولی بات ہو کہ کسی اجنبی کی خاطر و تواضع کی جائے ؀

بوئیروں کی ایک نرالی رسم:- وہی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ "بوئیر کسان ایسے مسافروں کو زیادہ پسند نہیں کرتے۔ جو کہ پاپیادہ سفر کر رہے ہوں۔ میں نہیں جانتا

اس کی وجہ کیا ہے کہ بوئیر لوگ گھوڑے پر سفر کرنیوالے اجنبیوں کو کیا پسند کرتے ہیں؟ لیکن مجھے شک نہیں کہ میرا بیان بالکل درست ہے میں ایکدفعہ ایک بڈھے بوئیر کے ہاں مہمان ہوا۔ اور اس فیاض شخص کی زندہ دلی دیکھو۔ کہ اس رات اس کے ہاں سات آٹھ مہمان آگئے۔ جو کہ اُس سے مطلق آشنا نہ تھے لیکن اس نے ان کی خاطر و تواضع میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ ہاں جب نیا مہمان آتا تھا تو وہ یہ سوال کرتا تھا "تمہارا گھوڑا کہاں ہے"؟ اسوقت جب مہمان کہتا کہ "افسوس میں اپنا گھوڑا فروخت کر چکا ہوں" تو بڈھا بوئیر کچھ مایوس سا ہو جاتا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ کہدیتا "خیر تم میرے مہمان ہو۔ تمہاری خاطرداری مجھ پر فرض ہے"۔ اور پھر اپنے اہل خانہ سے یوں مخاطب ہوتا "ایک خلیق مہمان ہمارے یہاں آیا ہے۔ اُس کے لئے قہوہ لاؤ"۔

ایک بوئیر سے گفتگو: وہی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ اس بڈھے بوئیر نے مجھ سے سوال کیا "فرض کرو کہ میں انگلستان کی سیر کو جاؤں۔ تو کیا اگر میں دیہات میں ٹھہروں تو کوئی دولتمند کسان رات کے وقت مجھے روٹی اور بستر دیدیگا!

میں "میرا خیال ہے کہ تمہیں کوئی کسان روٹی نہیں دیگا"

بوئیر "میں سنتا ہوں کہ انگلستان میں ایسے غریب آدمی بہت سے ہیں جو کہ اپنی روٹی کے لئے دوسروں کے دست نگراں ہیں"۔

میں "تمہارا خیال درست ہے"

بوئیر "پھر کس طرح روٹی کہاتے ہیں؟"

میں "میں کچھ نہیں کہہ سکتا"

بوئیر "نہیں تم مجھے ضرور بتاؤ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔

میں "میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کام کرنے کے لئے کارخانوں میں بھیجدئے جاتے ہیں"۔

اس کے بعد ہماری گفتگو ختم ہو گئی۔ کیونکہ میں بڈھے بوئیر کے سوالوں کا جواب مکمل طور پر نہیں دیتا تھا۔ اور وہ بیچارہ آخر کار مایوس ہو کر چپ ہو رہا۔

لیکن بوئیر نے میری بات کو دھیان میں رکھا۔ چند روز کے بعد کا واقعہ ہے کہ شام کے وقت ایک غریب مسافر اس کے مکان پر آیا۔ اور خواہاں ہوا کہ اس سے ایک رات کے لئے ٹھہرنے کی اجازت دی جائے۔ بڈھے بوئیر نے بڑے غور سے اسکے چہرہ کیطرف دیکھا۔ اور پوچھنے لگا " تمہارا گھوڑا کہاں ہے "۔ اجنبی نے جواب دیا " وہ میں نے فروخت کر دیا۔ بوئیر نے پھر پوچھا " تمہارا وطن کونسا ہے "؟ ۔ اجنبی نے جواب دیا " انگلستان " ۔ اور جب بوئیر نے یہ لفظ سُنے تو اُسکا چہرہ تمتما گیا اور وہ کہنے لگا " میرے دوست - تم کارخانہ میں کام کرنے کے لئے چلے جاؤ۔ یہاں تمہارے لئے جگہ نہیں " ۔

جب وہ اجنبی چلا گیا۔ تو بوئیر آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور کچھ دل ہی دل میں سوچنے لگا۔ میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ وہ بڈھا اسوقت کیا سوچ رہا تھا۔ لیکن اغلب ہے کہ اس کے دل میں یہ بات ہو " کیا یہ بھلا ہو تو نہیں؟ کہ میں نے ایک اجنبی کو رات کے وقت اپنی چھت کے نیچے پناہ دینے سے انکار کیا ہے "۔

بوئیروں کی سادگی :۔ جب اہل ہالینڈ اور اہل ڈنمارک یورپ سے آکر جنوبی افریقہ میں فروکش ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ بوئیروں کے نام مشہور ہوگئے تو اس زمانہ میں اُن کی عادات اپنے قدیم بزرگوں کیطرح بالکل سیدھی سادھی اور گنواری وضع کی تھیں۔ اگرچہ موجودہ زمانہ میں مہذب قوام اور روپے کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے وہ بھی مہذب اور فیشنبل بنتے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو انکے تمام چھوٹے بڑے کاموں سے سادگی عیاں ہے۔ انکے مکانات کی وضع قطع آجکل بھی اس زمانہ کے مکانات سے مشابہ ہے جبکہ وہ چھکڑوں کو اکٹھا کر ان میں رہتے تھے۔ اور انکی بدولت ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتے تھے۔ بوئیروں کے مکانات بالکل سادہ وضع کے ہیں۔ اور انکی بیرونی دیواروں پر سفیدی کی جاتی ہے۔ میز چوکی اور بہت سے ہوتے ہیں کرسیوں پر بیل کے چمڑے کی گدّی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور پاس ہی ایک چھوٹی سی میز پر ضخیم کی بڑی انجیل رکھی ہوتی ہے۔ آسائش کی سب سے ضروری شئے آرام

کر سمجھی جاتی ہے۔ بہر کیف ان کی بڑی ساری بڑی صاحبہ نعمتیں ہیں +

بوئیروں کا گنوارپن:۔ بوئیروں کا گنوارپن ثابت کرنے کے لئے صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ سب اہل خانہ رات کو ایک چھوٹے سے کمرہ میں سو رہتے ہیں اور اگر مرد و زن ایک ہی بڑی کاؤچ پر لیٹ جائیں تو اُسے کچھ بُرا نہیں سمجھا جاتا +

وحشی اقوام سے سلوک:۔ بوئیر اپنے ملک کے وحشی لوگوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ انہیں مسلسل تنخواہیں دیتے ہیں۔ اور انہیں نوکری کرنے پر زبردستی مجبور کرتے ہیں۔ بوئیروں کی عورتیں خانگی معاملات سرانجام دیتی ہیں اور مرد باہر کھیتوں پر یا تو اپنے ہاتھ سے سب کام کرتے ہیں۔ یا اگر وہ دولتمند ہوں۔ تو وحشی اقوام کو کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات وحشیوں کو اپنے ہلوں میں بیلوں کی بجائے جوت لیتے ہیں +

بچوں کی تربیت:۔ بوئیروں میں جب لڑکا بالغ ہو جائے تو اسکا باپ اُسے ایک بندوق دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جا اس بندوق سے کوئی جنگلی جانور شکار کر لا۔ اگر وہ اس ارادہ میں کامیاب ہو جائے۔ تو بہتر۔ ورنہ اسے بزدل اور نکما خیال کیا جاتا ہے۔ بوئیروں کا خیال ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ چنانچہ اس ارادہ سے وہ اکثر اوقات بندوق بازی کے جلسے کرتے ہیں۔ اور جو شخص اپنے آپ کو عمدہ نشانہ باز سمجھتے ہیں وہ دوسروں کو تحریک کرتے ہیں کہ اگر ان میں طاقت ہے تو میدان میں نکلکر انکے سامنے کرتب دکھائیں۔ بندوق بازی کے میچ اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ اور اچھے نشانہ باز معقول انعام پاتے ہیں +

سن بلوغت کا ثبوت:۔ سن بلوغت کو ثابت کرنے کے لئے صرف

اسیقدر کافی نہیں۔ کہ نوجوان بوئیر کے والدین یا رشتہ دار اس امر کی تائید کریں۔ بلکہ اس دعوے کے ثبوت میں وہاں ایک خاص امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ بوئیروں کے چرچ (گرجا) کا نام ڈچ ریفارمڈ چرچ (ولندیزی اصلاح شدہ گرجا) ہے۔ اور جب نوجوان لڑکا یا لڑکی سن بلوغت کو پہنچے تو سرکاری طور پر اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے اُسے اس گرجا کے چند ایک متعلقہ سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے۔ اسکے بعد لڑکا اور لڑکی دونوں مختار ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں "تمام بھر کے رفیق" کی تلاش کریں۔ جو لوگ جنوبی افریقہ میں گئے ہیں۔ اور جنہوں نے بوئیروں کی خانگی زندگی پر بغور نگاہ کی ہے۔ اُنکی رائے میں بوئیروں کی آبادی غیر معمولی طور پر بڑھنے کی وجہ یہی ہے کہ وہ نوجوانی ہی میں شادی کر لیتے ہیں +

بوئیروں کی جہالت: مگر یورپین تہذیب سے تمام دنیا کی طرح بوئیروں نے بھی روشنی حاصل کی ہے۔ لیکن اُنمیں بعض فرقے ہی دقیانوسی نمونہ کے ہیں۔ اور وہ ہر ایک اصلاح اور ترقی کے مخالف ہیں چنانچہ وہ اعلےٰ تعلیم اور نفیس پوشاک سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ریل کی سواری کے بھی زیادہ شائق نہیں۔ چند سال کا ذکر ہے کہ ایک بوئیر کیپ ٹاؤن میں آیا اور ریل گاڑی میں سوار ہوا۔ جب ریل گاڑی میں سوار ہوا۔ جب ریل چلنے لگی۔ تو اُس نے بنچ (کہ جسپر وہ بیٹھا ہوا تھا) اُس کے تختوں کو اچھی طرح پکڑ لیا۔ اور گویا اپنے زعم میں "مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ اسکے بعد دوسرا اسٹیشن آیا جسکی زمین بہت ریتلی تھی۔ یہاں لازمی طور پر گاڑی نے ٹھرنا تھا۔ اور جب انجن ٹھہرا اور گاڑی رُک گئی۔ تو بوئیر دہقان باہر نکلا۔ اور ریت کے بادل دیکھ کر کہنے لگا۔ "دوستو! باہر آؤ۔ دیکھو۔ کیسی سخت آندھی آئی ہے۔ شائد تمہیں معلوم نہیں کہ اُس کے زور سے تمہارا انجن بھی ٹھہر گیا ہے" مگر سب بوئیروں کو ایسا جاہل سمجھ لینا نادانی ہے +

رسم و رواج اور توہمات کا نمونہ:۔ بوئیروں کے توہمات کا ایک چھوٹا سا

نمونہ حسب ذیل ہے۔ چند سال گذرے بوئیروں کے سفیر ڈاکٹر لیڈز اپنی پارلیمنٹ میں تجویز پیش کی کہ " اورینج فری سٹیٹ اور کیپ کی گورنمنٹیں اس بارہ میں متفق ہیں کہ مکڑی کی غیر معمولی افراط سے جو فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اُسکا قرار واقعی انسداد کیا جائے اور مکڑی کو تباہ کیا جائے۔ میں اس رائے کو پسند کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ بھی اس کوشش میں مذکورہ گورنمنٹوں کا ساتھ دے"۔ معلوم نہیں۔ ڈاکٹر لیڈز کی رائے کی تائید بھی ہوئی یا نہیں۔ لیکن یہ یقینی بات ہے کہ اُس کی تجویز پر مضحکہ اُڑایا گیا۔ اور بعض ممبروں نے جواب میں کہا " مکڑی کو خداوند نے مصر کے بادشاہ فرعون کے زمانہ میں بھیجا تھا تاکہ ظالموں کو سزا اور دیگر دوسرے لوگوں کو عبرت دلائے۔ پس اُسے ہلاک کرنے کی کوشش خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ اور اسلیئے سخت گناہ میں داخل ہے"۔

بوئیروں کے رسم و رواج کے متعلق آبو سکرینر نے ایک ناول لکھا ہے جسکی مفصلۂ ذیل سطور اس ذیل میں قابل اندراج ہیں:۔

ٹانٹ سنیان (نوجوان لڑکی کا نام) نے اپنے عاشق کو صابون تیار کرنے کے لیئے کہا۔ اور جب اُس نے صابون کے اجزا میں سوڈا استعمال کرنا چاہا تو لڑکی بولی:۔

" بس جی بس۔ تم میرے بزرگوار کی توہین کرتے ہو۔ کیا سودی (سوڈے کا بگاڑ) کی جگہ جھاڑیوں کا دودھ نہیں ملسکتا؟"

بوئیر غلیظ ہیں یا نہیں:۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیلی گیس بیان کرتا ہے کہ "میں بوئیروں کو پاک صاف کہنے کی بھی تو جرأت نہیں کرسکتا۔ تاہم انہیں غلیظ قوم کے نام سے نامزد کرنا نامناسب مبالغہ ہے۔ بے شک بوئیر ہر روز غسل نہیں کرتے۔ لیکن وہ بیچارے کیا کریں جبکہ انہیں باورچی خانہ کے لیئے بھی بمشکل پانی دستیاب ہوتا ہے"۔

بوئیروں کا لاگر:۔ آپنے بوئیروں کے لاگر کی نسبت اس جنگ میں

کئی مرتبہ حالات سنے ہوں گے۔ اسکی اصلیت اسطرح ہے جنوبی افریقہ میں
جہاں کہیں مسافر اثنائے سفر میں شب باش ہونا چاہیں وہ اپنے چھکڑوں
کو جو وہاں کے سفر کا لازمی جزو ہے گرد اگرد کھڑے کر کے احاطہ کے اندر
خود محفوظ ہو کر رات کاٹ لیتے ہیں اور اِسی کو لاگر کہتے ہیں۔ اگر چھکڑے
کافی ہوں تو لاگر مربع یا مستطیل شکل کا بنایا جاتا ہے۔ جب ہر بیل کو ۳۶
مربع فیٹ جگہ بچا وے تو چھوٹے سے چھوٹا لاگر جسکے اندر بیل بھی داخل کیے
جائیں۔ ساٹھ چھکڑوں
سے بنتا ہے۔ چھکڑوں کے
سب باہر کیطرف کر دیے
جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ
اِس نقشہ سے ظاہر ہے
اُن کے سرے باہر کو
اگلے دوسرے کے پچھلے

(نقشۂ لاگر)

سے ملے رہتے ہیں۔ تاکہ جب لاگر کو کھولنے کا حکم دیا جاوے تو فوراً چھکڑے
ہٹا لیے جا سکیں۔ اسمیں تمام چھکڑوں کے پہیے پاس دوسرے چھکڑے سے
مضبوطی کے ساتھ باندھ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ دشمن کسی چھکڑے کو نکال کر
راستہ نہ بنا سکے۔ تمام انسان یا حیوان شام کے بعد لاگر کے احاطہ کے اندر چلے
جاتے ہیں۔ ورنہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اُن کے رفیق ہی انہیں بندوق کا نشانہ
نہ بنا لیں۔ اگر ضرورت اور موقع اجازت دے تو اس حلقہ کے باہر خندق کھود کر
بندوقچی اسمیں بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ تاکہ یہاں سے اور چھکڑوں کے اوپر سے
یکساں دشمن پر گولیوں کی بوچھاڑ کر سکیں ✣

انگریزوں کے ساتھ سلوک:۔ جو لوگ ٹرنسوال میں نہیں گئے۔ اور
بوئیروں کی روزانہ زندگی سے واقف نہیں وہ ہرگز اس بات کا خیال تک
بھی نہیں کر سکتے۔ کہ بوئیر انگریزوں کے ساتھ کیسی بدسلوکی سے پیش آتے

ہیں۔ اور وہ اُن سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی شئے بھی ایسی نہیں۔ جو کہ بوئیروں کی نگاہ میں انگریزی قوم سے زیادہ قابل نفرت ہو۔ لیکن انگریزی قوم سے یہاں انگریزی مرد مُراد ہے۔ کیونکہ عورت خواہ کسی ذات اور قوم سے کیوں نہ ہو۔ بوئیر اُسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں +

مویشیوں پر ظلم: ایک سیاح بیان کرتا ہے۔ کہ میں ایکدفعہ ٹرانسوال میں سفر کر رہا تھا۔ اور میری گاڑی کے آگے خچروں کا جوڑا جتا تھا۔ گاڑیبان جو کہ وحشی اور گنوار بوئیر معلوم دیتا تھا۔ ایک خچر کو بار بار پیٹتا تھا۔ چنانچہ مجھے اُس خچر پر رحم آگیا۔ اور میں نے گاڑیبان کو کہا کہ اُس جانور کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ میری درخواست پر وہ بوئیر مسکرایا اور کہنے لگا "یہ جانور انگریزی نسل کا ہے۔ اسلئے میں اُسے خوب مارتا ہوں۔ یہ اچھی دل لگی ہے"

بوئیروں کی گذشتہ تاریخ: تقریباً دوسو سال ہوئے ہیں ہالینڈ کے بہت سے باشندے جنوبی افریقہ میں چلے گئے اور وہاں جا کر انہوں نے اپنی بستی بنالی۔ اس سے ایک صدی بعد بہت سے آدمی فرانس سے بھاگ کر جنوبی افریقہ میں پناہ گزین ہوئے۔ اور ولندیزی اور فرانسیس آدمیوں کی میل جول سے ایک قوم "بوئیر" بن گئی۔ انگریزی قوم مدت مدید سے بوئیروں کیطرف متوجہ رہی ہے۔ اور بوئیر بھی ہمیشہ سے ہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ کسیطرح انگریزی حکومت سے بھاگ جائیں۔ پس اس جدوجہد کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دونوں قوموں میں سخت عداوت اور دشمنی ہے۔ یہ عداوت آج کی نہیں بلکہ برسوں کی ہے لیکن کیپ کے گورنر جنرل گریگ کی تقرری سے پیشتر دونوں قوموں کی ناراضگی ابھی صرف باہمی نفرت کے درجہ تک پہنچی تھی۔ اور عداوت اور دشمنی کی نوبت نہیں آئی تھی۔

آخر کار جب بوئیروں نے ٹرانسوال میں اپنی ایک علیحدہ بستی قائم کر لی۔ اور اُنکے بوڑھے سرغنہ اینڈریس پریٹوریس نے شہر پریٹوریا کی بنیاد ڈالی۔ تو اُنکی

خوش قسمتی یا بد قسمتی سے تمام ٹرانسوال سے سونے اور جواہرات کی کانوں کی خبر آئی۔ اور بوئیروں نے معلوم کیا کہ اُنکے پڑلنے ہر زبان انگریزی ہی وہاں موجود ہیں لیکن بوئیروں سے جیسا ہو سکا۔ گذارہ کرتے رہے۔ اور ایک وقت آیا۔ جب مسٹر گلیڈسٹون وزیر اعظم انگلستان نے ٹرانسوال میں انگریزی حقوق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ ملک ٹرانسوال ایک جمہوری سلطنت ہے جسکے منتظمان کروگر۔ جوبرٹ اور پریٹوریس مقرر ہوئے۔ اُس وقت خزانہ ٹرانسوال کی مالی حالت بہت ناقص تھی جبکہ اُن کی خوش قسمتی سے بہتوں کا پ اور بہت سے علاقوں میں سونے کی کانیں نکل آئیں۔ اور جوہانسبرگ جیسے بڑے شہروں کی بنیاد ڈالی گئی ❊

بوئیروں کی روزانہ زندگی:۔ بوئیروں کی روزانہ زندگی سے جو واقعات اور حالات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ وہ انگریزوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں تاہم وہ خلیق لوگ ہیں۔ جیسا کہ اہل امریکہ کے ساتھ اُنکے سلوک سے ظاہر ہے۔ اس امر سے انگریزی سیاح بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ بوئیر نیک ہمسایہ اور خوش طبع دوست بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی خاص وجہ سے اُس کے دلمیں کدورت نہ ہو۔ بوئیروں کی عورتیں اور بھی زیادہ خلیق ہیں۔ اور وہ سیاحوں کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آتی ہیں۔ البتہ وہ انگریزی لیڈیوں کی طرح خوبصورت نہیں ہوتیں۔ اور اُن کے خط و خال یورپ اور افریقہ کی عورتوں کے بین بین ہوتے ہیں۔ ٹرانسوال میں اوّل تو کوئی سوسائٹی ہی نہیں سوائے صرف پریٹوریا اور جوہانسبرگ جیسے شہروں کے لیکن جہاں کہیں سوسائٹی ہے۔ وہاں وہی عورتیں عزت پاتی ہیں۔ جنکے شوہروں کے پاس خچروں اور بیلوں کی کم از کم دس جوڑیاں ہوں۔ بوئیروں کی دولتمندی کا اندازہ یہی ہے۔ کہ دیکھا جائے ایک بوئیر کے پاس کسقدر زمین اور مویشی ہیں ❊

شراب خوری سے نفرت:۔ بوئیر اگرچہ قہوہ پینے کے نہایت مشتاق ہیں اور

دعوتوں اور جلسوں میں بعض اوقات تمام رات قہوہ پینے میں گذار دیتے ہیں۔ مگر یہہ کچھ زیادہ خطرناک عادت نہیں ہے۔ اس سے اُن لوگوں کی صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مگر اسکے خلاف اُنمیں بڑا بھاری وصف یہ ہے۔ کہ وہ شراب خوری سے سخت متنفر ہیں۔ اور انگریزوں میں اگر اسی سے فیصدی آدمی شراب خور ہوں گے۔ تو بوئیروں میں بہ نسبت پانچ فیصدی سے ہرگز زیادہ نہ ہوں گے۔ اِس نیک عادت سے بوئیروں نے یہہ بھی فائدہ اُٹھایا ہے کہ وہ اس وقت دنیا میں تمام قوموں سے زیادہ تندرست اور مضبوط ہیں اور اس کے علاوہ ایسے جفاکش ہیں کہ کئی دن تک بہت تھوڑی خوراک پر گذارہ کرسکتے ہیں۔ میدان جنگ میں انگریزی سپاہیوں نے کئی دفعہ اس وجہ سے نقصان اُٹھایا ہے۔ کہ وہ شراب پیتے تھے۔ لیکن بوئیروں میں نہ یہ بُری عادت ہے اور نہ انہیں اس کے بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے بوئیر: امریکہ کے ایک اخبار نویس مسٹر ہلی گیس نے ایک کتاب لکھی ہے جس سے مفصلہ ذیل حالات اخذ کئے جاتے ہیں: "وہ کمبختی اور بدنامی جو کہ جنوبی افریقہ کے بوئیروں کے حصہ میں آئی ہے۔ غالباً آج سے سو سال تک بھی پیچھا نہ چھوڑے گی۔ یہہ بدنامی اُسوقت سے شروع ہوئی جبکہ انگریزی فوجوں نے اس ملک میں قدم رکھا۔ اور اس وقت سے یہ بدنامی دن بدن بڑھتی رہی ہے زمانہ حال کے مصنف یا ناول نویس وہ انگریزی اصحاب تھے جنہوں نے ٹرنسوال میں سفر کرتے وقت بوئیروں کو اپنی گاڑی کی کھڑکی میں سے دیکھا۔ اور اس سے زیادہ کچھ حال معلوم نہ کیا۔"

مسٹر ہلی گیس چونکہ بوئیروں کو ٹھیک معنوں میں دنیا کے روبرو لانا چاہتا ہے وہ اپنے مطلب کو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ بوئیر گوشہ نشینی اور تنہائی کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ایک اوسط درجہ کے بوئیر کی زندگی ایسی ہے جیسی کہ ایک امریکن دیہاتی کی۔ وہ کارخانوں اور گاؤں سے بہت دُور رہنا پسند کرتا ہے۔ اور جب اُس کے نوجوان بچے شادی کرتے ہیں۔ تو وہ اُس کے اردگرد رہتے ہیں۔ اور وہیں ایک چھوٹا سا گاؤں بنجاتا

ہے - ایک اصل بوئیر اُس صورت میں خوش ہوتا ہے جبکہ وہ ایسی جگہ میں ٹھہرا ہوا ہو - جہاں کہ اُس کے چاروں طرف گھاس ہو - اسکے ہاتھ میں بندوق ہو - اور کوئی اُسے شکار کے شغل سے روکنے والا نہ ہو"

بوئیروں کے گاؤں جنہیں انگلستان میں کہیت کہتے ہیں بہت چھوٹے ہوتے ہیں - اور ان چھوٹے گاؤں کے رہنے والے نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں - کیونکہ بوئیر ایک نہایت سادہ قوم ہیں - اور اُنہیں انگریزی قوم کی مانند پوشاک یا ہنر کا خبط نہیں +

قوی ہیکل بوئیر : جسمانی طاقت میں بوئیر اگرچہ اپنے قدیمی دشمن قوم زولو سے زیادہ نہیں مگر کم از کم ان کے برابر ضرور ہیں - دنیا کے کسی حصہ پر ایسی قوم دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہ جسمانی طاقت میں بوئیروں اور رفری سٹیٹ کے باشندوں سے زیادہ یا اُن کے برابر ہی ہوں عبث ہے - بوئیر کہلی ہوا میں زندگی بسر کرتے ہیں وقت کا زیادہ حصہ کہیل کود اور شکار میں صرف کرتے ہیں - خانگی امور کیطرف بہت کم توجہ کرتے ہیں کیونکہ اُنکی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں - اور ان حالات کا عمدہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسمانی صحت اور قوت کے لحاظ سے بوئیر گویا ایک مکمل قوم ہے - ایک تجربہ کار کا اندازہ ہے - کہ اگر بوئیروں کے تمام جوان آدمیوں کی بلندی کی اوسط نکالی جائے - تو یہ فیٹ دو انچہ فی کس کی اوسط نکلے گی - اگرچہ بوئیر زیادہ محنتی اور جفاکش نہیں ہوتے - اور زندگی کی تھوڑی ضروریات کی وجہ سے نہ ہی اُنہیں محنتی بننا پڑتا ہے - تاہم وہ ایک مضبوط اور تندرست قوم ہیں - خاصکر انمیں قوت برداشت بہت ہے اور چونکہ وہ شکار کہیلتے رہتے ہیں - اس لئے اُن کی ٹانگیں بہت مضبوط ہوتی ہیں - اور وہ دُور دراز کے سفر کرنے سے بہی نہیں جھجکتے - ان لوگوں میں ایک بڑی خوبی ہے کہ اگر انہیں کئی روز تک غذا بہت تھوڑی بہی ملے - تاہم وہ بخوبی کام کر سکتے ہیں - حتی کہ جنگ کی تکلیفیں اُٹھا سکتے ہیں -

---

کورٹ شپ کا طریقہ:- ایک بوئیر کے چال چلن کے دو پہلو ہیں۔ اور یہہ دونوں پہلو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ اور متضاد ہیں۔ ایک جنگی سپاہی کی حالت میں وہ بڑا مکار۔ چالباز اور فریبی ہوتا ہے۔ اور اُسے ہرگز اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے وہ کن وسائل کو عمل میں لاتا ہے لیکن جبکہ اُسے عشق و محبت کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ اپنی معشوقہ کے ساتھ دل و جان سے محبت کرتا ہے۔ اس سے اپنا کوئی راز محفوظ نہیں رکھتا۔ اور نیز ابتدائے محبت ہی میں "اپنا دل کھولکر" اُس کے قدموں میں رکھدیتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ اپنی معشوقہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے کوئی حکمت عملی نہیں کرتا کیونکہ اُس کے خیال میں معشوقہ کا بوسہ لینا اُسکا دل حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اور ایسی ایسی سادہ ترکیبوں سے وہ اپنی معشوقہ کے ساتھ تعلق زیادہ وابستہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انگریزی نوجوان بھی اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے اسی قسم کی حکمتیں عمل میں لاتی ہیں لیکن سچ یہہ ہے کہ ایک بوئیر نوجوان اِس معاملہ میں زیادہ صاف گو۔ سادگی پسند اور سچی محبت کرنیوالا ہوتا ہے۔

بوئیر نوجوان جب اپنے دل میں "ایسا رفیق منتخب کر لیتا ہے جو اُسکے خیال کے مطابق اُس کی زندگی کی گاڑی کھینچنے کے لئے کافی ہوشیار ہوتا ہے" تو وہ اپنے دل میں کہتا ہے کہ "وہ میں گھاس کو اپنی ٹانگوں کے نیچے کیوں اُگنے دوں" جس کا مطلب یہہ ہے کہ فوراً اپنی دلربا سے شادی کی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ وہ اسوقت اپنا عمدہ سے عمدہ اور بیش قیمت لباس پہنتا ہے۔ اپنے بٹنوں پر بقدر روغن ملتا ہے کہ وہ انمیں اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ پریٹوریا کے کسی کارخانہ کا تیار کردہ بہتر ساکا کر پہنتا ہے۔ اپنی ٹوپی پر نیلا فیتہ لگاتا ہے۔ اپنے سب سے عمدہ گھوڑے پر اپنی سب سے عمدہ زین کستا ہے۔ اور پہر عاشقانہ انداز سے گھوڑے پر سوار ہوکر اپنی معشوقہ کی تلاش میں نکلتا ہے۔ جس کے گھر میں پہنچکر وہ ایک اجنبی کیطرح سلام کرتا ہے۔ اہل خانہ اس عاشق کی قطع وضع سے ہی اُس کے آنے کا مطلب تاڑ جاتے ہیں۔ اور اس کی پیشوائی کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ یہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

کہ اگر اہل خانہ اس شخص کی ملاقات کو ناپسند کریں اور وہ اس کے ساتھ رشتہ پیدا کرنے
پر راضی نہ ہوں۔ تو اُسے خشک سا جواب دے دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس لشکرہ کر یا کر وہاں
سے چلا جاتا ہے لیکن اگر صاحب خانہ یا لڑکی کے دیگر رشتہ دار اس سوال پر اچھی
طرح غور کرنا چاہیں۔ تو بوئر عاشق کو بڑی خاطر مدارات کے ساتھ باورچی خانہ میں
بٹھایا جاتا ہے جس کی دیواروں پر زیبائش کے لئے سانڈ کی چربی ملی ہوئی ہوتی ہے
اسکے بعد اُس نوجوان کو چاء دیجاتی ہے۔ اور اُسوقت جبکہ دیگر اہل خانہ چیرٹ پینے
میں مصروف ہوتے ہیں۔ لڑکی اور لڑکی کی والدہ اپنا سینا پرونا کرتی رہتی ہیں کہ
یہ نظارہ شام تک جاری رہتا ہے۔

یہاں یہ بیان کرنا بھی خالی از دلچسپی نہیں کہ بوئر معشوقہ کی دلربائی کا اندازہ
آئینہ سے نہیں بلکہ ترازو سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہمہ ایک ظریف انگریزی اخبار
میں شائع ہوا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ بوئروں میں وہ لڑکی خوبصورت نہیں
سمجھی جاتی جس کی تعریف میں آئینہ بولے۔ یا جس کے چہرہ پر صابون کی تیز چمک
عیاں ہو بلکہ وہ لڑکی جس کی تعریف میں" بیجا نہ کہے کہ وہ کافی وزنی ہے" گویا بوئروں
میں وہ لڑکیاں اور عورتیں خوبصورت اور دلربا خیال کی جاتی ہیں۔ جو کہ موٹی
اور وزنی ہوں۔ مگر یہ ایک طنز کی بات ہے۔

اس طرح بوئر نوجوان "اپنی وزنی معشوقہ" کی ملاقات کے لئے گاہ بگاہ اپنے
آئندہ سسرال میں آتا رہتا ہے۔ جہاں قہوہ۔ چاء۔ چرٹ اور بعض اوقات شیریں
پانی سے (کیونکہ ٹرانسوال میں پانی ایک نہائت قیمتی شے ہے) اُس کی خاطر کیجاتی ہے
اس ملاقات اور محنت کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ بوئر نوجوان کو اُس کے آئندہ
سسرال میں کھانا کھلانے کے لئے کیا جائے۔ اور اگر دوسری دفعہ بھی اُسے ضیافت
میں شریک ہونے کی اجازت دیجائے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ "بس اب میں کامیاب ہوگیا
ہوں"۔ لیکن اس کے پاس سب سے بڑی کامیابی کا ثبوت یہ ہے کہ جب شام کے وقت
تمام اہل خانہ سونے کے لئے اپنے کمروں میں جائیں۔ تو اُس کی درخواست پر اُسے
اجازت دیجائے کہ وہ اپنی معشوقہ کے ساتھ تھوڑی دیر تک گفتگو کر سکے۔ اس
کامیابی کے بعد بوئر عاشق کو اپنی "معشوقہ کا ہاتھ" حاصل کرنے میں کسی زیادہ

محنت اور کوشش کی ضرورت نہیں رہتی۔
اُسوقت کمرہ میں ایک موم کی بتی لائی جاتی ہے جسکی لمبائی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ عاشق کو اسقدر عرصہ تک ٹھہرنے کی اجازت ہے یعنی جس وقت بتی ختم ہو جائے تو عاشق کو فرض ہو جاتا ہے کہ وہ فوراً اُس مکان سے چلا جائے۔ اِس عرصہ میں عاشق چُپ بیٹھا رہتا ہے اور معشوقہ اُس کے سامنے خاموش رہتی ہے لیکن یہ کہنا کہ "وہ خاموش رہتی ہے" شاید غلطی ہے کیونکہ اس وقت کی حالت سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ دونوں خاموش رہتے ہیں۔ یا باتیں کرتے ہیں۔ یا اُنکے جذبات کا کیا کیا رنگ ہوتا ہے حتےٰ کہ دنیا کی تمام دوسری چیزوں کیطرح بتی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ملاقات کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔
بعض اوقات جبکہ بتی ابھی روشن ہی ہو۔ تو معشوقہ کیطرف سے شادی کی اجازت ملجاتی ہے۔ اور بعض اوقات ان الفاظ کا انتظار دوسری شام تک کرنا پڑتا ہے جبکہ پھر ان کی دوسری ملاقات شروع ہو جاتی ہے لیکن شادی کی اجازت جلدی سے دیجاتی ہے۔ بوئیر سے اس عاشقانہ ملاقات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اتوار کی شام کو اُن کا "تعلق ہمیشہ کے لئے" قائم ہو جاتا ہے۔ اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ "ہماری شادی ہو گئی"۔

جنوبی افریقہ کی مختصر تاریخ

۱۴۸۶ء:- سنہ ہذا میں بارتھالو میوڈی ڈیتاز نے کیپ آف گڈ ہوپ (راس امید) دریافت کیا۔ یہ راس مختلف ناموں مثلاً کیبوٹا منٹوسو (راس طوفانی) "شیر بحر" "سرافریقہ" وغیرہ سے موسوم ہوتی رہی۔ اسکا موجودہ نام کیپ آف گڈ ہوپ" شاہ پرتگال جان ثانی نے رکھا تھا۔

۱۴۹۷ء(۹ نومبر) کیپ مضاعف کیا گیا۔ اور سوڈاگاما نے ہندوستان کا راستہ دریافت کیا۔

۱۶۵۰ء:- ڈچوں نے کیپ ٹاؤن یعنی موجودہ دارالحکومت کی بنیاد ڈالی۔

۱۶۸۵ء:- نانٹس فرمان کی منسوخی کی وجہ سے فرانس کی کثیر التعداد ہیوگوناٹ کو ترک وطن کرکے کیپ میں پناہ گزین ہونا پڑا۔

۱۷۹۵ء:- سویلینڈم اور گراف رینٹ میں حکومت جمہوری کا اعلان ہوا۔ اور ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے حکام کا اثر خاک میں ملگیا۔

۱۷۹۵ء(۱۶ ستمبر) انگریزی سپاہ نے بماتحتی امیرالبحر الفنسٹون و جنرل کلارک اس نوآبادی پر قبضہ کیا۔

۱۸۰۲ء(۲۵ مارچ):- یہہ نوآبادی ڈچ گورنمنٹ کو واپس دیگئی۔

۱۸۰۶ء(۹ جنوری) اسے دوبارہ لشکر انگریزی نے فتح کیا چونکہ ڈچ باشندے اپنی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نالائقانہ ضابطہ سے ناراض تھے۔ اسلئے انہوں نے حملہ آور دن کا کچھ یونہی برائے نام مقابلہ کیا۔

۱۸۱۲ء:- افسران انگریزی کے خلاف بغاوت کے جرم میں پانچ بوئیر پھانسی پر لٹکائے گئے۔

۱۸۱۴ء:- کیپ کی نوآبادی آخرکار یوروپین طاقتوں کی منظوری سے انگلستان کو تفویض ہوئی۔

سنہ ۱۸۲۰ء (مارچ):- انگلش جلاوطنوں کا پہلا گروہ یہاں وارد ہوا۔

سنہ ۱۸۳۴ء:- غلامی کی موقوفی جس سے بہت سے ڈچ زمیندار تباہ ہو گئے۔ دیسیوں کی بغاوت جسکا نتیجہ زولوؤں اور متابلیوں کی شکست پر ہوا۔

سنہ ۱۸۳۶ء:- اس سال کیپ کالونی کے ڈچ باشندوں نے برٹش حکومت سے متنفر ہو کر جلاوطنی اختیار کی۔ اور دریائے اورینج کے غیر معلوم شمالی جنگلوں کو نکل گئے۔ ان کی ایک بڑی جماعت نے انڈریز اور پریٹوریس کی سرپرستی میں اس مقام میں سطرح سکونت ڈالی۔ جو اب جنوبی افریقہ کی جمہوری حکومت اور اورینج فری سٹیٹ کے نام سے مشہور رہے۔ پال کروگر نے بھی اس جماعت کے ساتھ عالم طفولیت میں ترک وطن کیا تھا۔ دوسرا گروہ جس کے لیڈر جیرٹ مارٹنز اور پیٹر ریٹیف تھے۔ نٹال کیطرف نکل گئے۔ جہاں وہ اصلی باشندوں سے سخت جنگ و جدل کرنے کے بعد جمہوری حکومت قایم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

سنہ ۱۸۳۸ء:- ایک دوسردار جسکا نام ڈنگان تھا۔ ریٹیف اور دیگر ڈچ تارک الوطنوں کو قتل کر ڈالا۔

سنہ ۱۸۳۸ء (۱۶ دسمبر):- زولوؤں کو شکست ہوئی۔ ڈچ قوم اب تک اس تاریخ کو خدا کی شکرگذاری کا دن سمجھتی ہے۔

سنہ ۱۸۴۰ء:- مارٹنز، پوٹجیٹر اور پریٹوریس نے جنوبی افریقہ کی حکومت جمہوری قایم کی۔

سنہ ۱۸۴۳ء:- برٹش گورنمنٹ نے نٹال کی جمہوری حکومت کا قلع قمع کر کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ بہت سے ڈچ باشندے نٹال چھوڑ کر اورینج فری سٹیٹ اور ٹرانسوال کو چلے گئے۔

سنہ ۱۸۴۷ء:- کیپ ٹاؤن میں بشپ کا عہدہ قایم ہوا۔ رابرٹ گرے پہلا بشپ مقرر کیا گیا۔

سنہ ۱۸۴۸ء:- بوم پلاٹس میں بوئیروں سے معرکہ آرا ہونے کے بعد انگلستان نے اعلان دیا۔ اورینج فری سٹیٹ اس کے زیر اثر آگیا ہے۔

سنہ ۱۸۴۹ء:- باشندوں نے اس امر کی سخت مخالفت کی کہ کیپ کو

تعزیری) نو آبادی بنائی جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب ہوئے۔

سنہ ۱۸۵۲ء (۱۷۔ جنوری): اس معاہدہ کے رو سے جو ریتلے دریا کے عہدنامہ کے نام سے مشہور ہے۔ جنوبی افریقہ کی حکومت جمہوری کی آزادی تسلیم کی گئی۔

سنہ ۱۸۵۳ء (۔ مئی):۔ پال کروگر جنوبی افریقہ کی حکومت جمہوری کا پریزیڈنٹ منتخب ہوا۔

سنہ ۱۸۵۳ء (یکم جولائی):۔ نو آبادی کیپ کے کانسٹیٹیوشن کا اعلان دیا گیا۔

سنہ ۱۸۵۳ء (اگست):۔ جمہوری حکومت ٹرنسوال کے سرگروہ جنرل پریٹوریس کا انتقال ہوا۔

سنہ ۱۸۵۴ء (۲۰۔ جنوری):۔ گریٹ برٹن نے اورینج فری سٹیٹ کی خود مختاری کا اعتراف کیا۔

سنہ ۱۸۵۴ء (مارچ):۔ بوئیروں نے فری سٹیٹ (ریاست آزاد) قائم کی۔

سنہ ۱۸۵۴ء (یکم جولائی):۔ کیپ ٹاون میں پارلیمنٹ کا پہلا جلسہ منعقد ہوا۔

سنہ ۱۸۵۶ء (اگست):۔ سر جارج گری نے زولوؤں کی بغاوت فرو کی۔

سنہ ۱۸۵۸ء (۱۳۔ فروری):۔ جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کی کانسٹیٹیوشن کا اعلان دیا گیا۔

سنہ ۱۸۵۹ء (دسمبر):۔ کیپ ٹاؤن میں پہلی ریلوے لائن کا افتتاح ہوا جو ۵۸ میل طویل تھی۔

سنہ ۱۸۶۱ء:۔ سر فلپ ووڈہوس کیپ کالونی کے گورنر مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۶۷ء:۔ اورینج فری سٹیٹ کے قریب ہیروں کی دستیابی اور ٹرنسوال میں طلائی کانوں کے برآمد ہونے سے جنوبی افریقہ کی نسبت انگلستان کی دلچسپی از سر نو تازہ ہو گئی جس کی وجہ سے انگریزوں، بوئیروں اور وہاں کے اصلی باشندوں میں تنازعات پیدا ہو گئے۔ کمبرلے کے جن کھیتوں میں ہیرے دستیاب ہوئے تھے۔ انگلستان نے اس بنا پر اس کی ملکیت کا دعوےٰ کیا کہ وہاں کا ایک دیسی امیر اپنے حقوق گورنمنٹ کو بیچ چکا تھا۔ انگلستان سے نوے ہزار پونڈ معاوضہ

بیکراد بیچ فری سٹیٹ میں ان کھیتوں کے دعوے سے دست بردار ہو گیا۔

۱۸۷۰ء (۱۲ جولائی) :- کیپ ٹاؤن کا نیا بندرگاہ اور جہادوں کا کارخانہ ڈیوک آف ایڈنبرگ نے افتتاح کیا۔

۱۸۷۰ء (اگست) :- سر ہنری بارکلی گورنر کیپ کالونی مقرر ہوئے۔

۱۸۷۱ء (مارچ) :- گورنر کیپ نے فری سٹیٹ کے گورنر کے حملوں کو روکا۔

۱۸۷۱ء (۲۷ - اکتوبر) :- گریکوالنڈ میں نوآبادی کی بنیاد پڑی۔

۱۸۷۱ء (۱۷ - نومبر) :- ہیرول کے کھیتوں پر انگریزی علم نصب کیا گیا۔

۱۸۷۲ء :- مسٹر ٹی. ایف برگر جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کا پریذیڈنٹ منتخب ہوا۔

۱۸۷۲ء (یکم ستمبر) :- بشپ گرے نے اس دارفانی سے رحلت کی۔

۱۸۷۵ء (۱۱ - نومبر) :- لارڈ کارنارڈون سکرٹری نوآبادیہا نے جنوبی افریقہ کے فیڈریشن کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی۔ اسپر طول و طویل بحث ہوئی یہہ تحریک کہ اس مسئلہ کی کانفرنس انگلستان منتقل کردیجائے نامنظور ہوئی۔

۱۸۷۵ء (۲۶ - نومبر) :- کیپ پارلیمنٹ کا التوا اور ڈیلیگیٹوں کا انگلستان بھیجا جانا۔

۱۸۷۶ء (۵ - اگست) :- لنڈن میں ڈیلیگیٹوں کی کانفرنس شروع ہوئی

۱۸۷۶ء (نومبر) :- سر ایچ بارٹلٹ فرنیر جنوبی افریقہ کے گورنر اور لارڈ ہائی کمشنر مقرر ہوئے۔

۱۸۷۶ء :- کافروں اور بوئیروں میں آتش جنگ مشتعل ہوئی۔

۱۸۷۷ء (۱۲ - اپریل) :- سر تھیوفیلس سپسٹون نے پریٹوریہ میں جمہوری حکومت کے الحاق کا اعلان کیا۔ ٹرنسوال کے برگردن کا ایک ڈیپوٹیشن جس میں کروگر بھی شامل تھا۔ اس الحاق کے خلاف اپیل کرنے انگلستان آیا۔ مگر ناکامیاب رہا۔

۱۸۷۸ء :- دوسرا ڈیپوٹیشن بمعیت کروگر و جوبرٹ انگلستان بھیجا گیا مگر یہہ بھی بے نیل مرام واپس ہوا۔

۱۸۷۹ء (۱۲ جنوری) زولوؤں سے لڑائی شروع ہوئی۔ کو ۲۲- جنوری کو اسندلوانا میں انگریزی فوج کا سخت نقصان ہوا۔ مگر آخر کار بمقام زولنڈی لشکر انگلستان نے انکو بالکل پسپا کر دیا۔

۱۸۷۹ء (مارچ):- سر ولیم اوون لنلون گورنر جنوبی افریقہ مقرر ہوئے۔

۱۸۷۹ء (مئی):- سر جی وولزلی گورنر نیٹال وغیرہ مامور ہوئے۔

۱۸۷۹ء (دسمبر):- ٹرنسوال کے شاہی نو آبادی ہونے کا اعلان کیا گیا۔

۱۸۷۹ء (دسمبر):- بوئیروں کا مجتمع ہو کر خود مختاری و آزادی کا دعوے کرنا۔ اور ایک ایسے کاغذ پر جو بوئیر کمیٹی کیطرف سے شایع ہوا تھا۔ دستخط کرنے کے جرم میں کروگر او رپریٹوریس کا گرفتار کیا جانا۔

۱۸۷۹ء (۲۵- دسمبر):- سلسلۂ تار کیپ اور گریٹ برٹن کے مابین درجہ تکمیل کو پہنچا۔

۱۸۸۰ء (جون):- مسٹر گلیڈسٹون انگلستان کے پولٹیکل مطلع پر نمودار ہوئے۔

۱۸۸۰ء (،،):- فیڈریشن کو ترقی دینے کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز کو مجلس نے نامنظور کر دیا۔

۱۸۸۰ء (،،):- بسوٹوس کے ساتھ معرکہ قتال گرم رہا۔

۱۸۸۰ء (یکم اگست):- سر بارٹل فرائر کا واپس طلب کیا جانا۔

۱۸۸۰ء (۱۲- اگست):- سر ہرکیولس جی۔ آر رابنسن جنوبی افریقہ کے گورنر اور لارڈ ہائی کمشنر مقرر کئے گئے۔

۱۸۸۰ء (دسمبر):- بوئیروں نے انعقاد جلسہ سے آزادی کا دعوی کیا۔ بوک۔ کروگر او رپریٹوریس بوئیر کمیٹی کے ایک کاغذ پر دستخط کرنے کی وجہ سے گرفتار کئے گئے۔

۱۸۸۰ء (۱۶- دسمبر):- بوئیروں نے ہیڈلبرگ پر متصرف ہو کر پال کروگر کی صدارت میں پھر جمہوری حکومت قایم کی۔

۱۸۸۰ء (۲۰- دسمبر):- مقام برانکھوسپروٹ میں بوئیروں اور انگریزوں کے مابین معرکہ کارزار گرم ہوا۔ اور موخرالذکر نے اپنے آپکو حوالہ کر دیا۔

۱۸۸۰ء (۲۷-دسمبر):- پوچیفسٹروم پر بوئیروں کا متصرفہ ہوجانا لیکن جب کرنل ونٹر نے محاصرہ کر کے گولہ باری کی۔ تو بوئیر پوچیفسٹروم سے مراجعت کرگئے۔

۱۸۸۰ء (۲۹-دسمبر):- کیپٹن جے۔ ایم ایلیوٹ دریائے وال کو پایاب عبور کرتے ہوئے مقتول ہوئے۔

۱۸۸۰ء (۳۰-دسمبر):- کروگر۔ جوبرٹ اور پریٹوریس نے جنوبی افریقہ میں جمہوری حکومت قائم ہونے کا اعلان دیا۔

۱۸۸۱ء (جنوری):- گریٹ برٹن سے سپاہ کا بھیجا جانا سر جارج پی کولی جو ۱۸۸۰ء میں گورنر نٹیال مقرر کئے گئے تھے انہوں نے فوج کی کمان لی۔

۱۸۸۱ء:- لینگس نک میں سر جارج کولی کے لشکر کا شکست کھانا چند روز بعد سپاہ انگریزی کو بمقام انگوگو میں دوسری ہزیمت ہوئی۔ ۲۶-فروری سر جارج کولی نے تھوڑی سی فوج کے ساتھ کوہ مجوبہ پر قبضہ کر لیا۔ مگر بعد میں بوئیروں نے اس دستہ کو شکست دیدی۔ اور سر جارج اس لڑائی میں مقتول ہوئے۔

۱۸۸۱ء (۲۸-فروری):- جنرل سر الیف رابرٹس افریقہ بھیجے گئے۔

۱۸۸۱ء (مارچ):- بوئیروں کی درخواست التوائے جنگ کو انگلستان نے منظور کیا۔ اسیر بوئیر منتشر ہوگئے۔ اور جنرل رابرٹس واپس طلب کر لئے گئے۔

۱۸۸۱ء (اپریل):- معاہدہ صلح مرتب کرنے کے لئے کمشنر متعین کئے گئے۔

۱۸۸۱ء (اگست):- مجلس پریٹوریا نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تمام ملک ریاست ٹرنسوال کے سپرد کر دیا جائے لیکن ٹرنسوال گریٹ برٹن کی سرپرستی میں سمجھا جائے۔ اور وہاں ایک برٹش ریزیڈنٹ مقرر ہو۔

۱۸۸۱ء (ستمبر):- جلسہ والسکراڈ نے معاہدہ کی تائید کی۔

۱۸۸۲ء:- دیسیوں سے جنگ و جدل ۱۸۸۲ء میں کروگر بطور پریزیڈنٹ مقرر ہوا۔

۱۸۸۳ء (جولائی):- دیسیوں سے صلح ہوئی۔

۱۸۸۳ء (نومبر):- لارڈ ڈربی نے پال کروگر و دیگر افسران جنوبی افریقہ سے بحیثیت نائبان ٹرنسوال ملاقات کی۔

۱۸۸۴ء:- مجلس لنڈن نے معاہدہ پریٹوریہ کو منسوخ کر کے ایک نئے

معاہدہ پر دستخط کئے جسمیں ٹرنسوال کی آزادی و خود مختاری کے متعلق سوائے ایک امر کے دیگر تمام رکاوٹوں کو دُور کردیا تھا! امر مذکور یہ تھا کہ حضور ملکہ معظمہ کو کسی ایسے فارن معاہدہ میں جو انگریزی فوائد کے مخالف ہو۔ مداخلت کرلینے کا اختیار ہوگا۔

سنہ ۱۸۸۵ء (۲۸۔ نومبر) سر ہرکولس رابنسن نے کمبرلے تک ریلوے افتتاح کی۔

سنہ ۱۸۸۷ء :۔ جوہانسبرگ کی بنیاد پڑی۔

سنہ ۱۸۸۸ء (۸ مئی) :۔ کروگر پریزیڈنٹ منتخب ہوا۔

سنہ ۱۸۸۸ء :۔ سیسل رہوڈز نے راتھس چائیلڈز کی مالی امداد سے کمبرلے کی کانہائے الماس کے مالکوں کو ایک رشتہ میں منسلک کیا۔

سنہ ۱۸۸۹ء (مارچ) :۔ ٹرنسوال اور فری سٹیٹ کے مابین کسی بیرونی سلطنت کے حملہ آور ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنیکا معاہدہ لکھا گیا۔

سنہ ۱۸۸۹ء (جون) :۔ سر ایچ بروہم لوچ گورنر و ہائی کمشنر جنوبی افریقہ میں مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۸۹ء (اکتوبر) :۔ جوہانسبرگ میں قحط نمودار ہوا۔

سنہ ۱۸۹۰ء :۔ مسٹر رہوڈز کیپ کالونی کے وزیر اعظم ہوئے۔

سنہ ۱۸۹۰ء :۔ جنرل جوبرٹ کو لنڈن میں ضیافت دیگئی۔

سنہ ۱۸۹۱ء :۔ سر ایچ بی و مسٹر رہوڈز گورنمنٹ سے معاملات افریقہ کی نسبت تجدید کرنے کے لئے لنڈن آئے۔

سنہ ۱۸۹۲ء (۲۶ فروری) :۔ کیپ ٹاؤن میں خوفناک آتشزدگی سے سخت نقصان ہُوا۔

سنہ ۱۸۹۲ء (۱۰۔ مارچ) :۔ سر ایچ۔ بی لوچ نے کیپ کالونی اور اورینج فری سٹیٹ کے مابین ریلوے جنکشن افتتاح کیا۔

سنہ ۱۸۹۳ء (اپریل) پال کروگر چوتھی مرتبہ جمہوری ریاست کا پریزیڈنٹ منتخب ہُوا۔

سنہ ۱۸۹۳ء (۴ مئی) مسٹر رہوڈز کا مستعفی ہونا اور اپنی وزارت کا دوبارہ مرتب کرنا۔

۱۸۹۳ء (۲۲-جون): مسٹر رہوڈز وزیر اعظم و ڈائریکٹر برٹش ساؤتھ افریقہ کمپنی سطور پر کام کرنے کے خلاف ووٹ کا نامنظور کیا جانا۔

۱۸۹۴ء (جون): گورنمنٹ ٹرانسوال کا انگریزی رعایا کو فوجی خدمات سے مستثنیٰ کیا۔

۱۸۹۴ء (اگست): کافروں کی بغاوت اور انکی شکست۔

۱۸۹۵ء: لارڈ رپن کا دفتر نو آبادیات سے مستعفی ہونا اور بجائے انکے مسٹر چیمبرلین کا تقرر۔

۱۸۹۵ء (۲-فروری): مسٹر رہوڈز پرائیوی کونسلر بنائے گئے۔

۱۸۹۵ء (۱۲-فروری): والکسرائڈ نے معاہدہ سوازی لینڈ کو منظور کیا۔

۱۸۹۵ء (جون و اگست): مجلس نے برٹش بیچوانالینڈ کا الحاق کر لیا۔

۱۸۹۵ء (جولائی): پریٹوریہ میں ڈیلاگوا ریلوے کا افتتاح ہوا۔

۱۸۹۶ء (۲-جنوری): جیمسن نے حملہ کیا۔

۱۸۹۷ء: حملہ جیمسن کی تحقیقات اور مسٹر رہوڈز کو لعنت ملامت۔

۱۸۹۷ء: بیرونی حملہ کے خلاف باہمی امانت کا معاہدہ مابین ٹرانسوال و فری سٹیٹ درجہ تکمیل کو پہنچنا۔

۱۸۹۷ء: لارڈ روسمڈ (سر ایچ رابنسن) کی گورنری کیپ سے کنارہ کشی اور بجائے انکے سر الفرڈ ملنر کی تعیناتی۔

۱۸۹۸ء: مسٹر رہوڈز کی پارٹی کو پارلیمنٹ کیپ میں شکست ہوئی جس پر مسٹر شرینر نے نئی وزارت قائم کی۔

۱۸۹۸ء (دسمبر): ایک جوہانسبرگ پولیس مین کا مسٹر اجگر کو قتل کر دینا۔

۱۸۹۹ء (۲۴-مارچ): یوٹلنڈروں کا گورنمنٹ انگلستان کی خدمت میں عرضداشت روانہ کرنا۔

۱۸۹۹ء (۳۱-مئی): پریزیڈنٹ کروگر و سر الفرڈ ملنر کے مابین بمقام بلوم فونٹین کانفرس کا انعقاد۔

سنہ ۱۸۹۹ء (۱۰-۱۹-جولائی):- ووٹ کے متعلق نیا مسودہ راڈنے پاس کیا- سات سال کی رہائش رکھنے والوں کو رائے دینے کا حق دیا گیا لیکن اس حق کا عطاء کرنا بھی افسران ٹرنسوال کی خوشی پر منحصر رکہا گیا-

سنہ ۱۸۹۹ء (۲۱-جولائی):- برٹش گورنمنٹ نے اس مسئلہ کی تحقیقات کے لئے ایک اور کانفرنس کے انعقاد کی تحریک کی-

سنہ ۱۸۹۹ء (۱۹-اگست) گورنمنٹ ٹرنسوال نے گریٹ برٹن کی تحریک نامنظور کر کے اس شرط پر پنجسالہ حق ووٹ دینے پر آمادگی ظاہر کی کہ گریٹ برٹن آئندہ معاملات ٹرنسوال میں مداخلت نہ کرے- اور ساتھ ہی اس کی سرپرستی کا دعوے بھی چھوڑ دے- اور ثالثانہ طور پر فیصلہ کئے جانے کی خواہش ظاہر کی-

سنہ ۱۸۹۹ء (۲۸-اگست):- برٹش گورنمنٹ نے جواب دیا کہ وہ اپنی رعایا ساکن ٹرنسوال کی حفاظت سے دست کش ہونا ہرگز منظور نہیں کر سکتی- اور یہ کہ وہ ٹرنسوال کو بدستور اپنے زیر اقتدار سمجھتی رہے گی- انعقاد کانفرنس کے واسطے پھر تحریک کیگئی-

سنہ ۱۸۹۹ء:- ٹرنسوال نے بہ شرائط شرکت کانفرنس کا اقرار کیا- اس کے ساتھ ہی اس نے ووٹ کے متعلق رعائتیں واپس لے لیں- اور برٹش سرپرستی سے آزاد ہونے پر اصرار کیا- اور خواہش ظاہر کی کہ ٹرنسوال کو بطور ایک سلطنت بین الاقوم کے تسلیم کیا جائے-

سنہ ۱۸۹۹ء:- خود ٹرنسوال نے ۱۹- اگست کو جو پنجسالہ حقوق ووٹ عطاء کئے تہے گریٹ برٹن نے عملی طور پر انکا اعادہ کیا- اور سرپرستی کے مسئلہ کو بدستور اپنی حالت پر رکہا گیا- نیز درخواست کی کہ یوٹیلنڈروں کو مجلس واضع آئین وقوانین میں انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دیجائے-

سنہ ۱۸۹۹ء (۱۹ ستمبر):- ٹرنسوال نے اپنی تمام گذشتہ رعائتیں واپس لے لیں اور بغرض انفصال معاملات ایک متحدہ کمیشن کی شرکت پر آمادگی ظاہر کی

سنہ ۱۸۹۹ء (۲۲-ستمبر):- گریٹ برٹن نے آخری شرائط کے مرتب کرنے کا اعلان کیا-

سنہ ۱۸۹۹ء (۲۰، ۲۱ ستمبر):- فری سٹیٹ نے اِس مضمون کا ووٹ پاس کیا کہ جنگ کی صورت میں اُسے ٹرنسوال کا ساتھ دینا لازم ہے۔

سنہ ۱۸۹۹ء (۲- اکتوبر):- جنرل سر ریڈورز بلر کو افواج جنوبی افریقہ کی سپہ سالاری کے لیے پسند کیا گیا۔

سنہ ۱۸۹۹ء (۱۰- اکتوبر):- بوئیروں نے گریٹ برٹن کو الٹیمیٹم بھیجا۔

قانون جنگ کے اصطلاحات

اسلحہ جنگ: مندرجہ ذیل اسلحہ جنگ کا استعمال ناجائز ہے :-

- دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے غذا یا پانی میں زہر ملا دینا۔
- اسلحہ کو زہر میں بجھانا۔
- قتل۔
- پھٹنے والے گولے۔
- ہاتھ سے اڑنے والی گولیاں جو وزن میں ایک خاص مقدار سے کم ہوں۔
- آتواب کو لوہے یا شیشے کے ٹکڑوں یا دیگر اشیاء سے بھر کر چلانا۔
- ملک کا برباد کرنا۔ جبتک کہ اس تباہی کے ویرانی کے متعلق حملہ آور سپہ سالار کے پاس کافی وجہ نہ ہو لیکن اگر خود باشندے دشمن کو مضطرب و پریشان کرنے کے لئے اپنے ملک کو تباہ و ویران کر کے چلے جائیں۔ تو انکا یہ فعل نہ صرف قانون جنگ کے رو سے جائز ہو گا بلکہ ان کی یہ کارروائی نہایت بہادرانہ اور ایثار نفس کا اعلے نمونہ سمجھی جائیگی۔

اسیران جنگ: جس گورنمنٹ کے ہاتھ میں دشمن کے سپاہی گرفتار ہوں اس پر ان کی غور و پرداخت اور پرورش فرض ہے قسم لیکر انہیں چھوڑا جا سکتا ہے نیز اپنے اسیر شدہ سپاہیوں سے انکا تبادلہ کر لیا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں اسیران جنگ کی جو درگت ہوا کرتی تھی اب انکی حالت اس سے مختلف ہے گرفتار کنندہ گورنمنٹ کو اب صرف اتنی احتیاط کرنی پڑتی ہے کہ وہ بھاگنے نہ پائیں۔ بعض سلطنتیں تو ایسے قیدیوں کو جیب خرچ بھی عطا کرتی ہیں۔

اسیران جنگ کے متعلق شروط: فریقین متخاصمین کے مابین تحریری معاہدے جو عموماً قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق ہوتے ہیں۔

اشیاء مایحتاج: حملہ آور متصرفہ ملک کے باشندوں سے اپنی فوج کی ضروریات کے متعلق ہر ایک چیز طلب کرنے کا مجاز ہے۔ اگر وہ ان اشیا کی قیمت ادا

کرے تو انسانی ہمدردی ہے ورنہ انکی قیمت کا ادا کرنا اسپر لازمی نہیں۔

بے ترتیب سپاہ:- سپاہ بے قاعدہ وغیر منتظم اس صورت میں جائز تصور کی جاتی ہے جبکہ کوئی ایسا افسر موجود ہو جو اسکو قابو میں رکھ سکے اور اس کے افعال کا ذمہ وار ہو۔ ایسی حالت میں یہ سپاہی علانیہ ہتھیار اٹھا سکتے ہیں۔ اور قواعد جنگ کے ذیل میں آسکتے ہیں۔

پارول:- پارول اسے کہتے ہیں کہ کوئی اسیر سپاہی عزت کی قسم کھا کر یقین دلائے کہ وہ ہرگز نہیں بھاگے گا۔ اور گرفتار کنندہ کے شرایط کو ملحوظ رکھے گا۔ ایس جو قیدی قسم کھا لیتے ہیں۔ اُن کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ یا اپنے ملک کو واپس جانے کی اجازت دیدی جاتی ہے۔ قسم مذکور کا توڑنے والا اگر مکرر گرفتار ہو تو اس کی سزا قتل ہے۔

پروانہ راہداری:- جب حملہ آور کسی ایسے شخص کو جو اسکے دشمن کی رعایا سے ہو۔ ملک میں عام طور پر سفر کرنے کی تحریری اجازت عطا کرے تو یہ پروانہ راہداری سے تعبیر ہوگا۔

جاسوس:- جاسوس ان اشخاص کو کہتے ہیں جو دشمن کے کیمپ (لشکر گاہ) میں انکی قوت کا اندازہ کرنے۔ اور انکی تجاویز و ارادوں سے مناسب افسروں کو آگاہ کرنے کی غرض سے بھیجے جائیں۔ سپہ سالار جاسوسوں کی خدمات سے فایدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن گرفتار ہونے کی صورت میں جاسوس کی سزا موت ہے۔

جنگجو:- جو شخص بلا واسطہ کارروائی جنگ یا حملہ آور یا اس کی فوج سے تعلق رکھتا ہو وہ شامل جنگ تصوّر کیا جائیگا۔

جنگ سے بے تعلق اشخاص:- ایسے اشخاص جو خود جنگ نہیں کرتے مگر برّی یا بحری فوج سے کسی نہ کسی صورت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنگ سے بے تعلق اشخاص کہلاتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر۔ ان کے مددگار۔ نرسیں۔ تیماردار۔ پادری کمسریٹ اسٹاف وغیرہ۔ ملکی عہدہ دار بھی جنگ کے موقع پر بے تعلق اشخاص سمجھے جاتے ہیں۔ جبتک کہ وہ دشمنوں کے مقاصد کی مخالفت نہ کریں۔ اُن کو جسمانی ایذا پہنچانی ممنوع ہے۔

حملہ آور:- حملہ کرنیوالی سلطنت یا قوم اس جنگ کو مشتعل کرنیوالی سمجھی

جاتی ہے اِس خط وکتابت میں جو جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق روسی گورنمنٹ سے
ہوئی ہے۔ ٹرنسوال کو بطور حملہ آور گورنمنٹ کے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی اعتراف
کو بعض حلقوں میں ٹرنسوال کی خود مختاری کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے
لیکن انگلستان کے اہل قلم بالعموم قانون بین الاقوام کے رو سے اس اعتراف
کو ثبوت آزادی نہیں مانتے۔

حکمت عملی:۔ دشمن کو مغالطہ و دہوکا دینے کو حکمت عملی کہتے ہیں لیکن
اس قسم کی چالاکیاں اسی حد تک جائز ہیں کہ اُن سے قوانین جنگ کے کسی اصول
کی خلاف ورزی نہ ہو۔

زخمی:۔ اب زخمیوں کی بخوبی غور و پرداخت کی جاتی ہے۔ ۱۸۶۴ء کے
معاہدہ جنوا کے مطابق مریض، زخمی۔ اور اُن کے تیمار دار جنگ سے بے تعلق
اشخاص سمجھے جاتے ہیں۔ اِس لئے اُن کو ایذا پہنچانا ممنوع ہے۔

سند نیک چلنی:۔ یہ وہ خاص اجازت نامہ ہوتا ہے جو حملہ آور اپنے
دشمن کی کسی رعایا کو سفر کرنے کے متعلق مرحمت کرتا ہے۔

عارضی صلح کا علم:۔ جب فریقین متخاصمین ایک دوسرے کو کوئی پیغام
بھیجنا چاہتے ہیں۔ تو اس وقت اس جھنڈے کا استعمال کیا جاتا ہے. جو شخص اس
علم کو اُٹھائے ہوئے آرہا ہو اس پر گولی چلانا یا اُسے کسی طرح کی ایذا پہنچانا ممنوع
ہے۔ لیکن سپہ سالار کو اختیار ہے کہ وہ اس قاصد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دے

قبضہ:۔ قبضہ کرنا کامل فتح سے بہت مختلف ہے۔ جب کوئی ملک کسی دشمن
کے زیر اثر آجاتا ہے تو کہا جائیگا کہ وہ اس پر قابض ہو گیا۔

کارکنان جنگ:۔ سپاہی۔ ملاح اور کسی قوم کی امدادی فوج قانوناً جائز
کارکنان جنگ ہیں۔

گولہ باری:۔ یہ گویا کسی قلعہ یا شہر پر گولوں اور گولیوں کے ذریعہ سے طول
و طویل حملہ کرنا ہے۔ یہ طریق جنگ انسانی ہمدردی لئے ہوئے ہے۔ اس طرح گویا
باشندگان شہر کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی عورتوں اور بچوں کو شہر سے نکال
کر کسی محفوظ و پُرامن مقام پر پہنچا دیں۔ آجکل یہ طرز جنگ عام پسند ہونے کی وجہ

سے روز افزوں ترقی پر ہے۔

لیوی:۔ جب بغرض حفاظت ملک کسی خاص جماعت کو منتخب کر کے دشمن کے مقابلہ کے لئے بھیجا جائے۔ تو اس قسم کے جنگ آزما "لیوی" کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی سلطنت دشمن کے حملہ آور ہونے کی وجہ سے معرض خطر میں ہوتی ہے تو اس سلطنت کی وہ تمام مرد جو ہتھیار اٹھانے کے قابل ہوں جنگی خدمت کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں۔ لیکن خود بخود کسی جگہ کے باشندوں کا دشمن کے مقابلہ کے لئے بلا تحریک گورنمنٹ اٹھ کھڑا ہونا ناجائز ہے۔

مارشل لا (جنگی قانون):۔ جو قوانین کسی ملک کے بری و بحری افواج کے سپاہیوں پر حاوی ہوتے ہیں وہ مارشل لا کہتے ہیں۔ ملکی حکام (سویلین) مارشل لا سے مستثنےٰ ہیں۔

مال غنیمت:۔ اشیاء و اسباب منقولہ جو دشمن سے چھینا جائے۔ لوٹ کا مال کہلاتا ہے۔ اور لانیوالے کی ملکیت سمجھا جاتا ہے مگر عموماً یہ کل یا اسکا کچھ حصہ فروخت کر کے اسکی آمدنی ان اشیاء کے لانیوالوں میں تقسیم کر دیجاتی ہے۔

مقبوضہ قصبات:۔ مقبوضہ قصبات کے باشندوں کے جان و مال کی حفاظت لازمی ہے اور انکو فتاح سپاہیوں کے جبر و تعدی کا نشانہ بننے سے بچانا چاہئے۔

ملٹری لا (فوجی قانون):۔ سول (ملکی) گورنمنٹ ان قوانین کو اس ملک میں نافذ کرتی ہے جہاں جنگ ہو رہی ہو۔ مارشل لا اس سے علیحدہ ہے۔

وحشی سپاہ:۔ کندہ ناتراش و جاہل اشخاص سے ملکی فوج مرتب کرنا گو خطرناک ہے مگر ناجائز نہیں ؞

اشخاص متعلقۂ جنگ کے مختصر حالات

بلر: سر ریڈورس ہنری بلر وی-سی جی-سی-بی- وکے-سی-ایم-جی وکے-سی-بی) ۷ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۵۸ء میں ساٹھویں رائفلز میں داخل ہوئے۔ ۱۸۷۰ء میں کپتان۔ ۱۸۷۴ء میں میجر۔ ۱۸۷۸ء میں لفٹنٹ کرنل ۱۸۷۹ء میں کرنل۔ ۱۸۸۴ء میں میجر جنرل۔ ۱۸۹۱ء میں لفٹنٹ جنرل اور ۱۸۹۶ء میں جنرل کے عہدہ پر ترقی پائی۔ آپنے ۱۸۶۰ء میں چین میں ۱۸۷۰ء میں بحر احمر میں۔ ۱۸۷۴ء میں جنگ اشانٹی۔ ۱۸۷۸ء میں کافرون کی لڑائی میں۔ اور ۱۸۷۸-۷۹ء میں جنگ زولو میں جنگی خدمات انجام دیں۔ ۱۸۷۹-۸۴ء میں حضور قیصرۂ ہند ملکۂ معظمہ کے ایڈیکانگ رہے ۱۸۸۴ء تک ہیڈکوارٹر میں ڈی-اے-اے جی کے عہدہ پر مامور رہے۔ ۱۸۸۰ء میں نائب برٹش ڈسٹرکٹ کے کوارٹر ماسٹر جنرل ہوئے۔ ۱۸۸۱ء میں نٹال گئے لوکل میجر جنرل اور سٹاف کے چیف افسر تھے۔ ۱۸۸۲ء کی جنگ مصر میں یہ محکمہ خبر رسانی کے ڈی-اے اور سی-ایم-جی مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۴ء کی اوّل مہم سوڈان میں یہ سپہ سالار سے دوئم درجہ پر تھے۔ ۱۸۸۴-۸۵ء میں سٹاف مہم نیل کے چیف افسر۔ ۱۸۸۳-۸۴ء ہیڈکوارٹرز میں اے-اے-جی- ۱۸۸۵-۸۶ء ڈی-اے-جی- ۱۸۸۶-۸۷ء انڈر سکریٹری آئرلینڈ۔ ۱۸۸۷-۹۰ء سی-ایم-جی- ۱۸۹۰-۹۷ء اے-جی- اور ۱۸۹۸ء میں الڈرشاٹ کی کمانڈ پر مقرر ہوئے۔

مندرجہ ذیل دو تمثیلوں سے سر ریڈورس بلر کے استقلال مردانہ اور انکی ضدی طبیعت کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ اور سر چارلس برسیفورڈ مصر میں ملازم تھے۔ تو ایک آبی سٹیمر کے راہ اختیار کرنے کے متعلق انمیں اختلاف ہو گیا۔ اور ہر ایک نے بڑے بڑے دلائل و براہین اپنی اپنی رائے کی تائید میں پیش کئے۔ مگر آخر کار سر ریڈورس بلر اس میدان میں سر چارلس سے بازی لیگیا اور اسکی رائے قابل عمل تسلیم کیگئی۔ اسپر سر بلر نے فتحمندانہ جوش میں سر چارلس

سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں میں نہ کہتا تھا کہ میری تجویز نہایت موزوں و مناسب ہے۔ سر چارلس نے جواب دیا
کہ یہ تو در اصل میری ہی تجویز تھی چونکہ میں جانتا تھا کہ تم ہر ایک قول و تجویز کی مخالفت کرو گے اسلئے میں نے
بجائے اُس تجویز کے ذکر کرنے کے ایک اور تدبیر کا ذکر کیا۔ جیسا کہ مجھے پہلے یقین تھا اسکی
تم نے زور سے مخالفت کی۔ مگر آخر کار وہی تجویز منظور ہوئی۔ جسے در اصل میں
مناسب سمجھتا تھا۔ ایک اور حکایت کا مطلب یہ ہے کہ زولولینڈ سے واپس آنے
پر جب سر بلر حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ تو حضور ممدوحہ نے
فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ مجھے تم سے اکثر ملاقات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اسپر
سر بلر نے فوراً یہ مختصر جواب دیا کہ "یہ میرا قصور نہیں"۔ سر بلر کا چہرہ اُسکی
جوانمردی و استقلال کا گویا آئینہ ہے۔ اور یہ ایک پیدائشی افسر کا چہرہ معلوم
ہوتا ہے۔ بہ نسبت محبت کے یہ چہرہ زیادہ تر دلوں میں خوف پیدا کرنیوالا ہے
یہ ایک جنگجو بہادر ہے۔ جس طرح اس نے بے قاعدہ فوج سے زولوؤں پر نمایاں
فتح حاصل کی۔ اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ ہر قسم کے سپاہیوں سے کیسا
مفید مطلب کام لے سکتا ہے۔ اسکی دلیری اور شجاعت کسی تعریف و توصیف کی محتاج
نہیں۔ جن بہادرانہ خدمات کے صلہ میں اسے وکٹوریہ کراس کا تمغہ عطا ہوا ہے اُسکی
نظیر تاریخوں میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ تین سپاہیوں کو اس نے موت کے منہ سے
بچایا۔ ولزلی کا اُسے "مصیبت انگیز جنگ کے درخشان موقعہ" سے تعبیر کرنا ذرا بھی مبالغہ
نہیں۔ یہ اپنی پرائیویٹ زندگی میں بھی نہایت سنجیدہ و متین دیکھا جاتا ہے۔ یہ
بحری و فوجی کلب کے سوا کسی اور سوشیل انسٹیٹیوشن میں مطلق دلچسپی نہیں لیتا۔
کلب مذکور میں یہ بطور پریزیڈنٹ اجلاس کرتا ہے۔ چونکہ اسے شراب کے پرکھنے
میں کمال حاصل ہے۔ اسی وجہ سے کلب مذکور کی شرابیں عمدہ ہوتی ہیں۔

بیڈن پاول:۔ کرنل رابرٹ سٹیونسن سمتھ بیڈن پاول جو جنوبی افریقہ
میں ڈیوٹی پر ہیں۔ پنجم ڈریگون گارڈ کے ۱۸۹۷ء سے لفٹنٹ کرنل چلے آتے ہیں
چارٹر ہوس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ ۱۸۷۶ء میں سیزدہم ہسرز میں
بھرتی ہوئے۔ اس رجمنٹ کے ساتھ انہوں نے ہندوستان افغانستان و جنوبی
افریقہ میں جنگی خدمات انجام دیں۔ ۱۸۸۷-۸۹ء میں یہ اسٹاف کے اسسٹنٹ ملٹری

سکرٹری کے عہدہ پر مامور رہے۔ سنہ ۱۸۸۸ء کے جنگ زولو میں ہمہ وقتی سیکرٹری ۱۸۹۰ء
میں اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری ماشار رہے۔ اشانٹی میں خاص خدمات بجا لائے۔ سنہ ۱۸۹۵ء
میں دیسی لیوی سپاہ کے افسر مقرر ہوئے۔ جنگ تابل میں چیف ٹاف افیسر رہے
سنہ ۱۸۹۵ء میں بستر دہم ہسمرز سے پنجم ڈریگون کی افسری پر ترقی یاب ہوئے۔
میفکنگ کا ہیرو انگریزی فوج میں ایک بہترین شخص تصور کیا جاتا ہے۔ یہ
نہایت ہوشیار افسر ہیں۔ اور سپاہی ہی ان سے محبت کرتے ہیں۔ گو انکی عمر پچاس
سال سے زیادہ نہیں۔ تاہم انہیں جنگی خدمات ادا کرتے ہوئے تیس سال ہو چکے
ہیں۔ جنوبی افریقہ کے معاملات میں نمایاں واقفیت رکھنے کی وجہ سے سر ہنری ہاتھ
نے انکو اپنا فوجی سکرٹری بنایا۔ جس عہدہ پر یہ ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۰ء تک مقرر
رہے۔ یہ بوئیروں۔ ماتابلیوں و زولوؤں کے طریق جنگ کا بھی کامل تجربہ رکھتے ہیں
باوجود فوجی افسر ہونے کے یہ گولیوں اور گولوں اور اس کے ساتھ ہی جنرل گردی
سے سخت متنفر ہے۔ جب بوئیروں کی لڑائی سے فرصت ملتی ہے۔ تو یہ نقشہ کشی
اور لکھنے پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تھیٹر میں ایکٹ کرنے کے لئے جا موجود ہوتا
ہے۔ چنانچہ پہلی دفعہ اس تماشہ کے سٹیج پر نمودار ہوا تھا جو چارٹر ہاؤس مشن
کی تائید میں کیا گیا تھا۔ علاوہ بریں یہ اعلےٰ درجہ کا نشانہ باز ہے۔ اور ایک پیالہ بھی جیت
چکا ہے۔ نیز پولو بھی نہایت عمدہ کھیلتا ہے۔ اس کے دوست اسے پیار سے بی۔ پی
کہتے ہیں جو اسکے اجزائے نام کے حروف اول ہیں۔ یہ دو مقولے مشہور ہیں۔ "جلدی
مت کرو۔ صبر سے آخرکار ضرور کامیاب ہوگے"۔ "ایک چھڑی اور مسکراتا ہوا چہرہ انسان
کو دنیا کے تمام مشکلات سے نکال لاتا ہے"۔ ممکن ہے یہہ عنقریب بیرن آف میفکنگ
کے خطاب سے معزز و ممتاز کئے جائیں +

پیس:۔ سر والٹر پیس جو نیٹال کے جنرل ایجنٹ ہیں۔ ہڈرس فیلڈ کے
ایک پروفیسر موسیقی کے چشم و چراغ ہیں۔ مگر انہوں نے باپ کے نقش قدم پر چلنا
پسند نہ کیا۔ اور تبدیل آب و ہوا و صحت کی بحالی کے خیال سے کیپ چلے گئے۔ جہاں
نہ صرف انکی صحت کو فائدہ پہنچا بلکہ دولت و حشمت تک پہنچنے کی شاہراہ بھی
انکو حاصل ہو گئی۔ چنانچہ چودہ سال کی تجارتی شغل کے بعد یہ نیٹال کو تشریف لے گئے

ایجنٹ جلاوطنان مقرر ہو گئے۔ اس کے بعد یہہ جنرل ایجنٹ متعین ہوئے جنکے فرائیض کو یہہ اب تک انجام دے رہے ہیں۔ مسٹر والٹر کی عمر ساٹھ سال کی ہے اور یہہ نہائت زندہ دل خوش طبع کنسرویٹو خیالات کے انسان ہیں صنعت دستکاری کے شائق اور اہن دوست ہونے کی وجہ سے اسم بامسمے ہیں جنوبی افریقہ کے پولیٹیکل حالت کی متعلق انکی معلومات نہائت وسیع ہیں اور یہہ موجودہ جنگ کے بہت بڑے حامی اور موید ہیں۔ یہہ سینیٹر سٹیفن کلب سے نہائت دلچسپی رکھتے ہیں اور اکثر وہیں دیکھے جاتے ہیں۔

جوبرٹ:۔ جنرل پیٹرس جیکس جوبرٹ وائیس پریزیڈنٹ جمہوری حکومت جنوبی افریقہ و کمانڈر انچیف افواج بوئیر ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوا تھا جنوبی افریقہ کے اصلی باشندوں کے خلاف اس نے متعدد معرکہ آرائیاں کیں۔ ۱۸۸۱ء میں جب انگلستان و ٹرانسوال میں جنگ ہوئی۔ تو یہہ بوئیر سپاہ کا کمانڈر انچیف تھا۔ جوبرٹ نے انگریزی لشکر کو کوہ مجوبہ و لینگس نیک پر شکستیں دیں۔ ۱۸۹۵ء میں سوازلیس کو نیچا دکھلایا۔ ۱۸۹۶ء میں اس نے ڈاکٹر جیمسن اور اس کے سپاہیوں کو گرفتار کیا۔

جنرل جوبرٹ ایک قوی ہیکل زندہ دل شخص تھا۔ اور اسکے چہرے کے خط و خال ڈچ باشندوں کی صورت شکل کا عمدہ نمونہ تھے۔ اسکی داڑھی نہائت لمبی تھی جسپر اسکو فخر تھا۔ اوم پال کے خلاف یہ گرم حمام کے فوائد سے بے خبر نہ تھا۔ جسمیں یہہ اکثر غسل کیا کرتا تھا۔ اور تمباکو کا پائپ جو ایک لحظہ کے لیئے بھی اسکے منہ سے علیحدہ نہ ہوتا تھا اس کے نلینظ رس کو منہ سے دور کرتا تھا۔ کروگر اور جوبرٹ میں انتہا درجہ کی دوستی و محبت تھی۔ اور یہہ ایک دوسرے کے رازدار سمجھے جاتے تھے۔ جنرل جوبرٹ کو تین مرتبہ انگلستان آنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس کی پالیسی یوٹیلنڈروں کی نسبت نرم اور شفیقانہ تھی۔ یہ نہائت متمول امیر تھا۔ کیونکہ جس کام میں اس نے ہاتھ ڈالا۔ اسمیں اُسے پوری کامیابی حاصل ہوئی اس تمول کا بہت سا حصہ اُس نے اپنے کم تعلیم یافتہ ابنائے ملک کی احمقیوں سے حاصل کیا تھا۔ مارچ ۱۹۰۰ء میں اسکا انتقال ہو گیا جسپر لارڈ رابرٹس نے

بھی دشمن کے اِس بہادر سپہ سالار کی وفات پر اظہار افسوس کیا +

چیمبرلین :- رائیٹ آنریبل جوزف چیمبرلین انگلستان کا ایک نامور ترین مُدبّر اور متضاد خاصیتوں کا انسان ہے۔ ولائیت میں بہت سے لوگ اسے سخت نفرت وحقارتوں کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر اسی سرزمین میں ایسے اشخاص بھی موجود ہیں۔ جو اس کی بیدار مغزی و دور اندیشی کے قائل اور اس کے کارناموں کے مداح ہیں۔ مخالف گروہ اسے سرد مہر۔ شقی القلب و رناخون کی طرح سخت بتاتا ہے۔ مؤید پارٹی اسے ایک شاندار اسٹیٹسمین۔ اولوالعزمی او مستقل مزاجی کی مجسم تصویر ظاہر کرتی ہے۔ یہہ نہائیت جفاکش اور محنتی ہے۔ اسکے سینے میں ملک گیری کی اُمنگیں اور ولولے جوش مار رہے ہیں۔ اور اگر اسکے بچپن کے زمانہ پر غور کیا جائے تو اسوقت کسی کو بھی یہ خیال نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ جوان ہو کر یہہ سلطنت انگلستان کی توسیع کا بڑا بھاری ذریعہ ہوگا۔ پہلے یہہ ایڈیکل تھا۔ مگر اب ٹوری کیبنٹ کا چیف ممبر ہے۔ اگر عہد نامہ ۱۸۸۴ء کا یہہ بڑا مؤید تھا۔ تو ۱۸۹۹ء کے بوئیر جنگ کا اعلےٰ محرک بھی اُسی کو تصور کرنا چاہئے۔ غرضکہ یہہ ملک امن کا پولیٹکل قزاق ہے۔ مگر آجتک یہہ پکڑا نہیں جا سکا اور یہ کبھی پکڑا جائیگا بھی نہیں۔ غالباً یہہ حضور ملکۂ معظمہ کی سلطنت میں سب سے زیادہ کینہ ور شخص ہے۔ بہت کم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اکثر اس سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ باوجود اس کے یہہ عینک لگائے منہ میں سگار دبائے مزے سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ جس اعلےٰ رتبہ پر ہم آج اسے دیکھتے ہیں۔ اِس کے لئے صرف اپنے بڑے دماغ کا ممنون ہے +

لارڈ رابرٹس :- فریڈرک سلیہ اوّل لارڈ رابرٹس آف قندھار وواٹر فورڈ وی۔ سی و پی۔ سی۔ کے۔ پی۔ جی۔ سی۔ بی وجی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی ای۔ وڈی۔ سی۔ ایل اور ایل۔ ایل۔ ڈی فیلڈ مارشل و کمانڈر انچیف افواج انگریزی جنوبی افریقہ ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ایٹن میں تعلیم پائی۔ ۱۸۵۱ء میں توپخانہ بنگال میں بطور لفٹننٹ معمول ملازم ہوئے۔ ۱۸۶۰ء میں کپتان۔ پھر برلویٹ میجر ۱۸۶۸ء میں برلویٹ لفٹننٹ کرنل۔ ۱۸۷۵ء میں برلویٹ کرنل ۱۸۷۸ء

میں میجر جنرل ۔ ۱۸۸۳ء میں لفٹننٹ جنرل ۔ ۱۸۹۰ء میں جنرل ۱۸۹۵ء میں فیلڈ مارشل ہوئے ۔ غدر ہندوستان میں انہوں نے خوب دادِ مردانگی دی ۔ ۱۸۶۷ء سے ۱۸۶۸ء تک مہم ابی سینیا میں خدمات بجالاتے رہے ۱۸۷۰-۱۸۷۱ء میں مہم لوشائی میں حصہ لیا ۔ ۱۸۷۸ء میں کرم کی میدانی سپاہ کے افسر ہوئے ۔ ۱۸۷۹-۱۸۸۰ء میں فوج کابل کی سپہ سالاری پر ممتاز ہوئے ۱۸۸۰ء میں قندھار و کابل کے لشکر کے کمانڈر بنائے گئے پھر جنوبی افغانستان میں فوج لے گئے ۔ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۵ء تک کمانڈر انچیف مدراس رہے پھر ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۳ء تک کمانڈر انچیف ہند کے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام دیتے رہے ۱۸۹۵ء میں افواج آئرلینڈ کے کمانڈر مقرر ہوئے ۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے متواتر آپکا شکریہ ادا کیا ۔ اور جنگ افغانستان سے پہلے ۲۷ مرتبہ آپکا نام نامی سرکاری مراسلات میں لیا گیا ۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے لارڈ رابرٹس سے ریلوے کے تیسرے درجہ کی عام تکلیفوں کا ذکر کر کے انکو اس درجہ میں سفر کرنے کی وجہ دریافت کی ۔ لارڈ موصوف نے جواب دیا کہ ” جو چیز میرے سپاہیوں کے لئے بہتر ہے وہی میرے لئے بھی اچھی ہے ۔ ایک دفعہ کسی نے ایک ولایت کے سپاہی سے لارڈ رابرٹس کی نسبت رائے پوچھی تو اس نے کہا کہ ” وہ ہم سے سچے عیسائیوں کیطرح سلوک کرتا ہے “ ۔ اہل انگلستان اس کے پسینہ کی جگہ خون گرانے پر آمادہ رہتے ہیں ۔ یہ تقریباً اکیس لڑائیوں میں ابتک شامل ہو چکے ہیں ۔ اور انکو اسقدر تمغے ہوئے ہیں کہ ایک ہی مرتبہ نہیں پہنے جا سکتے ۔ جہاں یہ اپنی فوج کو لیگیا فتح و ظفر کے ساتھ واپس آیا ۔ یہ نہایت سادہ مزاج میلا ۔ اور پتلا دبلا جنرل ہے ۔ اسکی ہمیشہ کوشش یہ رہی ہے کہ فرائض منصبی کو کماحقہ ادا کیا جائے ۔ انگلستان کے بچہ بچہ کی دعائیں اسکے ساتھ ہیں ۔ اس نے اپنے لڑکے کے مقتول ہونے کا رنج نہ کیا ۔ بلکہ فوراً انتقام لینے کیلئے میدان جنگ کو روانہ ہو گیا ۔

روز انس :۔ آنریبل جے روز انس کیو سی ۔ بی بھی مسٹر سیسل رہوڈز کی طرح بحالت علالت تبدیل آب و ہوا کے لئے کیپ کالونی گئے تھے جہاں انہوں نے

بڑی محنت و جفاکشی سے کاروبار شروع کیا۔ اس کی عرقریزی شبانہ روز کا اس
سے بہتر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس کے نام کے پہلے آنریبل و نام کے بعد
کیو۔سی کا لفظ موجود ہے۔ کیپ پارلیمنٹ کی مخالف پارٹی کا سابق میں یہی لیڈر
تھا۔ اور جنوبی افریقہ کا بڑا پُر ہیبت شخص سمجھا جاتا ہے۔ یہ لارڈ سالسبری کی
گورنمنٹ کا سرگرم حامی۔ سر الفرڈ ملز کا دلی دوست اور سر جارج گارڈن ہیر
کا داماد ہے۔ مشہور نامور روزانس کے خاندان سے یہ رشتہ نہیں رکھتا۔
البتہ اسکا دادا روزانس کے گھرانے کا باغبان تھا۔ جب اسکے ہاں لڑکا پیدا
ہُوا تو اسکا آقا اس لڑکے کا دینی باپ بنا۔ اسطرح وہ لڑکا روزانس کے نام
سے مشہور ہوا۔ یہ روشن خیال پالٹیشن اس امر کو باعث ننگ و عار نہیں سمجھتا
کہ اس کے بزرگ باغبان تھے۔ اور زراعت پیشہ گروہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ
اپنی بیوی کے ساتھ کیپ ٹاؤن میں رہتا ہے جو اس کی بہترین مونس ہے
رہوڈز۔ مسٹر سیسل رہوڈز نے کیپ ٹاؤن میں ایک سپیچ کے دوران
میں کہا کہ "میں ہمیشہ ایک خوش قسمت آدمی ثابت ہوتا رہا ہوں لیکن صرف
قسمت ہی ایسی چیز نہیں جو کسی شخص کو حضیض مذلت سے اوج ترقی پر پہنچا سکے
بلکہ اس کے ساتھ محنت و عرقریزی بھی لازمی ہے۔ یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انسان
کو ذاتی کوشش سے اپنی قسمت کا ڈھانچ بنانا پڑتا ہے۔ ذرا اس کی عجیب و غریب
سوانح عمری پر غور کیجئے۔ ایک غریب پادری کا لڑکا جس نے مرض دق میں مبتلا
ہو جانے کے خوف سے تعلیم چھوڑ دی ہو کیپ میں تبدیل آب ہوا اور بحالی صحت
یا دوسرے الفاظ میں جان بچانے کی غرض سے جائے اور وہاں کروڑ پتی بن جائے۔

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

پہلی مرتبہ سیاحت کیپ کے جب اُسکی صحت بحال ہوئی تو تکمیل تعلیم کے خیال سے آکسفورڈ
واپس چلا آیا۔ مگر یہاں پہنچکر پھر بیمار ہو گیا۔ اور اسے مکرر کیپ کا رخ کرنا پڑا۔
جہاں سے ہیروں کے کھیتوں پر کام کرنا شروع کیا۔ جب کفایت شعاری سے
کچھ روپیہ پس انداز ہو گیا۔ تو اسے روپیہ کمانے کی نسبت دوُر کی سوجھنے لگی۔

مگر پھر اسے اپنی ناکافی اور ادھوری تعلیم کا خیال آیا۔ جس پر اس نے اکسفورڈ
جانے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے عزم میں کامیاب ہوا۔ چنانچہ اکسفورڈ یونیورسٹی
سے ڈگری حاصل کر کے کیپ کو مراجعت کی۔ جہاں یہ رفتہ رفتہ الماس کی
متعدد کانوں کا مالک بن گیا۔ وہی سیسل رہوڈز جو طفولیت و آغاز شباب
میں ایک ضعیف و ناتوان شخص تھا۔ اب کیپ کا ایک مضبوط و توانا کروڑپتی
ہے جنوبی افریقہ کا نقشہ ہمیشہ اسکی نگاہوں کے سامنے رہتا ہے۔ تمول و قوت
حاصل کرنے کے متعلق اسکی ان تھک کوششوں کی تعریف نہیں ہو سکتی۔

سٹین:۔ پریزیڈنٹ سٹین اسقدر لمبی داڑھی والا بوئر ہے کہ اس کے
سامنے جوبرٹ کی ریش دراز بھی شرماتی جاتی تھی۔ اس طول طویل داڑھی
کی وجہ سے وہ ساٹھ سال کی عمر کا معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ در اصل اسکی عمر
چالیس سال سے زائد کی نہیں ہے۔ نہایت فربہ و موٹا تازہ ہے اور اس کے جسم
کا وزن بیس سٹون سے کم نہیں۔ قد چھ فیٹ بلند ہے۔ اور اسکے اعصاب
مسٹر کروگر کی طرح مضبوط ہیں۔ اُم یال کروگر کے خلاف تسلیم کرتا ہے۔ کہ
ٹرنسوال کے علاوہ دنیا میں اور بھی کئی قوی سلطنتیں ہیں۔ باپ نے اسے دہقان
بنانا چاہا تھا اور ویسی ہی اس کی تربیت بھی ہوتی تھی۔ لیکن جب یہ انیس سال
کا ہوا۔ تو تحصیل علم کے لئے یوروپ چلا گیا۔ اور چھ سال تک انگلینڈ اور
ہالینڈ میں قانون پڑھتا رہا۔ واپس آ کر اس نے بطور بیرسٹر کے کام شروع
کیا۔ چھ سال کے بعد یہ اٹارنی جنرل بعدہ جج آخر کار اورینج فری سٹیٹ کا
پریزیڈنٹ منتخب ہو گیا۔ پریزیڈنٹ موصوف ایک لیاقت مجسم خود غرضی سے
مبرا اور روئے زمین پر نہایت دلچسپ لیڈر ہے۔

سمٹس:۔ مسٹر سمٹس سٹیٹ اٹارنی ٹرنسوال مسٹر سیسل رہوڈز
سے نفرت قلبی رکھتا ہے۔ مگر اس نے زندگی کے میدان میں کیپ یونیورسٹی
سے مسٹر سیسل رہوڈز کا انعام جیت کر قدم رکھا تھا۔ کیمبرج سے کامیاب
و بامراد واپس کر کے اس نے قانون کا پیشہ اختیار کیا۔ مگر ہوگ کی تقرر کرنے
کی وجہ سے اس کی وکالت کچھ اچھی طرح نہ چلی۔ اسکے بعد اُس نے اخبار نویسی

کیطرف توجہ کی۔ مگر چونکہ اُسے شہرت و ناموری حاصل کرنے کی نہائت تمنا
تہی۔ یہہ ٹرلنوال چلا گیا۔ جہاں مسٹر کروگر نے اسے سٹیٹ اٹرنی کے عہدہ پر مامور
کردیا۔ یہہ ایک نہائت متدین مستقل مزاج تیس سال کی عمر کا نوجوان ہے۔ اور جس
حکومت نے اُسے پناہ دی ہے اسکا نہائت وفادار و ہوا خواہ ہے۔ لوگوں
کا خیال ہے کہ اگر کروگر کے بعد کوئی شخص پریزیڈنٹ منتخب ہوا۔ تو وہ یہی
شخص ہوگا۔ یہہ نوآبادی میں پیدا ہوا تھا۔

شرنیر :۔ اولا کو شرنیر جو مسٹر ڈبلیو پی شرنیر وزیر اعظم کیپ کی بہن
اور مسٹر کرا اون رائیٹ کی زوجہ ہے۔ اعلے درجہ کا علمی دماغ رکھتی ہے۔ اور
اسکی تصنیفات ملک میں نہائت دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ یہہ مسٹر رہوڈز
کی سخت مخالف اور مسٹر کروگر کی تہ دل سے موید و معاون ہے۔ اس کی تصنیفات
میں سے "افریقہ کی لہلہاتی ہوئی کہیتی کا فسانہ" اور "عالم رویا" نے بہت بڑی
شہرت اور قبولیت حاصل کرلی ہے۔ اسکا والد ایک پادری تہا جو جنوبی افریقہ
کے جنگلوں میں انجیل کی منادی کیا کرتا تہا۔ اولا کو شرنیر یا مسز کرا اون رائیٹ
کی قابلیت خداداد کا موازنہ صرف اسی امر سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ ابہی اسکی
عمر بیس سال کی بہی نہ تہی کہ اس نے افریقہ کی لہلہاتی ہوئی کہیتی کا دلچسپ
فسانہ لکہا جس سے اس کی شہرت و ناموری دور دور تک پہیل گئی۔

شرنیر :۔ آنریبل ڈبلیو۔ پی شرنیر وزیر اعظم کیپ اُن معدودے چند
آدمیوں میں سے ہیں۔ جو جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئے اور وہیں انہوں نے
شہرت و ناموری حاصل کی۔ اُسکی طفولیت کا زمانہ کفراریہ میں بسر ہوا تہا
جہاں یہ اپنی لائق ہمشیرہ اولا کو کے پاس رہا کرتا تہا۔ اس کی بہن کی مقبول
عام تصانیف اور تحریریں صرف مصنفہ ہی کی شہرت کا باعث نہیں ہوئیں
بلکہ انکی بدولت شرنیر بہی مشہور ہوگیا۔ کتبی تعلیم کے بعد یہہ انگلستان قانون
سیکہنے کے لئے گیا۔ کیپ میں واپس آکر اس نے پولٹیکل دنیا میں قدم رکہا
اور سیسل رہوڈز کا اٹرنی جنرل ہوگیا۔ لیکن پہر سیسل رہوڈز کی رفاقت
ترک کرکے بوئیر پارٹی کا لیڈر بن گیا۔ جس کی حمائت سے اس نے کیپ کالونی کی وزارت

کا عہدہ حاصل کیا چونکہ یہ انگلستان سے بڑے نام ہی ہمدردی نہیں رکھتا۔ اسلئے اس کی وزارت مخدوش اور ناقابل اعتبار ہے +

شیل:- کرنل شیل جو جنگ ایلنڈس لاگٹ میں زخمی ہو کر لشکر انگریزی کے ہاتھ میں گرفتار ہوا ہے۔ دراصل جرمن کا باشندہ ہے۔ اور بوئر سپاہ میں ایڈجوٹنٹ جنرل کے عہدہ پر ممتاز تھا۔ یہہ توپ چلانے اور گولہ اندازی کے فن میں غیر معمولی قابلیت رکھتا ہے۔ اسلئے اسکے قید ہو جانے سے بوئر لشکر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ یہہ ادھیڑ عمر کا افسر ہے۔ معاہدہ لنڈن کے بعد یہہ بوئر توپخانہ میں کپتان کے عہدہ پر ممتاز ہوا تھا۔ بعد میں توپخانے کی جدید ایجادات کے متعلق تجربہ حاصل کرنے اور جدید نمونوں پر ٹرنسوال میں مضبوط قلعہ جات تعمیر کرنے کے لئے نقشے فراہم کرنے کے لئے اسے جرمنی بھیجا گیا تھا دیگر قلعوں کے علاوہ جوہانسبرگ کا قلعہ بھی اسی کی تجویز کے مطابق تیار ہوا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس موقعہ جنگ پر یہہ اس کی مضبوطی کا بچشم خود امتحان نہیں کر سکتا کیونکہ جنرل بلر ابھی اسے رہا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اگرچہ انگریزی افسروں کا برتاؤ اسکے ساتھ نہایت شریفانہ ہے تاہم وہ بھی نظر بندی پر کڑا ہی رہتا ہے +

فارسٹیئر واکر:- لفٹنٹ جنرل سر فریڈرک ولیم ایڈورڈ فارسٹیئر واکر کے سی بی سی ایم جی جنوبی افریقہ کی لائن خط وکتابت و رسل و رسائل کے کمانڈر اور ڈائرکٹر ہیں۔ آپ ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔ سنڈہرسٹ میں تعلیم پائی۔ ۱۸۶۲ء میں سکاٹس گارڈ میں داخل ہوئے۔ ۱۸۷۷-۷۸ء میں کافرستان کی لڑائی میں جنگی خدمات انجام دیں۔ ۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۰ء تک سر بارٹل فریئر کے فوجی سکرٹری رہے۔ ۱۸۷۹ء میں جنگ زولو میں شامل ہوئے۔ ۱۸۸۴ء میں بچوانالینڈ کے کوارٹر ماسٹر متعین ہوئے۔ ۱۸۹۰-۹۵ء میں الڈرشاٹ انفنٹری رجمنٹ کے کمانڈر رہے۔ ۱۸۹۵-۹۹ء میں مصری فوج کے افسر اعلیٰ تھے۔ ۱۸۹۵ء میں مغربی ضلع کے لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ مقرر ہوئے اگست ۱۸۹۹ء میں انکو کیپ میں سر ولیم بٹلر کی جگہ بھیجا گیا۔

سر فریڈرک واکر سکاٹ لینڈ کے رہنے والے ہیں۔ اور نہایت مستقل مزاج و قوی ہیکل شخص ہیں۔ باوجود اس کے نہایت شرمیلی اور تنہائی پسند ہیں۔ انکو جنوبی افریقہ میں انجام خدمات کا اسقدر زیادہ موقعہ ملا ہے کہ انکو اس ملک کے چپہ چپہ بھر زمین کے واقف کہنا بیجا نہیں

انگلستان میں بہت کم ایسے آدمی ہونگے جو جنوبی افریقہ کی نسبت اس قدر وسیع معلومات رکھتے ہوں۔ غالباً یہہ کسی قدر سختی پسند ہیں لیکن ساتھہ ہی قانون کے چنداں پابند نہیں۔ یہہ نہائت محب ملک ہے اور انگلستان پر اپنی جان فدا کرنے کے لیئے آمادہ رہتا ہے۔ جن دنوں یہہ سر بارٹل فرائر کا سکرٹری تھا تو بڑی مشکلوں سے بعض غیر موزوں احکام کی تعمیل کے متعلق اپنی ناراضی اور ناپسندی کو پوشیدہ رکھہ سکا۔

فرٹس:- ڈاکٹر ایف ڈبلیو فرٹس سکرٹری گورنمنٹ ٹرنسوال پہلے مسٹر سیسل رہوڈز کے مدرسہ میں مدرس تھا۔ یہہ اسقدر بوڑھا اور ضعیف العمر ہے کہ اسے چنداں وقعت دیجانی چاہئے۔ یہہ اورینج فری سٹیٹ کا پریزیڈنٹ بھی رہ چکا ہے ڈاکٹر موصوف ہمیشہ اپنی دیانت داری کے لیئے مشہور رہا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہوگی کہ یہ ٹرنسوال کے عہدہ داروں میں سب سے کم متموّل ہے۔ یہہ ایک عسیر العلاج مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اسقدر کاروبار کے ناقابل ہوگیا ہے کہ کاغذات پر بلا انکا مطلب سمجھنے کے دستخط کردیتا ہے۔ چونکہ بہ نسبت مداحوں کے اس کے مخالفین کی تعداد زیادہ ہے اس لیئے اس کے ایسے صحیح حالات کا معلوم ہونا نہائت مشکل ہے جو ہر قسم کے رشک و شبہ سے پاک ہوں +

کالوائل:- کرنل سر ہنری کالوائل جنکو کے۔ سی۔ ایم۔ جی کا تمغہ ۱۸۹۵ء میں اور سی۔ بی کا خطاب ۱۸۸۵ء میں ملا تھا۔ اوّل بریگیڈ اور اوّل انفنٹری ڈویژن کے کمانڈر ہیں۔ اٹین میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۸۷۰ء میں گرینیڈیرز سے انکا تعلق ہوا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۲ء تک جنرل کمانڈنگ کیپ کے ایڈیکانگ رہے ۱۸۸۲ء میں وادی العرب کی پیمائش کے کام پر مامور ہوئے۔ ۱۸۸۴ء میں سوڈان کی مشرقی مہم کے محکمہ خبر رسانی سے انکا تعلق ہوا۔ التب اور تماعی کی لڑائیوں میں بذات خود شریک رہے۔ ان خدمات کے صلہ میں تمغہ کلیپ معہ ستارہ کے عطا ہوا بالائی مصر میں ۱۸۸۵ء میں یہ خاص خدمات بجالاتے رہے۔ ۱۸۸۴-۸۵ء کی مہم نیل میں محکمہ خبر رسانی کے افسر کی حیثیت سے ڈی۔ اے۔ اے۔ جی رہے۔ ۱۸۸۵-۸۶ء میں محکمہ خبر رسانی کے افسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اور سی۔ بی کا خطاب معہ کلیپ مرحمت ہوا جینس کے حملہ کے موقعہ پر بھی یہہ موجود تھے۔ محکمہ جنگ کے ۱۸۸۶ء میں ان کو

جنگ سوڈان کی سرکاری تاریخ لکھنے پر مامور کیا - ۱۸۹۳ء میں اپریرہاکے محکمہ خبر رسانی سے انکا تعلق ہوا - ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۵ء تک کمشنر انگلستان رہے - ۱۸۹۶ء میں مہم ان یورو کے کمانڈر مقرر ہوئے - ۱۸۹۷ء میں گرینڈ ئیرسے انہوں نے ہمرکشی اختیار کی - آپ ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے تھے - ہنری کا اوائل نہایت ہر دلعزیز شخص ہیں - اور ان کے دوست واحباب انکو محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو انکی عمر ۴۶ سال سے زائد نہیں مگر انہیں فوجی خدمات دیتے ہوئے ۲۹ سال گذر چکے ہیں - پندرہ سال فوجی فرائض انجام دینے کے بعد انہوں نے التبہ ہیں پہلی مرتبہ بارود کی بو سونگھی تھی - فی زمانہ یہ بڑے ہوشیار اور ذہین افسر تسلیم کئے جاتے ہیں ؛

کچنر :- ہوریشیو ہربرٹ اول لارڈ کچنر آف خرطوم جی-سی-بی-وکے-سی-ایم-جی افسر سٹاف و سپہ سالار افواج مصر ۱۸۵۰ء میں متولد ہوئے - آر ایم-اے ولوچ میں تعلیم پائی - ۱۸۷۱ء میں رائل انجنیرز ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت شروع کی - ۱۸۸۳ء میں کپتان - ۱۸۸۴ء بریویٹ میجر - ۱۸۸۵ء میں بریویٹ لفٹنٹ کرنل - ۱۸۸۸ء میں بریویٹ کرنل - ۱۸۹۶ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ممتاز ہوئے - ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۵ء تک جنگ سوڈان میں مصروف رہے جس کے صلہ میں نہ صرف گورنمنٹ انگلستان سے اعزازی تمغے ملے بلکہ حضرت سلطان المعظم نے بھی تیسرے درجہ کا تمغہ عثمانیہ عطا فرمایا - ۱۸۸۸ء میں اس سپاہ کے افسر تھے جو جنگ ہنڈوب کے لیئے بھیجی گئی تھی - اس لڑائی میں یہ سخت طور پر مجروح ہوا اور گورنمنٹ ٹرکی نے دویم درجہ کا تمغہ مجیدیہ مرحمت کردیا - ۱۸۸۸ء میں جبکہ فوج سوڈان کے ایک بریگیڈ کے سپہ سالار تھے - انہوں نے جنگ جمازیہ دسوکیم میں حصہ لیا - ۱۸۸۹ء کے جنگ توشکی میں یہ سواروں کے افسر اعلےٰ تھے - ان خدمات کے صلہ میں سی-بی کا خطاب عطا ہوا - ۱۸۹۶ء میں مہم ڈنگولہ بھیجے گئے - حضرت سلطان المعظم نے اول درجہ کا تمغہ عثمانیہ عنایت کیا - ۱۸۹۷ء میں مہم نیل کے بھی یہ سپہ سالار تھے - ۱۸۹۸ء میں جنگ سوڈان اور خرطوم کا دوبارہ مسخر کرنا ایسے تازہ کارنامے ہیں جنکی نسبت کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں - سوڈان

کی نمایاں فتح کی صلہ میں خدیو مصر کیطرف سے تمغہ ملا- اور گورنمنٹ انگلستان نے لارڈ
کا خطاب عنایت کیا- جب لائٹ کے اخبارات میں یہہ خبر شایع ہوئی کہ جنگ جنوبی
افریقہ کے متعلق لارڈ کچنر لارڈ رابرٹس کے سٹاف کے افسر مقرر کئے گئے ہیں تو
اہل انگلستان خوشی سے پھولے نہ سمائے- گو لارڈ کچنر کو انگلستان آئے اور وہاں
کی دعوتوں کی شمولیت کو ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر باوجود اسکے باشندگان انگلینڈ
لارڈ موصوف کو اپنی قومی امیدوں کا مرکز سمجھتے ہیں- انکے خیال میں فتح و نصرت بروقت
انکے ہمعنان رہتی ہے- لارڈ کچنر ایک فوجی بارک میں پیدا ہوئے تھے- اسلئے ان کے
جسم کے خون کا آخری قطرہ بھی سپاہیانہ اثر سے خالی نہیں ہے- لارڈ موصوف نہایت
بارعب مستقل مزاج- اولوالعزم افسر ہیں- بہ نسبت محبت کے لوگوں کے دلوں میں انکا
خوف زیادہ ہے- یہہ ایسا فتح نصیب ہے کہ جہاں جاتا ہے مظفر و منصور ہو کر لوٹتا ہے
سپاہ بھی ہر وقت اسکی اندھی تقلید کرنے پر آمادہ ہے- افسر اسکی ادنےٰ خواہش کو پورا
کرنا اپنا پہلا فرض منصبی خیال کرتے ہیں- فنون جنگ میں اسکی اعلےٰ مہارت سے قطع نظر
یہہ ہر ایک صیغہ میں اعلےٰ درجہ کا منتظم ثابت ہو سکتا ہے- بالفرض اگر اسے بری بحری
افواج کے ذخائر و سامان رسد کا ڈایرکٹر بھی بنا دیا جائے تو اس کام کو نہایت خوبی
و خوش اسلوبی سے انجام دے سکتا ہے- غرضکہ جس کام میں ہاتھ ڈالے- کامیابی استقبال
کو حاضر ہے- ۱۸۹۸ع کی مہم سوڈان میں یہ ادنےٰ سے ادنےٰ چیز پر بھی نظر رکھتا تھا-
ایک تنکا بھی بغیر اسکے علم کے ادہر سے ادہر نہیں ہو سکتا تھا- اس کے نہایت گہرے
دوست پرائیویٹ ملاقاتوں میں اسے "کے" کے نام سے مخاطب کرتے ہیں- عموماً دیگر
صورتوں میں لفظ "سردار" سے اسے موسوم کیا جاتا ہے- یہہ کنوارا ہے- اور کنوارے
فوجی افسروں کی نیک چلنی کا معتقد ہے- متانت اور سنجیدگی اسکی طبیعت میں اسقدر
بڑھی ہوئی ہے کہ اسے بہت کم مسکراتے دیکھا گیا ہے- تبسم کے وقت بھی اسکے چہرے کے
رعب و داب میں ذرا بھی فرق نہیں آتا- غرضکہ یہ انگلستان کا بہادر ترین سپہ سالار ہے
جس کے وجود پر گریٹ برٹن کو فخر ہے •

کرونج :- افواج بوئر کا سپہ سالار جنرل پیٹرس ارنالڈس کرونج انتہا درجہ کا
پابند مذہب اور مقدس شخص ہے- ۱۸۸۲ع کے جنگ بوئر میں جبکہ کرنگرسن ڈراپ پر

گولہ باری ہو رہی تھی یہہ دیدہ دانستہ ایک خطرناک مقام میں جہاں قطرہائی باراں کی طرح گولیاں پڑ رہی تہیں بیٹھ کر لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگا۔ اسکے ماتحت افسر نے کہا بھی کہ آپ اس محفوظ جگہہ پر آ جائیں کرونج نے جواب دیا کہ اگر میری اجل آئی ہے تو میں جہاں کہیں بیٹھوں گا گولی پیام موت لیکر آئے گی۔ یہہ کرونج ہی تہا جس نے ڈاکٹر جیم کی سپاہ کو شکست دی تہی۔ یہاں یہ یاد دلانا بیجا نہ ہوگا کہ سواروں کے دستہ کو ٹہرانے کے لئے اسی نے انکے گھوڑوں پر فائر کرنے کا حکم دیا تہا۔ لیکن یہ بہادر جنرل جسقدر شجاع ہے اور جہاں تک ملک میں تقدس کی نگاہوں سے دیکہا جاتا ہے اسیقدر یہہ کپڑوں کو صاف و پاکیزہ رکھنے کا عادی نہیں۔ بوئر لوگ اسے نصف اوتو یا سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل یہہ ایک لمبی داڑہی والا۔ اُجڈ۔ جفاکش۔ بیڈ ذل اور رنیک دل شخص ہے۔ جس کے منہ میں ہر وقت چرٹ دبا رہتا ہے *

کروگر :- پال کروگر کا قد چہہ فیٹ ہے بیٹن ڈھیلی اور بدقطع پوشاک پہننے کی وجہ سے وہ اصلی اونچائی سے ۴۔ انچ چہوٹا معلوم ہوتا ہے۔ یہ نہایت موٹا اور فربہ اندام ہے لیکن ٹانگیں حیرت انگیز طور پر پتلی ہیں۔ یہ نہایت غلیظ و کثیف رہتا ہے۔ اسے غسل سے ایک گونہ نفرت ہے۔ یہہ روزانہ یعنی پانچ بجے صبح سے سات بجے تک لوگوں سے ملاقات کرتا رہتا ہے۔ جب کرسی پر بیٹھا ہوا ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آلو وں کا تہیلہ رکہا ہوا ہے۔ ایک طرف اُگالدان اور دوسرے پہلو کیطرف قہوہ کا پیالہ دہرا ہوتا ہے دہنے ہاتہہ میں ایک بڑا سا کثیف پائپ دیکہا جاتا ہے۔ اور تمباکو کے رس سے اسکا منہ اور ہاتہ آلودہ ہوتا ہے۔ بائیاں ہاتہہ جو خالی ہوتا ہے اس کو مکروہ طور سے حرکت دیتا ہے۔ باوجود اس نفرت انگیز حالت اور نیم وا آنکھوں کے یہہ بڑی آسانی سے لوگوں کے دلی ارادوں کو تاڑ جاتا ہے۔ اس کی بہادری کے کارنامے جنوبی افریقہ میں مشہور و معروف ہیں۔ اسکے مداح کہتے ہیں کہ اس نے سترہ سال کی عمر میں ایک چیتے کو گلا گہونٹ کر مار ڈالا تہا۔ نیز بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بھینس کو سینگوں سے پکڑ کر اسقدر دیر تک اسکے سر کو پانی میں دبائے رکھا کہ آخرکار وہ غرق ہوگیا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس نے اپنے دہنے ہاتھ کی ایک زخمی انگلی خود کاٹ ڈالی تہی۔ اس نے انجیل کے سوا کوئی کتاب نہیں پڑہی۔ اہل ٹرنسوال اُسے خدا کا مقدس نائب خیال کرتے ہیں۔ کروگر

کے خیال میں انگلستان کے سپاہی ایسے ہی بہادر ہیں جیسے کہ جنوبی افریقہ کے بوئیر۔

کلارک:۔ سر مارشل کلارک ریزیڈنٹ کمشنر رہوڈیشیا کی سوانح عمری سپہ گری اور پالیٹکس دونوں پر مشتمل ہے۔ یہہ پہلے شاہی توپخانہ میں ملازم ہوئے تھے۔ بعدہٗ پیٹیرمیرٹز برگ کے ریزیڈنٹ مجسٹریٹ اور ریڈنبرگ کے سپیشل کمشنر مقرر ہوئے پھر انہیں جنگ ٹرنسوال میں شمولیت کا موقع ملا جسکے اختتام پر بسوٹولینڈ کی ایڈمنسٹری کا عہدہ انکو دیا گیا کچھ عرصہ کے بعد کنگ ولیمز ٹاؤن کے پولیس کمشنر بنائے گئے۔ پولیس کے کام سے تھک کر مصر چلے گئے۔ وہاں تہ کی چند رہی رجمنٹ کی افسری پر تعینات ہوئے۔ پھر بسوٹولینڈ کی ایڈمنسٹری پر واپس آئے۔ انکے زولولینڈ کی ایڈمنسٹری پر مامور ہوئے۔ آخر کار رہوڈیشیا میں اس عہدہ پر تعینات ہوئے۔ جسکے فرائض وہ ابتک انجام دے رہے ہیں۔ سر مارشل ایک دوجیہہ سپاہی معلوم ہوتے ہیں انکی عمر اسوقت ۵۰ سال کی ہے۔ گویا ایک مضبوط شخص ایک مضبوط مقام پر ہے۔ بدقسمتی سے انکا ایک بازو ندارد ہے ٭

کلیری:۔ میجر جنرل سر کارنیلئیس فرنسس کلیری سی۔بی دویم انفنٹری ڈویژن کے جنرل افیسر کمانڈنگ ہیں۔ ۱۸۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ سنڈہرسٹ میں ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۵ء تک فنون جنگ کے پروفیسر رہے۔ ۱۸۷۹ء میں جنگ زولو میں شریک ہوئے۔ ۱۸۸۲ء سے ۱۸۸۵ء تک مصر میں خدمات انجام دیں ۱۸۸۶ء سے ۱۸۸۸ء تک ہیں سٹاف افسر رہے۔ ۹۳-۱۸۸۸ء کمانڈنٹ سٹاف کالج ۹۶-۱۸۹۵ء کمانڈر سویم انفنٹری بریگیڈ الڈرشاٹ اور ۱۸۹۶ء میں افواج کے ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر ہوئے۔ ”ابتدائی فنون جنگ“ کے نام سے انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جو ابتک تیرہ مرتبہ چھپ چکی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فن جنگ کے متعلق سر فرنسس کلیری کی اعلے معلومات دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں جیساکہ وہ اسیاوہ بیں کتابوں کا مصنف ہے۔ اسیطرح وہ سپاہیوں کو اس فن کی تعلیم بھی دیتا رہتا ہے۔ یہہ ایک شاندار سپاہی اس کے علاوہ نہایت مآل اندیش اور زود فہم ہے۔ اور جانتا ہے کہ فوج کیا کر سکتی ہے؟ اور اسے کیا کرنا چاہیئے؟ ٭

کیرلی:۔ سر ڈانلڈ کیری کیسل لائین جہازات کا مالک ہے۔ اسی کے جہاز تھے

جن سے جنگ حال میں انگلستان کو سامان باربرداری معرکہ کارزار میں پہنچانے میں گرانقدر امداد حاصل ہوتی رہے۔ یہہ طفولیت میں کشتی نما کھلونوں کا نہایت شایق تہا۔ مدرسہ چھوڑنے کے بعد وخانی کارخانہ میں داخل ہوا۔ وہاں سے کیونارڈ کمپنی کے دفتر میں چلا گیا۔ چند سال کی محنت شبانہ روز کے بعد ذاتی ہمت و روپیہ سے کیسل کے بادبانی جہازات کا ایک کارخانہ قایم کرنے میں کامیاب ہوا کچھ عرصہ گذرنے پر اُس نے جہاز کے بادبانوں کو سٹیم سے تبدیل کر دیا۔ اور دنیا میں "کیسل لائین سٹیمرز" کا مالک مشہور ہوا۔ جنوبی افریقہ کو اسکی موجودہ عظمت و شان پر پہنچانے میں اس کی کوششیں خاص طور پر قدر و وقعت کی نگاہوں سے دیکھے جانے کے قابل ہیں جسکے اعتراف میں حضور قیصر ہند کے پیشگاہ میں اسے کے۔ سی۔ ایم۔ جی کا خطاب عطا ہوا ہے اُسکا اصول یہ ہے کہ جس فن کو لیا جائے اسے درجۂ کمال پر پہنچا دیا جائے یہہ اپنی کامیابی کو اس امر پر محمول کرتا ہے کہ ابتدائے عمر میں جو احکام مجھے دئے جاتے تھے میں انکی پوری سرگرمی و فرمانبرداری سے تعمیل کرتا تہا۔ سر ڈ ایلڈ کے پاس انگلستان میں اُسکی اپنی تحریروں کا بڑا نفیس ذخیرہ موجود ہے۔ نوادرات زمانہ میں سے متوفی ملک الشعرائے انگلستان کے اُس پائپ کو ہی تصور کرنا چاہئے جو اُس کے پاس ہے۔ گو سر ڈ ایلڈ کی عمر اس وقت ہ، سال کی ہے تاہم اُسکی مستعدی و چابکدستی کچھ کم حیرت انگیز نہیں +

گارٹ: مسٹر ایڈمنڈ گارٹ ایڈیٹر کیپ ٹائمز نے جب اخبار نویسی کی دنیا میں ابتداء میں قدم رکہنا چاہا۔ تو مسٹر سٹیڈ (کیپ ٹائمز) نے انکو کچھ حوصلہ نہ دلایا اور اپنے سٹاف میں لینے سے انکار کر دیا۔ اسپر مسٹر گارٹ لائٹ چلا گیا۔ وہاں اس نے ایڈیٹر پال مال گزٹ سے ملاقات کی۔ اور اس ملاقات کی کیفیت ایسے دلچسپ پیرایہ میں مسٹر سٹیڈ کو لکھی کہ وہ اُسے اپنے سٹاف میں لینے سے باز نہ رہ سکا تہوڑے ہی عرصہ کے بعد جب مسٹر بیجر نے کیپ ٹائمز کی ایڈیٹوریل چوکی خالی کی تو مسٹر گارٹ ان کے جانشین ہوئے تب سے یہہ جنوبی افریقہ کا ایک ممتاز شخص متصور ہونے لگا گذشتہ عام انتخاب میں اس نے ایک ذی رسوخ امیدوار کو شکست دی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ اس انتخاب سے اسکی پارٹی کو بہت بڑا فائدہ پہنچیگا۔ مگر چونکہ ابہی خود اسکو مجلس

ہمیں اِس سے کام حاصل نہیں۔ اسکے بہ نسبت کسی قسم کی پیشینگوئی کرنا قبل از وقت
ہے۔ مسٹر کارٹ نے حمایت عیسیٰ پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اسکی طبیعت شعر و سخن و مصوری
کیطرف قدرتی میلان رکھتی ہے +

گٹیکر: میجر جنرل سر ولیم فارلس گٹیکر کے۔سی۔بی۔ڈی۔ایس۔او
جنرل آفیسر کمانڈنگ سویم انفنٹری ڈویژن ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ
۱۸۹۸ء سے جنوب مشرقی ضلع کے بھی کمانڈنگ ہیں۔ ۱۸۶۲ء ستروین
پیدل سپاہ میں داخل ہوئے۔ سٹاف کالج کا امتحان ۱۸۷۴ء میں پاس کیا۔
۱۸۷۵ء سے ۱۸۷۹ء تک آر۔ایم۔سی میں معلم پیمائش رہے۔ ۱۸۸۸ء کے مہم
ہزارہ میں ڈپٹی ایڈجوٹنٹ و کوارٹر ماسٹر جنرل تھے۔ ۱۸۸۹ء میں برما اور
۱۸۹۵ء میں چترال میں مامور رہے۔ ۱۸۹۸ء کے اوّل حملہ اتبارہ میں انگریزی
فوج سوڈان کے کمان افسر تھے۔ ۱۸۹۸ء کے جنگ ام درمان میں برٹش
ڈویژن کے سپہ سالاری کے نازک عہدے پر انکو مامور کیا گیا تھا۔

جنگ سوڈان کے دوران میں ایک روز مسٹر گٹیکر روند پر جا رہے تھے۔ ایک
سپاہی کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور اُس سے پوچھا کہ "تمہیں کیا حکم ملا ہے؟" سنتری
نے جواب دیا کہ "مجھے ہدایت کیگئی ہے کہ میں دشمن اور جنرل گٹیکر کی حرکت
کا نگران رہوں"۔ (جنرل) کیا تم جنرل گٹیکر کو پہچانتے ہو؟ (سنتری) نہیں۔
لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر میں کسی افسر کو قسم کھاتے ادھر دیوانہ وار تیز قدمی سے
ادھر ادھر گشت کرتے اور دوڑتے بھاگتے ہوئے دیکھوں تو وہی جنرل گٹیکر ہوگا"۔
گو یہ حکایت مبالغہ سے خالی نہیں مگر اسمیں شک نہیں کہ جنرل گٹیکر انتہا درجہ کا
مستعد و چست و چالاک افسر ہے۔ اسے آرام یا نیند کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور
فوجی قواعد ہی اس کی غذا ہے۔ شبانہ روز کی
سرگرمی و مستعدی نے اسکو نحیف و لاغر بنا دیا ہے۔ اس نے اپنی بڑی بڑی مونچھیں
جو کبھی اُسکے چہرے کی زیبائش تھیں منڈوا ڈالی ہیں۔ مسٹر گٹیکر نے ۲ برس ہوئے محبت کر کے [illegible]
لارڈ ڈیوی کی لڑکی سے انہوں نے شادی کی تھی۔ تازہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ
لارڈ رابرٹس کی تحریک پر گورنمنٹ نے انکو جنوبی افریقہ سے انگلستان واپس بلوالیا ہے +

گرین: مسٹر کننگھم گرین سابق برٹش ایجنٹ متعینہ ٹرنسوال ایک نہایت وجیہہ شخص ہے۔ اس کی آنکھوں سے مہربانی اور علم پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ اس کے منہ کی ساخت موزوں اور بال نہایت خوشنما نہیں۔ بادی النظر میں یہ ممتاز شخص نہیں معلوم ہوتا لیکن در اصل یہ اعلےٰ درجہ کا روشن ضمیر اور بیدار مغز انسان ہے۔ یہاں تک کہ مشہور مدبر ڈاکٹر لیڈز بھی اس کی غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے اسے قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے قبل از جنگ کثرت کار سے اسکی طبیعت جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گئی تھی۔ اس لئے تبدیل آب و ہوا کے لئے مسٹر گرین کو آئرلینڈ جانا پڑا جہاں پر اجک مقیم ہے۔ مسٹر **ولز** گرین بوئیروں میں نہایت ہر دلعزیز تھے اور وہ اسے محبت سے "سر گرین" کے نام سے مخاطب کیا کرتے تھے۔ اور ان میاں بیوی کے استقبال میں ہمیشہ اعلےٰ درجہ کی گرمجوشی ظاہر کرتے رہے ہیں۔ مسٹر موصوف پلنکٹ گرین ہو یقی، دان کے بھائی اور متوفی لارڈ پلنکٹ کے بھتیجے اور کوٹ پائن کے پانچویں لارڈ کی بیٹی کے شوہر ہیں۔ یہ ڈچ زبان میں اعلےٰ درجہ کے ماہر ہیں اور اس میں بے تکلفی سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ بائیسکل پر سوار ہوتے مچھلیاں پکڑنے اور کشتی کھیلنے کا انہیں نہایت شوق ہے۔ لیکن لوگوں کے دلوں کو شکار کرنے میں بھی انہیں کمال حاصل ہے۔

لٹلٹن: میجر جنرل آنریبل این۔ جی لٹلٹن سی بی کمانڈنگ چہارم بریگیڈ (دوئم انفنٹری ڈویزن) ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ ایٹن میں تعلیم پانے کے بعد ۱۸۶۵ء میں رائفل بریگیڈ میں ملازم ہوئے۔ انگلستان، کناڈا، ہندوستان میں خدمات انجام دیں۔ پھر ۱۸۷۳ء تک لارڈ سپنسر وائسرائے آئرلینڈ کے ایڈیکانگ رہے۔ ۱۸۷۷ء میں مہم جوائی کے ساتھ گئے۔ ۱۸۸۲ء میں جنگ مصر میں خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۵ء تک سر جان اڈی اور ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۳ء تک لارڈ ڈرے کے انڈر سکرٹری رہے ۱۸۹۵ء میں محکمہ جنگ کے اے۔ اے۔ جی ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری محکمہ جنگ اور ۱۸۹۹ء میں دوئم بریگیڈ کے بریگیڈ جنرل کمانڈنگ کے عہدہ پر ترقی پائی۔ جنرل موصوف نہایت روشن ضمیر اور دانا

افسر ہیں۔ ان کے چہرہ پر متانت وسنجیدگی برستی ہے۔ لیکن یہ نقص ضرور ہے کہ اپنی عقلمندی پر بہت بڑا ناز ہے تاہم سپاہ میں ہر دلعزیز ہے۔ باوجودیکہ سنین عمر کے اٹھاون مرحلے طے کرچکا ہے۔ مگر اسپر بھی کرکٹ خوب کھیلتا ہے۔ یہہ فنسٹ زنگاری بلجر فری فارسٹر کا ممبر ہے۔ اور اپنی پرانی رجمنٹ رائیفل بریگیڈ کا نہائیت فخریہ الفاظ میں ذکر کیا کرتا ہے +

لیڈز ۔ ڈاکٹر لیڈز جمہوری حکومت ٹرنسوال کا وکیل مطلق ہے۔ ۱۸۹۴ء میں کروگر ٹرنسوال کے لئے ایک لائق اٹرنی تلاش کرنے کے واسطے یوروپ گیا تھا۔ مسٹر ہولسٹر پروفیسر امسٹرڈم یونیورسٹی کو اس کام کے لئے موزوں پاکر عقلمند اوم پال (کروگر) نے اپنے ساتھ پریٹوریا چلنے کی تحریک کی۔ مگر بوجوہات اس نے اس عہدہ کے منظور کرنے سے انکار کردیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نوجوان تعلیم یافتہ کی جو انہیں دنوں میں یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہوا تھا سفارش کی یہہ نوجوان شخص ہی ڈاکٹر لیڈز تھے جنکو کروگر اپنے ساتھ پریٹوریا لے آیا۔ اس انتخاب میں اوم پال کروگر کو پوری کامیابی ہوئی جبکہ اس نے ڈاکٹر لیڈز کو ٹرنسوال کا وکیل مطلق بنادیا۔ فی الواقعہ ڈاکٹر موصوف نے کروگر کا ایسا اعتماد واعتبار حاصل کرلیا ہے کہ اسے اسکا نفس ناطقہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ یہہ اسقدر برا نہیں جسقدر ولائیت کے اخبارات اسے ظاہر کررہے ہیں لسکے ماتحت اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اسیقدر وقعت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر پولیٹیکل معاملات میں اسے دخل نہ ملتا۔ تو یہہ ضرور بطور مصور یا موسیقی دان کے دنیا میں شہرت حاصل کرتا +

ملنر ۔ مسٹر گوشن نے ملنر کو طالب علمی کے زمانہ میں یا مرسٹن کلب میں ان کی تقریر سنکر کہا تھا کہ " یہہ انڈر گریجوئیٹ تو مدبروں کیطرح گفتگو کرتا ہے "مسٹر گوشن کا یہہ خیال فی الواقعہ صحیح نکلا۔ اور ملنر کالج چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد مدبرین میں شمار ہونے لگا۔ یہہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی تعلیم کا بہترین پھول ہے۔ جسکی خوشبو نے ایک عالم کے مشام کو معطر کیا ہے۔ سر الفرڈ ملنر ہی ایسا شخص ہے جس سے کروگر نے عہدہ برا ہونا آسان تصور نہیں کیا۔ جنوبی افریقہ میں ملنر کی کارروائیوں پر اخبارات نے سختی سے نکتہ چینی کی ہے لیکن دوست و دشمن اسبات سے متفق ہیں کہ سر الفرڈ ملنر نے جو کچھ کیا نیک نیتی سے کیا۔ لارڈ روزبری مسٹر الفرڈ کو انکے جنوبی افریقہ کی طرف روانہ ہونے سے

پہلے جو دعوت دی تھی۔ اسمیں انہوں نے بیان کیا تہا کہ سر الفرڈ کی قوت تخیلہ اور انکے سحر آمیز خیالات کسی شخص کو درجہ رفیعہ پر پہنچانے کے لئے کافی طاقت رکھتی ہیں۔ ایک دفعہ مسٹر سٹیڈ نے لکھا تہا کہ سر الفرڈ ملنر کی کارروائیاں ایسی مدبّر و معقول ہیں کہ انکو کسیطرح نقصان نہیں پہنچ سکتا +

میتھوئن: میجر جنرل لارڈ میتھوئن (پال سنفورڈ میتھوئن) کے۔سی۔ وی۔ او۔ سی۔ بی و سی۔ ایم۔ جی۔ رجے۔ بی جنوبی افریقہ کماڈنگ اوّل انفنٹری ڈویژن ۱۸۹۹ء میں آنریری کرنل سویم بٹلن ولٹشائر رجمنٹ ۱۸۶۷ء میں لفٹنٹ سکارٹس ۱۸۷۳ء میں خاص خدمات ساحل طلا ۱۸۷۴ء میں بریگیڈ میجر اشانٹی ۱۸۷۶ء میں اسسٹنٹ فوجی سکرٹری کمانڈر انچیف آئرلینڈ ۱۸۷۷ء میں فوجی اتاچی برلن ۱۸۸۱ء میں ایڈجوٹنٹ جنرل وایٹ کوائٹر ماسٹر جنرل ۱۸۸۲ء میں کمانڈنٹ ہیڈ کوارٹر مصر ۱۸۸۴ء میں میتھوئن دستہ سواران و میدانی سپاہ بچوانا لینڈ کے سپہ سالار اور ۱۸۸۸ء میں ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنوبی افریقہ مقرر ہوئے ۱۸۹۲ء سے ۱۸۹۷ء تک ہوم ڈسٹرکٹ کے کمانڈر رہے۔

ہوم ڈسٹرکٹ کی افسری کے زمانہ میں لارڈ میتھوئن نے یہہ تحریک کرنے سے کہ دوران سفر میں والنٹیروں کے افسروں کو انکے عہدہ کے مطابق تنخواہ ملنی چاہئے بہت بڑی ہردلعزیزی اس طبقہ میں حاصل کی۔ لارڈ میتھوئن بلند قامت مضبوط اور وجیہہ افسر ہیں۔ گو انکی عمر اسوقت ۵۴ سال کے قریب ہے مگر وہ ہنوز جوان معلوم ہوتے ہیں۔ یہہ فوج میں عمدہ شمشیر زن تسلیم کئے جاتے ہیں۔ انکی دو مرتبہ شادی ہوئی ہے۔ پہلی بیوی شادی کے ایک سال کے بعد مرگئی تھی +

میری مین: جنوبی افریقہ کی کافر قوم سے لڑائی کے موقعہ پر سرحد کے باشندوں نے مخوف ہوکر مسٹر جان اگزبوئیر میری مین کو جو اس زمانہ میں سکرٹری تہے۔ جانوں کی حفاظت کیواسطے تار بہیجا۔ جسکا جواب یہہ وصول ہوا کہ گہبراؤ نہیں جبکہ میں خود یہاں موجود ہوں گا۔ مسٹر جان جنوبی افریقہ میں ایک بڑے جلیل القدر شخص ہیں۔ وہاں کے لوگ انہیں دیانت دار جان کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ انکا چال چلن بالکل بے داغ ہے۔ اور اپنے ادائے فرائض کا ایسا خیال رہتا

ہے - کہ بارہا اسی امر پر متعدد وزرا سے انکا اختلاف ہو چکا ہے - مسٹر شرینر کی
منسٹری میں یہہ اعلےٰ خزانچی کے عہدہ پر ممتاز ہیں - اور پارلیمنٹ کے فصیح البیان
وطلیق اللسان سپیکر متصور ہوتے ہیں - غرضکہ یہہ بڑے لائق منچلے اور نیکنام
عہدہ دار ہیں ٭

میکڈونلڈ :- میجر جنرل ہکٹر ارچیبالڈ میکڈانلڈ سی - بی - ڈی - ایس
او - ایڈ یکانگ حضور ملکہ معظمہ و کمانڈر ہائیلینڈ بریگیڈ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے
تہے - ۱۸۷۹ء کے جنگ افغانستان اور ۱۸۸۰ء کی مہم میدان میں شامل رہے
جبکہ سر فریڈرک ابرٹس کابل گئے ہیں تو یہہ انکے ساتھ تہے - جنگ قندہار میں
بہی موجود تہے - ۱۸۸۱ء کے معرکہ بوئیر میں بہی انہوں نے حصہ لیا - ۱۸۸۵ء
کی مہم نیل ۱۸۸۸ء کی مہم سوئیکم - ۱۸۸۹ء کی معرکہ ریشتگر گشتی سوئیکم - ۱۸۹۱ء
کے تسخیر ٹوکر اور ۱۸۹۶ء کی مہم ڈنگولہ سے بہی انکا تعلق تہا - جنگ امدرمان میں
یہہ سوڈانی بریگیڈ کے سپہ سالار تہے - استقلال اور ارادہ کا استحکام ایسی بیبہا صفتیں
ہیں جو انسان کو ترقی کے اوج کمال پر پہنچا دیتی ہیں چنانچہ میجر میکڈانلڈ بہی اپنی
عظمت و شان کے لئے انہیں صفات کی ممنون ہیں - ابتدا میں یہہ ایک پارچہ فروش
کی دکان میں ملازم تہا - مگر رفتہ رفتہ ترقی کرکے اس رتبہ کو پہنچا کہ اب دنیا کی مشہور
جنرلوں میں اسکا شمار ہوتا ہے - جنگ افغانستان میں جبکہ یہہ کلر سارجنٹ تہا -
اس نے مٹھی بہر سپاہیوں سے دو ہزار افغانوں کو شکست دی - ان خدمات
کے صلہ میں اسے اجازت دی گئی تہی کہ تمغہ وکٹوریا کراس یا فوجی کمیشن یعنی ان
دونوں چیزوں میں ایک چیز پسند کرے - اس نے مؤخر الذکر امر کو ترجیح دی - اور
تب سے فوج میں ایک طاقتور شخص متصور ہونے لگا - سپاہی اس سے نہایت انس
رکھتے ہیں - اور اس کے لئے ہر ایک کام کرنے پر تیار ہیں - اگرچہ یہہ کسی قدر سنجیدہ رہتا ہے
اور اسے ہر وقت انجام فرائض کا خیال رہتا ہے - لیکن اس کے ساتھ اسکی نیک نیتی
کی تعریف نہیں ہو سکتی - اس امر کے اعتراف کرنے میں کہ اس کے والدین غریب
اور ادنےٰ طبقہ سے تعلق رکھتے اسے کبھی تامل نہیں ہوا بجائے شرمانے کے یہہ اپنی
عزت و وقعت پر خدا کا شکریہ بجا لاتا ہے - اسے میدان جنگ میں جوہر شجاعت

دکھلانے کا نہائیت شوق ہے اور اسے امدربان کا فاتح کہنا بیجا نہیں +

ہارٹ: میجر جنرل آرتھر فٹنز رائے ہارٹ سی۔ بی کمانڈنگ سویم برگیڈ (سویم انفنٹری ڈویژن) ۱۸۴۴ء میں متولد ہوئے چلٹن ہم کالج ورائل ملٹری کالج سنڈہرسٹ میں تعلیم پانے کے بعد ۱۸۶۴ء میں اکتیسوین انسائین پیدل فوج میں ملازم ہوئے ۱۸۷۳ء میں جنگ اشانٹی ۱۸۷۹ء میں جنگ زولو میں خاص ڈیوٹی میں تعینات رہے۔ ۱۸۸۱ء کے جنگ بوئیر میں ڈی اے اے۔ جی تھے۔ ۱۸۸۲ء کے مصری معرکہ میں بھی اسی عہدہ پر مامور رہے۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۵ء تک ہندوستان میں الیسٹ سرے رجمنٹ کی پہلی پلٹن کے کمانڈر رہے۔ گذشتہ ستمبر تک اوّل بریگیڈ الڈرشاٹ کے کمانڈر رہے یہہ ایک بہادر باپ کے بہادر لڑکے ہیں۔ انکے والد کا نام لفٹننٹ جنرل ایچ۔جی ہارٹ تہا۔ باوجودیکہ سلسلہ ملازمت میں منسلک ہونے کے بعد انہیں اکثر میدان جنگ میں رہنا پڑا ہے۔ مگر باوجود اس کے "ہارٹ کی فوجی فہرست" نامی کتاب لکھنے کے لئے انہیں کافی وقت ملگیا۔ نیز اس نے ایک اور کتاب بھی تصنیف کی ہے جسکا نام "میدان جنگ میں خیمہ جات نصب کرنے کے متعلق ہدایات" ہے۔ موخرالذکر کتاب نہائیت مفید اور عملی نصائح سے معمور ہے +

ہاگارڈ: مسٹر رائیڈر ہاگارڈ جو فی زمانہ نامور اہل قلم اشخاص میں سے شمار ہوتا ہے اس نے ابتدا میں بطور فارن آفس کے کلرک کے ملازمت شروع کی تھی۔ پھر سر تہیوفیلس شیپسٹون کے ساتھ ٹرانسوال چلا گیا جہاں پرٹیوریا کے دستہ سواروں کا ایڈجوٹنٹ مقرر ہوا۔ بعدہ اس نے مضمون نگاری کیطرف توجہ کی۔ اس کو اپنی پہلی مصنفہ کتاب میں پچاس پونڈ کا نقصان ہوا۔ دوسری مصنف سے دس پونڈ تیسری سے پچاس پونڈ کا فائدہ ہوا چوتھی کتاب جو اس نے "شاہ سلیمان کی کانوں" کے نام سے لکھی تھی بہت مقبول ہوئی۔ اور اسکی بدولت ہاگارڈ کو صرف معقول روپیہ ہی حاصل نہ ہوا بلکہ یوروپ میں اس کی سحر نگاری کی دھوم مچ گئی۔ ہاگارڈ کی بیوی اسکی تالیفات کی بہترین نکتہ چین ہے +

بلنڈیار ڈ: میجر جنرل ہنری ہجان تہار وٹن بلڈیارڈ سی - بی کمانڈنگ سوئیم بریگیڈ (اول ہینل ڈوبزن) ۱۸۲۶ء میں پیدا ہوئے گو سینڈرسٹ کے شاہی بحری مدرسہ میں تعلیم پائی ۱۸۶۷ء میں فوج میں داخل ہوئے ۱۸۷۶ء میں ہائیلینڈ لائیٹ انفنٹری کے کپتان مقرر ہوئے ۱۸۸۲ء کی مہم مصر میں بطور ڈی - اے اے اور سی ایم جی خدمات انجام دیتے رہے جنکے صلہ میں تمغہ وغیرہ عطا ہوا - ہیڈ کوارٹر میں ڈی - اے - آئی - جی اور آئی - اے - جی کے عہدوں کو اپنے وجود سے رونق دی - الڈرشاٹ کے بھی - آئی - اے - جی مقرر ہوئے - پھر سٹاف کالج کی افسری پر گئے وہاں سے سوئیم بریگیڈ الڈرشاٹ کی افسری پر ترقی پائی - جنرل بلنڈیارڈ ایک شاندار سپاہی ہے مہم مصر میں اس کے بہادرانہ کارناموں کو صیغہ جنگ نے صرف اعزاز و خطابات ہی کا مستحق نہیں سمجھا بلکہ اس کے ساتھ ہی اسے ایک نہائیت قابل اعتماد افسر بھی تسلیم کیا گیا - سٹاف کالج کی افسری کے فرائیض بھی اس نے نہائیت خوش اسلوبی سے انجام دئیے - آجکل کے بہت سے نوجوان افسران فوج اپنی کامیابیوں کے لئے زیادہ تر اسی کی مہربانی و توجہ کے مشکور ہیں اسکی بیوی متوفی امیر البحر جے سی پریو دلسٹ کی لڑکی ہے بلڈیارڈ ایک طویل القامت خوبصورت منکے پھلکے بدن اور گونگھریالے بالوں والا شخص ہے +

ملی ہچینس: - آنریبل سروالٹر فرینسس ہلی ہچینس جی - سی ایم جی گورنر نٹال و زولولینڈ پست قد ہونے کی وجہ سے بظاہر چنداں وقیع دکھائی نہیں دیتے جب یہ اپنی وردی پہنتے ہیں تو وہ انکے چھوٹے سے جسم پر کسی قدر غیر موزوں معلوم ہوتی ہے - تاہم یہ نہائیت مستقل مزاج اور مضبوط النسان ہیں - اگرچہ انہوں نے گذشتہ ربع صدی میں صرف دو سال انگلستان میں بسر کئے ہیں - پھر بھی اہل انگلستان کو انکی قابلیت اور ہواخواہی پر پورا اور کامل اعتماد ہے - یہ لوگوں میں بہت کچھ ہردلعزیز ہیں - علاوہ بریں انکو شکار کا نہائیت شوق ہے - اور معاملات پر کمال وضاحت سے بحث کرنے کا مادہ رکھتے ہیں - انکی مسکراہٹ لوگوں کو جذب مقناطیسی

سے اپنی طرف کھینچتی ہے اور اہل نٹال اُن سے محبت کرتے ہیں +

ہنٹر:۔ جنرل سر آرچیبالڈ ہنٹر کے سی بی۔ ڈی۔ ایس۔ او ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے اور یونیورسٹی گلاسگو سنڈہرسٹ کے فوجی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۸۷۴ء میں چہارم کنگس اون آئی لنکا شائر میں ملازمت شروع کی۔ ۱۸۸۲ء میں کپتان ۱۸۸۵ء میں لفٹنٹ کرنل ۱۸۹۴ میں کرنل ۱۸۹۶ء میں میجر جنرل کے عہدہ پہ ترقی یاب ہوئے۔ سر فرنسس گرینفل کے ماتحت مصر میں خدمات انجام دیں۔ ۱۸۸۵ء کی جنگ جنیس میں سخت طور سے مجروح ہوئے۔ ۱۸۸۹ء کے معرکہ توسکی میں خفیف زخمی ہوئے۔ ۱۸۹۶ء کی مہم ڈنگولہ ۱۸۹۸ء کی مُہم سوڈان اور جنگ خرطوم میں بھی شریک رہے۔ مصر میں انکو پاشا کا خطاب ملا ہؤا ہے۔ جنگ سوڈان کے دوران میں سپاہی انکو سردار کچنر کا "جنگجو پاشا" کہتے تھے اسی میدان کارزار میں بہادری کے جوہر دکھلانے کا بہت شوق ہے۔ جن لوگوں نے اسے بکمال بشاشت مغفر ہلاتے ہوئے اپنے دستہ کے آگے استادہ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ کبھی اس عجیب نظارہ کو فراموش نہیں کرسکتے۔ سر آرچیبالڈ ہنٹر ایک صاف دل۔ خوش طبع اور وجیہہ افسر ہے۔ اس کی جُرات و شجاعت بے داغ ہے۔ البتہ اسقدر نقص ضرور ہے کہ یہ جلد باز بہت ہے اور حملہ کرنے سے پہلے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح سوچ سمجھ نہیں لیتا۔ فلاحین (دہاتیں) مصر کے ناتجربہ کار سپاہیوں کو ایک جنگجو فوج بنانے میں جو ملکہ اسے حاصل ہے۔ دُنیا کا کوئی سپاہی اس بارہ میں اسپر فوقیت نہیں لیجا سکتا۔ سر آرچیبالڈ اپنی والدہ کی نہایت اطاعت کرتا ہے اور اب تک اس نے شادی نہیں کی +

ہوف میر:۔ مسٹر جان ایچ ہوف میر جسے "ڈچ آبادی اونز جان" کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ مسٹر سیسل رہوڈز سے قطع نظر نوآبادی کیپ کے پولٹیکل حلقہ میں سب سے زیادہ ذی اثر اور موقر شخص متصور ہوتا ہے۔ کیپ کا یہ پہلا بیشہ ور پالیٹشن ہے۔ گو کیپ پارلیمنٹ کا ممبر نہیں تاہم یہی

روشن خیال اور ذی اثر مدبر ہے جس نے افریکندر بانڈ کو قایم کیا - اور ابتک اسکا لیڈر چلا جاتا ہے - اور کیپ کی مجلسوں پر پورا اقتدار رکھتا ہے - اسکی عمر ساٹھ سال سے زیادہ ہے اور اس لحاظ سے یہہ افریقہ کے عظیم الشان پیر مرد کے نام سے موسوم کیئے جانے کے قابل ہے - یہہ پہلے مسٹر سیسل رہوڈس کا نہایت دوست تہا مگر حملۂ جیمسن کے بعد سے اسنے دوستی کو سلام کر کے مخالفانہ رویہ اختیار کیا - پارلیمنٹ کے اجلاس کے وقت مسٹر ہوف میر ایک گیلری میں بیٹھکر ممبروں کی تقریروں کو سنتا ہے - چنانچہ ایکدفعہ سر جیمز سیور اٹ نے اسے للکارکر نیچے اُترنے کے لیئے کہا تہا - مگر جیسا کہ ڈچ لوگوں کا قاعدہ ہے اس نے اس آوازہ کی طرف جانیکی پرواہ نہ کی +

ہیرس :- ریئر اڈمرل سر رابرٹ ہیسٹینگز ہیرس کے - سی - ایم - جی جون ۱۸۹۸ع سے کیپ آف گڈ ہوپ (راس امید) اور ویسٹ افریکن سکوڈرن کے کمانڈر انچیف ہیں - ۱۸۴۳ع میں پیدا ہوئے تہے - شاہی بحری سکول نیوکراس میں تعلیم پاکر ۱۸۵۶ع میں صیغہ بحری میں داخل ہوئے - ۱۸۶۹ع میں کپتان کے عہدہ پر ترقی ملی - ۱۸۸۵ع میں حضور ملکہ معظمہ کے ایڈیکانگ ہوئے - ۱۸۹۳ع سے ۱۸۹۵ع تک ٹریننگ سکوڈرن کے افسر رہے - ۱۸۹۶ع میں بحیرۂ روم کے بیڑہ جہازات کے ریئر اڈمرل کے عہدہ پر ممتاز ہوئے - گو سر ہیرس دیکھنے میں ایک بڑے بہادر سپہ سالار معلوم ہوتے ہیں مگر انہیں ابتک اتواپ سلامی یا مشقی کے سوا میدان جنگ میں اتواپ کی بو سونگہنے کا موقعہ نہیں ہوا - انکے چہرے اور آنکھوں سے درشتی و سختی اور استقلال عیان ہے - سر رابرٹ ہیرس ایک قابل امیر البحر ہیں - بحری معاملات پر انکے مضامین علمی طور پر نہایت مفید تسلیم کیئے گئے ہیں - شکار یا مچھلیاں پکڑنا انکی تفریح کے اعلا سامان ہیں لیکن انہیں اسقدر فرصت نہیں ملتی کہ ان تفریحات میں زیادہ وقت دیسکیں +

ناکس :- سر ولف ناکس کے - سی - بی جو صیغۂ جنگ کے کمانڈر سکرٹیری میں محکمۂ کو مسے کے نہایت قدیمی عہدہ دار ہیں - یہ چالیس سال سے یا لمال ہیں مگر

اگرچہ انہیں ملکی خدمات ادا کرتے ہوئے طویل زمانہ گذر چکا ہے تاہم عمر کے
لحاظ سے یہ ہنوز جوان ہیں - ابتداء میں یہ دفترِ جنگ میں جونیر کلرک کی
آسامی پر ملازم ہوا تھا - مگر رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے مستقل انڈر سکریٹری
صیغہ جنگ ہو گیا - یہ کلیفام پارک میں رہتا ہے - اسے فوجی پریڈ کے سوا کبھی
میدان جنگ کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا +

وارن :- لفٹنٹ جنرل سر چارلس وارن جی - سی - ایم - جی - و کے -
سی بی و آر - ای و ایف - آر - ایس - و ایف - جی - ایس - و آئی - آئی - سی -
ای افسر پنجم انفنٹری ڈویزن ۱۸۴۰ء میں متولد ہوئے چلٹینہم (سنڈہرسٹ)
اور ولوچ میں تعلیم پاکر ۱۸۵۷ء میں آر - ای میں ملازمت اختیار کی ۱۸۶۷ء
تک سروے و پیمائش کے کام پر مامور رہے - ۱۸۷۷ء کے جنگ کافر میں اردل
کی کمان پر رہے - ۱۸۷۸ء کی مہم بچونالینڈ - ۱۸۷۹ء میں مہم سرحد شمالی ۱۸۸۲ء
کی مکہ مہم بچونالینڈ اور ۱۸۸۴ء کی مہم سواکیم میں بھی فوج کے کمانڈر تھے
۱۸۸۶ء سے ۱۸۸۸ء تک دار السلطنت کے کمشنر پولیس رہے - سٹریٹ
سٹلمنٹ کے افواج کے بھی ۱۸۸۹ء سے ۱۸۹۴ء تک افسر تھے - ۱۸۹۵ء سے
۱۸۹۸ء تک ضلع ٹیمز کی کمانڈری پر سرافراز رہے - سر چارلس وارن ایک
نہایت فہمیدہ و تجربہ کار شخص ہے - اور اس سے بہت کم غلطی سرزد ہوتی ہے
فنون سپہگری میں اعلے معلومات رکھنے کے علاوہ پیمائش کے کام میں بھی
ید طولے رکھتا ہے - اسکا نام پبلک میں بطور پولیسمین کے مشہور و معروف ہے
اور فوج کا ہر ایک سپاہی اسکی بہتری و بہبودی کا خواہاں ہے +

وائیٹ :- لفٹنٹ جنرل سر چارلس وارن جی سی - ایس - آئی - ٹی
سی و جی سی - آئی - ای - و جی - سی - بی - و جے - پی - و ڈی یا ایل ۱۸۳۵ء میں پیدا
ہوئے - سینا ٹرس میں تعلیم پاکر ۱۸۵۳ء میں سپاہ میں داخل ہوئے - غدر ہند
میں جنگی خدمات انجام دیں - ۱۸۶۳ء میں کپتان ۱۸۷۳ء میں میجر ہوئے -
۱۸۸۰ء میں جنگ افغانستان میں شامل ہوئے - اور بصلہ خدمات تمغہ
وغیرہ عطا ہوا - ۱۸۸۱ء میں گارڈن ہائیلنڈر کے لفٹنٹ کرنل اور ۱۸۸۵ء

میں کرنل ہوئے - ۱۸۸۲ء سے ۱۸۸۶ء تک برہما میں بریگیڈ کے کمان پر رہے - گورنمنٹ نے انکی جانفشانی کا شکریہ ادا کرکے میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی دی - سنہ ۱۸۹۰ء میں میدانی سپاہ زہوب کمانڈر مقرر ہوئے - سنہ ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۸ء تک ہندوستان کے کمانڈر انچیف رہے - سنہ ۱۸۹۹ء میں افواج کی کوارٹر ماسٹر جنرل بنائے گئے -

خواہ لیڈی سمتھ کی شکست کی نسبت سر جارج وائیٹ قابل الزام ہوں یا نہ ہوں - مگر کسی سچے انگریز کو اس کی تعریف میں تامل نہو گا جس تار برقی میں اُس نے اس شکست کی تمام ذمہ داری اپنے سر پر لیلی تہی - وہ اسکے عمدہ چالچلن کا گرانقدر ثبوت ہی اِس نے وکٹوریہ کراس کا تمغہ جنگ افغانستان میں ایک اعلیٰ درجہ کے بہادرانہ کارنامے سے حاصل کیا تہا - اس نے یہ دیکھ کر کہ ہماری توپیں اور بندوقیں دشمنوں کو چار اسباب کے مضبوط مورچہ سے بیدخل نہیں کرتیں تو میجر وائیٹ (اس زمانہ میں یہ میجر تہا) نے خود ایک دستہ لیکر اس پہاڑی پر حملہ کیا - لیکن دشمنوں نے جو ان سے آٹھہ گنا زیادہ تہے فوراً انکو گہیر لیا - مگر میجر وائیٹ آگے بڑہا اور اس نے رائیفل سے دشمنوں کے سردار کو قتل کر ڈالا - سردار کے مرتے ہی اس کے سپاہی سر پر پاؤں رکھ کر بہاگ گئے *

ولمارنس :- مسٹر انڈریز ڈانیل رینڈٹ ولمارنس اوّل والکسرلڈ کا ممبر ہے - اور جیسا کہ اس طبقہ کے ممبروں کو ہونا چاہئے - یوئیلنڈر ولن (انگریزوں) کا سخت ترین مخالف ہے - بلکہ اس کی نفرت اپنے آقا کروگر سے بہی کچھ انچ آگے بڑہی ہوئی ہے - یہ اوم پال کروگر کا نہایت معتقد ہے اور آنکھ بند کرکے اس کے احکام کی تعمیل کرنے پر آمادہ رہتا ہے - یہہ ناقابل اعتبار وکیل ہے - مسٹر ولمارنس بوئیروں کی خاطر بہت کچھ لڑتا رہا ہے - مگر تلوار سے نہیں بلکہ نوک زبان سے - اپنے پریزیڈنٹ کی طرح یہہ بہی نوشت وخواند میں چنداں استعداد نہیں رکھتا - اپنے ملک کو تباہ و برباد کرنے میں ابتک یہہ بہت کچھ کامیابی حاصل کر چکا ہے اِسوقت اس کی عمر ۴۲ سال کی ہے *

لول :- بریگیڈ جنرل جیمز ہربرٹ لول افسر ہشتم بریگیڈ (رسالہ) و لفٹنٹ

کمانڈنگ اوّل بٹالین ڈیون شایر رجمنٹ ۱۸۷۹-۸۰ء میں جنگ افغانستان میں شریک ہے۔ ۱۸۹۱-۹۲ء میں مہم برہما میں بھی جنگی خدمات بجالایا اور بحیثیت بریوٹ کرنل ۱۸۹۷-۹۸ء میں ہندوستان کے شمال مغربی سرحد کی لڑائی میں بھی حصہ لیچکا ہے۔

کرنل یول ایک سپاہی کا بیٹا ہے اسکا باپ نہم نیزہ داروں کا کرنل تہا۔ جو ہندوستان کے غدر میں مارا گیا۔ ڈنڈی میں جنرل سمنیس کے مارے جانے پر جنرل یول بلاکسی نقصان کے اپنے سپاہ کو ایک مخدوش مقام سے نکال لایا۔ اور سر جارج وائٹ سے لیڈی سمتھ میں جا ملا۔ بعد میں یہ علیل ہوگیا۔ یہ بہترا سپاہی ہے۔ اسکے ماتحت اس سے محبّت کرتے ہیں اور ڈیون شائر رجمنٹ اس کی موجودگی پر فخر کرتی ہے *

میدان جنگ میں انگریزی اخبارات کے نامہ نگار

برلیہ (بینیٹ): مسٹر بینیٹ برلیہ نامہ نگار اخبار ڈیلی ٹیلیگراف گلاسگو کا باشندہ ہے۔ امریکہ میں خانہ جنگی (سول وار) شروع ہونے پر وہاں گیا اور ریاستوں کی فوج کے ساتھ کئی لڑائیوں میں موجود رہا۔ دوران جنگ میں یہہ دو مرتبہ گرفتار ہوا۔ اور ہر مرتبہ اس کے حق میں موت کا فتوے صادر ہوا لیکن ان خطرناک موقعہ پر عجیب طور سے جان بچا کر نکل گیا۔ سب سے پہلے یہ گارڈن کی امدادی مہم میں سنٹرل نیوز ایجنسی کی جانب سے جنگی نامہ نگار مقرر ہو کر گیا تھا۔ لارڈ ولزلی کے فلوٹیلہ کے ساتھ اس کی بھی ایک کشتی تھی۔ مگر وہ ریت میں دھنس گئی۔ اور یہہ بھی غرق ہوتے ہوتے بچگیا۔ بعد میں اس نے جنرل سٹوارٹ کی فوج میں شامل ہو کر جنگ میں حصہ لیا۔ اور دو مرتبہ اسکا نام سرکاری مراسلات میں بھی ظاہر کیا گیا۔ بعدہٗ یہہ اکثر لڑائیوں میں شریک ہوتا رہا۔ یہہ نہائت نڈر اور بہادر شخص ہے۔ اور بے خوف و خطر گولہ اندازوں کی صف کے پاس کھڑا ہو کر میدان جنگ کی کیفیت کا نگران رہتا ہے +

چرچل: مسٹر ونسٹن چرچل اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار ہے جس سے بوئروں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جانے سے اخبار مذکور اس کی قابل قدر تحریروں سے بظاہر کچھ عرصہ کے لئے محروم ہو گیا ہے۔ گو اس کی عمر صرف پچیس سال کی ہے۔ مگر اس کم سنی ہی میں اس نے دنیا کا اسقدر تجربہ حاصل کر لیا ہے کہ پچاس برس کے سن و سال میں بھی بمشکل حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پانچ سال ہوئے ہیں کہ یہہ پہلی دفعہ جنگ میں شامل ہوا تھا۔ اسکے بعد اب تک یہہ تین لڑائیوں میں شریک رہ چکا ہے۔ یہہ ہندوستان میں ٹیلیگراف کی طرف سے اور کیوبا میں ڈیلی گرافک کی جانب سے جنگی نامہ نگار رہا تھا +

جیمز: ٹائمز کے کم سے کم آٹھ نامہ نگار کیپ میں ہیں مگر ان میں سے دو بڑے نامہ نگاروں کا نام مسٹر لیونل جیمز اور کرنل فرنک رہوڈز ہیں۔ مسٹر

جیمز میرا نے جنگی نامہ نگار ہیں ہیں ۱۸۹۶ء میں یہ پہلی مرتبہ ریوٹر کی جانب سے اس فرض کو ادا کرنے کے لئے جنگ تیراہ میں گئے تھے۔ اس لڑائی کے ختم ہونے پر یہہ امدرمان میں ریوٹر کے جنگی نامہ نگار رہے۔ اور اسی ایجنسی کیطرف سے یہہ قیصر جرمنی کے سفر بیت المقدس میں انکے ہمراہ رہے۔ انگلستان واپسی پر یہہ ٹائمز کے سٹاف میں داخل ہوئے۔ اور فوجی حس و حرکت کی خبریں بہم پہنچانے کے لئے سیلسبری پلین میں بھیجے گئے۔ یہہ ایک ہوشیار اور روشن خیال اہل قلم ہیں اور یہہ ہر طرح دنیا کے اس ناموتریں اخبار کی نامہ نگاری کے لائق ہیں

میکسویل: مسٹر ولیم میکسویل اخبار سٹنڈرڈ کے نامہ نگار ہیں چونکہ ابھی صرف پچھلے سال سے انہوں نے جنگی نامہ نگاروں کے ذیل میں قدم رکھا ہے۔ اسلئے ابھی پبلک انکے نام بخوبی واقف نہیں۔ سال گذشتہ لارڈ کچنر کے ساتھ امدرمان گئے تھے۔ اور اسکی مہم کے متعلق جو مضامین انہوں نے تحریر کئے وہ نہایت دلچسپ تھے۔ مسٹر میکسویل چند سال بریڈفورڈ ابزرور اور ریڈرمرکیوری میں بسر کر چکے ہیں دس سال ہوئے ہیں کہ سٹنڈرڈ کے سٹاف میں منسلک ہوئے تھے۔

پیرسی: یہہ سب سے طویل القامت نامہ نگار ہے۔ اسکا قد چھہ فیٹ چار انچہ بلند ہے۔ اس کی بہادری محتاج بیان نہیں کیونکہ یہہ پرانا والنٹیئر اور تجربہ کار جنگ آزما ہے۔ جنگ جنوبی افریقہ میں اخبار ڈیلی نیوز نے اسے اپنا نامہ نگار بنا کر بھیجا ہے۔ ۱۸۸۴-۸۵ء میں گارڈن کی امدادی مہم میں اسے پہلی مرتبہ میدان جنگ میں جانے کا موقعہ ملا تھا۔ اور کارٹری کے صحرائی کوچ میں بھی یہ لشکر کے ہمراہ تھا۔ ابوکیلا میں زخمی ہوا۔ اور میلی سے جہاں برہنی قتل کیا گیا تھا۔ بڑی مشکلوں سے جان سلامت لیگیا۔ اسکا تار جس میں ان وقعات کا ذکر تھا۔ دیگر اخبارات کے نامہ نگاروں کی تاروں سے ۲۴ گھنٹے پہلے لنڈن پہنچا تھا۔ گرافک۔ ڈیلی گرافک اور ڈیلی نیوز کا جنگی نامہ نگار رہ چکا ہے یہہ ایک لائق صناع ہے۔ اور سیر و شکار کے معاملات میں بڑا تجربہ رکھتا ہے چنانچہ اخبار فیلڈ میں اسبارہ میں جو مضامین شائع ہوئے تھے۔ وہ فن شکار

کے متعلق انکی قابلیت کے عمدہ طور پر تصدیق کر سکتے ہیں +

پرائیر: - یہہ ایک گنجی سر کا تھوڑی منڈا چھوٹی ٹانگیں و الا مقبول ہے - اور لنڈن کے تصویردار اخبار "بلیک اینڈ وائٹ" اور "ہر یہ ڈلنڈن نیوز" کی طرف سے متعین ہے یہہ یہاں کے تمام جنگی نامہ نگاروں سے زیادہ تجربہ کار ہے کیونکہ ہمیں سب سے زیادہ لڑائیوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے - ابتک یہہ ۱۲ معرکوں میں موجود رہ چکا ہے +

رلف: - مسٹر جولیئن رلف نامہ نگار ڈیلی میل امریکہ کا باشندہ ہے پہلے بیس سال تک اخبارسن سے اسکا تعلق رہا - پھر وہ جنرل کے سٹاف میں ملازمت شروع کی - یہاں سے قطع تعلق کرکے انگلستان کے اخبارات کی طرف توجہ کی - مقدمہ ڈریفس کی نسبت اسکی رپورٹیں نہائیت اعلے درجہ کی ہیں - اسکا لڑکا جسکا نام لیسٹر ہے - ایک ہوشیار مصور ہے اور باپ کے ساتھ کیپ ٹاؤن آیا ہے امید ہے کہ یہہ دونوں امریکن انگلش پبلک کی دلچسپی کے واسطے اچھا سامان بہم پہنچائیں گے - مسٹر جولیئن رلف کی عمر اسوقت ۴۰ سال سے زیادہ ہے - مگر اسکی زندگی میں یہہ پہلا موقعہ ہے کہ یہہ لڑائی میں شامل ہوا ہے +

رہوڈز: - کرنل فرینک رہوڈز جو ٹائمز کے نامہ نگاران خاص میں سے ہے - ایک پتلا دبلا خمیدہ قامت پچاس سال کی عمر کا آدمی ہے مگر باوجود اس کے نہائت مضبوط اور پھرتیلا ہے - اخبار نویسی کے صیغہ میں داخل ہونے سے پہلے یہہ فوجی سپاہی تھا - اور اس حیثیت سے اعلے درجہ کی ناموری حاصل کی - چنانچہ جنرل ہربرٹ سٹوارٹ نے ایک مرتبہ اس کی نسبت لکھا تھا کہ کسی جنرل کو اس سے بہتر اڈیکانگ نہیں ملسکتا - فوج سے قطع تعلق کرنے کے بعد جوہانسبرگ کے طلائی کانوں کی متحدہ کمپنی کا منیجنگ ڈائرکٹر ہو نیوالا تھا - حملہ جیمسن میں اس کی شمولیت ایک بدترین واقعہ ہے - اور یہاں کی گورنمنٹ فرینک رہوڈز یہی اس کے بھائی سیسل کی مانند سخت نفرت اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اس کو موت کا فتوے سنایا گیا تھا - مگر کیمپس نے اسے جرمانہ ادا

اس نے اپنی جان بچا لی +

سمتھ:۔ مسٹر ارنسٹ سمتھ نامہ نگار مارننگ لیڈر ۳۶ سال کی عمر کے نوجوان ہیں۔ گو پستہ قد ہیں۔ مگر انکی روشن خیالی کا لوہا سب مانتے ہیں۔ اور ایسے مستعد اور تیز فہم ہیں جیسا کہ ایک روزافزوں ترقی کرنیوالے اخبار کے نامہ نگار کو ہونا چاہئے۔ مارننگ لیڈر سے دو سال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور رہنیس کے مقدمہ میں یہ اسی اخبار کی طرف سے پیش ہوئے تھے۔ سمتھ پیرس کے بھی ایک اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہے۔ قحط روس کے زمانہ میں انہوں نے سائیبریا کی سیاحت کی تھی۔ آپکو پہلی مرتبہ انہیں میدان جنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ پچھلے دنوں تک یہ لیڈی سمتھ میں جنرل وائٹ کے ساتھ محصور رہتا +

میشیلی:۔ یہ کنگا در ویسٹ منسٹر گزٹ کے نامہ نگار ہیں ان کے والد ایک دہقان تھے ان کے نزدیک خوف خطر کوئی چیز نہیں۔ اور جنگ کے نہائت مخدوش مقامات میں بھی بیدھڑک چلے جاتے ہیں گھوڑے کی سواری میں مشاق ہیں۔ انکو نہ صرف تحریر مضامین میں ید طولےٰ حاصل ہے۔ بلکہ اعلےٰ درجہ کے فوٹوگراف اور مصور بھی ہیں۔ انکی تصاویر ولایتی پرچہ گرافک میں شائع ہوتی رہی ہیں +

سٹیونس:۔ مسٹر جارج وارنگٹن سٹیونس نامہ نگار ڈیلی میل گو بظاہر جنگی نامہ نگاری کی قابلیت سے معترز معلوم ہوتے ہیں لیکن درحل ایسا نہیں یہ بڑے قابل ولائق مضمون نگار ہیں۔ جنگ ٹرکی و یونان اور مہم سوڈان کے متعلق انکی تصانیف قبولیت عام کا خلعت حاصل کر چکی ہے علے الخصوص موخرالذکر کتاب جسکا نام کچنر کے ساتھ خرطوم تک گئے ہے۔ انکی اعلےٰ درجہ کی شہرت و ناموری کا باعث ہوئی +

بری اور بحری جنگ کے اصطلاحات

اجارہ ڈائینا میٹ :- ڈائینا میٹ اور بھک سے اُڑ جانیوالی اشیا کی فروخت کا اجارہ گورنمنٹ ٹرنسوال نے خود اپنے پاس رکھا ہے - چنانچہ وہاں پچاس پونڈ وزنی بارود کی تھیلی ۵، شلنگ کو بکتی ہے - حالانکہ اس کی اصلی قیمت ۷، ۱۲ شلنگ ۶ پنس سے زائد نہیں - خریداری کثیر کی وجہ سے ٹرنسوال کو اس اجارہ سے منافع عظیم حاصل ہوتا ہے - پریزیڈنٹ کروگر پر بارہا اس اجارہ کے منسوخ کئے جانے کے واسطے زور ڈالا جا چکا ہے +

آرمی آرڈیننس کورز (دستہ سامان حرب) :- گولہ بارود و سامان جنگ بہم پہنچانا اس دستہ کا فرض ہے دنیا کے تمام افواج میں اسے ایک ضروری عنصر تسلیم کیا گیا ہے - اور اس کی ذمہ واریاں نہایت نازک و خوفناک ہیں +

آرمی سروس کورز (خدام سپاہ) :- اس گروہ میں محرر - کلرک - قصاب - زین ساز - نعلبند - گاڑی ساز - کوچبان اور دیگر دستکار جو فوج کے ہمراہ شامل ہیں - یہ دراصل خانگی لازم و تجربہ کار محنتی ہوتے ہیں +

آرمی میڈیکل کورز (فوج کا طبی دستہ) :- ہر ایک رجمنٹ و پلٹن سے ایک طبی افسر متعلق ہوتا ہے - دیگر ملازمین رجمنٹ اس کے ممد و معاون و ماتحت ہوتے ہیں - ہر ایک بریگیڈ کے ساتھ ایک میدانی ہسپتال مخصوص ہے - جنمیں ایکسو تک مریض اسوقت تک رہ سکتے ہیں - جبتک کہ انکو صدر مقام کے بڑے ہسپتال میں منتقل کرنے کا موقعہ نہ ملے ہسپتال میں دو ہسپتالی ٹرینیں ہیں جنمیں سے ایک ٹرین پرنسس کی توجہ سے بہم پہنچائی گئی ہے +

افریکینڈر بانڈ :- کیپ کالونی کے پولیٹیکل حلقہ میں اس سے ڈچ پارٹی مُراد لیجاتی ہے +

برگر :- جنوبی افریقہ کی جمہوری حکومت کے باشندوں کو برگر کہتے ہیں

دو حصوں میں منقسم ہیں اور اوّل اور دوئم درجہ کے برگر کہلاتے ہیں۔ اوّل درجہ کے برگروہ مذکر گورے رنگ کے آدمی ہیں جو ۱۸۷۶ء سے پیشتر سے ٹرنسوال میں آباد چلے آتے ہیں۔ یا جنہوں نے ۱۸۸۱ء کی جنگ ہائے آزادی میں حصہ لیا۔ اور سولہ سال سے زیادہ عمر کے انکے لڑکے بھی اس درجہ میں داخل ہیں۔ دوئم درجہ کے برگروں میں غیر ملک کے وہ لوگ اور سولہ سال سے زیادہ عمر رکھنے والے انکے لڑکے شامل ہیں جنکو ٹرنسوال میں حقوق دیئے گئے ہیں۔ اوّل الذکر برگر اوّل درجہ کے والکسراڈ کے انتخاب ممبری کے متعلق اور مؤخر الذکر برگر دوئم درجہ کے والکسراڈ کے ممبروں کے بارہ میں ووٹ دے سکتے ہیں۔ گویا پہلا والکسراڈ اوّل درجہ کے اور دوسرا والکسراڈ دوم درجہ کے برگروں سے مرکب ہوتا ہے۔ بارہ سال کے بعد دوسرے درجہ کا برگر فسٹ کلاس برگر تصور کیا جاتا ہے*

بیلون سیکشن (صیغہ غبارہ):۔ موجودہ لڑائی میں رائل انجینرنگ کا صیغہ غبارہ نہائیت کار آمد ثابت ہوا ہے۔ جہاں کسی صورت سے دشمن کے موقعہ کی دیکھ بھال ناممکن ہو۔ یہہ ہوائی جاسوس سطح زمین سے بلند ہوکر دشمن کے مورچوں و فوج اور آلات جنگ کے متعلق نہائیت مفید اور اہم خبریں اپنی فوج کو پہنچاتے ہیں۔ اس صیغہ کے ماہرین فن غبارہ میں بیٹھے بیٹھے دشمن کے لشکر گاہ اور مورچوں کا فوٹو لے لیتے ہیں۔ یہہ عکسی تصویریں حملہ وغیرہ کے لئے مقام تجویز کرنے کی نسبت نہائیت مفید ثابت ہوتی ہیں*

تار برقی کا ڈویژن:۔ آرمی کور کا یہہ حصہ چھ افسروں اور تقریباً دو سو سپاہیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ میدانی تار برقی کی نگرانی رکھتا ہے اور ان نقصانات کی مرمت کرتا ہے جو اس سلسلہ کو دشمن کی دست درازی سے پہنچتے ہیں۔ فوج کے مختلف حصوں کے مابین پیغام رسانی کا دروازہ کھلا رکھنا اسکا خاص فرض ہے*

پل تیار کرنیوالا صیغہ:۔ رائل انجینئرز میں پل تیار کرنیوالے بھی ہوتے ہیں۔ یہہ ملکی کشتیاں اپنے ہمراہ رکھتے ہیں جن سے وہ بھاری سے بھاری توپخانہ کے گذرنے کے لئے ۷۵ گز طویل پل تیار کرسکتے ہیں۔ پل

بنانے والا دستہ ۵ افسروں ۲۸۸ سپاہیوں اور ۲۸۶ گھوڑوں پر مشتمل ہوتا ہے +

ٹرنسوال نیشنل یونین (متحدہ مجلس قومی):- یہہ مجلس ۶ ستمبر ۱۸۹۲ء میں ٹرنسوال میں قایم ہوئی تھی - یہہ زیادہ تر انگریزوں سے مرکب ہے اور اسکا مقصد یہہ ہے کہ ہمیوریلوں عرضداشتوں غرضکہ جس طرح ہو سکے انگریزوں کیلئے ٹرنسوال میں حقوق حاصل کئے جائیں +

جوہانسبرگ کی کمیٹی (اصلاح):- یوٹیلنڈروں نے ایک مجلس ذاتی حفاظت کے لئے قایم کی تھی - جس نے حملۂ جیمسن کے موقع پر پردۂ گمنامی سے نکل کر شہرت کی دنیا میں قدم رکھا - اس نے اپنی لگاتار کوششوں سے حقوق ووٹ کا مسئلہ ایک لحظہ کے لئے بھی پبلک کی نگاہوں سے دور نہ ہونے دیا - حملۂ جیمسن میں سازش رکھنے کی وجہ سے اس کے کئی ممبر مثلاً کرنل فرنک رہوڈز مسٹر جان ہیز ہمونڈ اور دیگر متعدد اراکین جرمانہ وغیرہ کے سزایاب ہوئے -

خاکی:- یہہ ہندوستانی لفظ ہے - اور ایک مشہور رنگ ہے مگر انگریزی میں اس لفظ سے بعض ایسٹ انڈین افواج کی خاکی رنگ کی وردی مراد لیجاتی ہے +

ڈمڈم کی گولی:- اس گولی کا غلاف گاؤدم یعنی نیچے سے موٹا اور اوپر سے باریک ہوتا ہے - اور گولی کے نوک کے قریب پہنچ کر نوک کا کچھ حصہ کھلا چھوڑ کر ختم ہو جاتا ہے - اس کی ہئیت پرانی گولیوں کے خلاف ہے - اس خوفناک زخم کو خطرناک کہکر جو اس گولی سے پیدا ہوتا ہے - کانفرنس امن نے یوروپین لڑائیوں میں اس گولی کا استعمال ناجایز قرار دیا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ بوئیر موجودہ لڑائی میں ان گولیوں کو اکثر استعمال کرتے رہتے ہیں +

رسد بہم پہنچانا:- خاص خاص مندرگاہوں پر بڑے بڑے ذخیرہ خانے بنائے جاتے ہیں - جہاں سے اناج اور چارہ ریلوے ٹرینوں میں بھر کر لائن کے انتہائی سٹیشن پر پہنچایا جاتا ہے - وہاں سے ہر روز چھکڑوں میں لاد لاد کر لشکر گاہ میں پہنچاتے ہیں - فوج تین روز کا کھانا اپنے ہمراہ رکھتی ہے - علاوہ بریں ہر ایک سپاہی کو احتیاطاً اپنے پاس ایک روز کا کھانا رکھنا لازم ہے تاکہ کسی اتفاقیہ

حادثہ کے پیش آنے پر وہ قانون کا شکار ہوا۔ اس ایک وزر کی غذا کو نا کھسانی آفت کا راشن کہتے ہیں +

ریتلے دریا کا معاہدہ: یہ وہ دستاویز ہے جس میں ۱۸۵۲ء میں گریٹ برٹن نے بوئیروں کی آزادی تسلیم کی +

زرہ پوش ریلوے ٹرین: آجکل کی لڑائیوں میں زرہ پوش ریلوے گاڑیاں استعمال کیجاتی ہیں۔ ٹرین مذکورہ ایک طاقتور انجن تین بیس ٹن کی آہنی گاڑیوں میں ایک پانی کے حوض اور ایک وان یعنی ہوا پہنچانیوالی کل سے مرکب ہوتی ہے۔ گاڑیوں کے اطراف بہ نسبت معمولی سطح کے چھ فیٹ بلند اور ڈیڑھ انچ موٹے بائلر کے آہنی تختوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اطراف یا کناروں کی آہنی دیواروں میں رائفل یا توپ میکزم چلانے کے لئے سوراخ ہوتے ہیں ہر ایک خاکی رنگ کی گاڑی میں پچاس سے ساٹھ تک آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ انجن کو بھی جہانتک ممکن ہو مضبوط اور ناقابل تسخیر بنایا جاتا ہے۔ ڈرائیور اور فائرمین وغیرہ دکھائی نہیں دیتے۔ اور نگاہوں سے بالکل پوشیدہ ہوتے ہیں ان کو گھنٹیوں کے اشاروں کے ذریعہ سے ہدایات پہنچائی جاتی ہیں +

سُرخ صلیب کی سوسائیٹی: زخمیان جنگ و مریضان سپاہ کی امداد کے واسطے یہہ سوسائیٹی قایم کیگئی ہے۔ اس کا نام ۱۸۶۴ء کے معاہدہ جنیوا سے نکلا ہے۔ یوروپ میں سرخ صلیب کا نشان ڈاکٹروں نرسوں تیمارداروں زخمیوں اور مریضوں کے لئے نشان امن ہے اور اس سمت میں کوئی بھولے سے بھی فایر نہیں کرتا لیکن جنگ حال میں بوئیروں کو اس مقدس نشان پر فایر کرنے کا الزام دیا جاتا ہے +

سگنلنگ (پیغام رسانی بذریعہ اشارات): انگریزی افواج میں ایسے ماہر اشخاص بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے پیام رسانی کا کام انجام دیتے ہیں۔ دن کو جھنڈیوں یا ہیلیوگراف کے ذریعہ سے خبر پہنچائی جاتی ہے۔ رات کو لائیم روشنی کے شعاعوں کے ذریعے سے جس کے لئے کبھی لمپ استعمال کرتے ہیں۔ اظہار مافی الضمیر کیا جاتا ہے۔ ہر ایک پلٹن و رجمنٹ میں

علاوہ الترتیب چھ اور بارہ اس قسم کے پیغام رسان ہوتے ہیں ہر ایک صورت میں اشارات موریس کے حروف ہجی کے مطابق ہوتے ہیں۔ مگر اس میں اور بہت سے چھوٹے چھوٹے راز ہیں جنکا علم سوائے اس صیغہ کے اشخاص کے اور کسی کو نہیں اور ان رازاں کو بکمال احتیاط پوشیدہ رکھا جاتا ہے +

کارڈائیٹ :- ایک نے دودھ بہاٹ اُڑ جانیوالی بارود۔ یہ بارود سرالیف سے ایبل اور پروفیسر ڈیوار نے ایجاد کی تھی +

کانفرنس بلوم فونٹین :- کانفرنس ہذا تاریخ ۳۱ مئی ۱۸۹۹ء کو گربلوم فونٹین میں منعقد ہوئی تھی اور سرائے ملنر اور پریزیڈنٹ کروگر بلوم فونٹین میں۔ سرائے ملنر اور بلاکسی نتیجہ پر پہنچنے کے پانچ روز کے اجلاس کے بعد برخاست ہوئی۔ سرا ملنر نے یوٹیلنڈروں کو پنج سالہ حقوق ووٹ دئیے جانے کی تحریک کی تھی لیکن اس امر میں کہ متنازعہ معہ ملاقات کا بذریعہ پنچائیت فیصلہ کیا جاوے کانفرنس میں اختلاف ہو گیا +

کبوتروں کی ڈاک :- حال ہی میں چند سال سے محکمہ جنگی کے صیغہ خبر رسانی کے کبوتروں کی ڈاک قائم کرنے کے مسئلہ میں دلچسپی لینی شروع کی۔ اس ڈاک کے فوائد موجودہ جنگ میں اعلیٰ پایہ تصدیق کو پہنچ چکے ہیں۔ یہ کبوتر خانگی ہوتے ہیں بلجیم کے کبوتر پیام رسانی کے لئے خصوصیت سے موزوں ہیں۔ ہلکی چٹھیاں انکی دم کے نیچے یا ٹانگ سے باندھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی پیغام بھیجنا ہو تو اسے کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر متعدد کبوتروں کی ٹانگوں سے باندھ کر روانہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح بھیجنے والے کو اسبات کا کامل یقین ہو جاتا ہے کہ انمیں سے ایک نہ ایک تو منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ ان کبوتروں کو پیغام رسانی پر بھیجنے سے پہلے آٹھ یا دس گھنٹوں تک انکو تاریکی میں بے آب و غذا رکھا جاتا ہے۔ انکی رفتار کی تیزی عموماً ۳۰ میل فی ساعت ہوتی ہے

کرپ توپ :- بریچ لوڈنگ فولادی توپ جو جرمنی کے مقام ایسین میں ہر فریڈرک کرپ کے کارخانہ میں تیار ہوتی ہے۔ آٹھ انچ سے زیادہ لو کھنے والی توپ کئی ہم مرکز نالیوں سے بنائی جاتی ہیں ان

پہلو کی توپیں ٹھوس ہوتی ہیں +

کریئوسوٹ توپیں: وہ توپیں اس نام سے موسوم ہوتی ہیں جو مقام کریئوسوٹ یا کریئوروٹ کے مشہور کارخانہ شنیڈر اینڈ کمپنی میں تیار ہوتی ہیں۔ خواہ وہ توپیں کسی قد و قامت کی ہوں انکو اسی نام سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ کارخانہ مذکور نے بوئیروں کے لئے جو توپیں بہم پہنچائی ہیں انہیں مشہور لانگ ٹام توپ بھی داخل ہے +

لانگ ٹام:۔ یہہ مسخرانام بوئیروں کی اس بڑی توپ کا رکھا گیا ہے جس سے انہوں نے محاصرہ لیڈی اسمتھ میں کام لیا تھا۔ دوران جنگ میں بارہا انگریزی گولہ باری نے اس توپ کو خاموش و ساکت کر دیا۔ یہہ ۹۵ پونڈ وزن کا گولہ چھ میل کے فاصلہ پر پھینک سکتا ہے۔ لانگ ٹام توپ بھی کارخانہ کریئوسوٹ واقعہ فرانس کی بنی ہوئی ہے۔ محاصرہ لیڈی سمتھ میں ماہر حربی گولہ انداز اس توپ سے نہایت خوفناک طور پر استعمال کیا تھا +

لیڈائیٹ:۔ ایم ٹرپن فرنچ کیمسٹ نے ایک قسم کی بھک سے اڑ جانیوالی بارود ایجاد کی تھی۔ اسکا فرنچ نام میلنائیٹ ہے مگر انگریزی میں اسے لیڈائیٹ کہتے ہیں۔ اس بارود کو گولے میں بھر دینے سے انمیں پھٹنے کی اعلےٰ خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ لیڈ واقع کینٹ میں اس کے بکثرت تجربے کئے گئے تھے اسلئے اس نے لیڈائیٹ کے نام سے شہرت پائی +

لی منٹفورڈ:۔ یہہ ایک قسم کی رائفل ہے۔ جو برٹش فوج میں مروج ہے۔ اس کی لمبائی ۶۱-۱ انچ اور وزن نو پونڈ سے کچھ زیادہ ہے۔ اسمیں دس تک کارتوس رکھے جا سکتے ہیں۔ اسکا نشانہ ۲۹۰۰ گز کے فاصلہ تک پہنچ سکتا ہے +

ڈم ڈم:۔ یہہ اس گولی کا نام ہے جسے انگریزی فوجیں استعمال کرتی ہیں۔ یہہ وولوچ میں تیار ہوتی ہیں۔ اس کے اثر کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ بعض اسے ظالمانہ تصور کرتے ہیں۔ اور بعض کو اسبارہ میں ان سے سخت اختلاف ہے +

ماسر رائفل:۔ رائفل ہذا جرمنی کی ساخت ہے۔ اور بوئیر سپاہ میں بکثرت استعمال ہوتی ہے اسکی لمبائی ۴۸- انچوں سے کچھ زائد ہے۔ اور وزن میں آٹھ پونڈ ہے۔ اسکا نشانہ ۲۳۳۰ گز تک پہنچ سکتا ہے۔ اسمیں صرف کارتوس رکھے جاسکتے ہیں۔ ماسر گولیاں بوئیر عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان گولیوں کا اثر عجیب متضاد قسم کا ہوتا ہے۔ ماسر گولی لگنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی لاٹھی یا پتھر سے چوٹ لگی ہے۔

معاملات ہولنٹو و ملنز:۔ مسٹر جیمز ہولنٹو ممبر کونسل واضع آئین و قوانین کیپ اور سر الفرڈ ملنز ۴- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو باہم ملاقی ہوئے ہیں۔ اس ملاقات میں جیسا کہ ولائیت کے ایک اخبار نے لکھا تھا۔ سر الفرڈ ملنز نے کہا کہ بوئیروں نے ڈچ حکومت کے توڑنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔" سر ہنری کیمبل بینرمن نے اس مضمون کو اپنی سپیچ میں دہرایا جس سے یہہ عام طور پر مشہور ہو گیا۔ سر الفرڈ ملنز نے کیپ کے ایک اخبار کو چٹھی لکھکر اس بیان کی زور سے تردید کی۔ اور سخت ناراضی کا اظہار کیا +

معاہدہ پریٹوریا:۔ ۳- اگست ۱۸۸۱ء کو پریٹوریا میں سرکاری معاہدہ ہوا تھا جس میں گریٹ برٹن نے ملک ٹرانسوال کے حوالے کر دیا۔ اور بوئیروں سے صرف یہہ منوایا گیا کہ وہ انگلستان کو اپنا سرپرست تصور کرینگے اور ایک انگریزی ریذیڈنٹ ٹرانسوال میں آئیگا +

میکسیم توپ:۔ اس توپ کا خاص وصف یہہ ہے کہ یہہ خود بخود چلتی ہے۔ توپچی ایک بٹن کو دباتا ہے۔ اور توپ مذکور اسوقت تک فائر کرتی رہتی ہے جب تک کہ اس کے کارتوس جنکی تعداد ڈیڑھ سو تک ہوتی ہے ختم نہ ہو جائیں۔ یہہ توپ ایک منٹ میں چھ سو مرتبہ فائر کر سکتی ہے۔ اس کا موجد ہیرام ایس میکسم تھا۔ اور یہہ توپ بھی اسی کے نام سے موسوم ہے +

نارڈن فیلڈ توپ:۔ پرانے قسم کی یہ ایک نہائت قابل اعتماد کل کی توپ ہے۔ رائفل کیلیبر کے اس میں پہلو بہ پہلو پانچ بیرلز ہیں۔ توپ ہذا

ایک منٹ میں چھہ سو تک فایر کر سکتی ہے ؛

والکسراڈ:- یعنی بوئیر پارلیمنٹ - اسکا دار الاجلاس پریٹوریا میں ہے - یہہ دو چیمبروں پر مشتمل ہے - ہر ایک چیمبر میں ۲۷ ممبر ہوتے ہیں جو اوّل و دوئم درجہ کے والکسراڈ ٹرنسوال میں بہت بڑا اثر رکھتا ہے اور درجہ دوئم کا والکسراڈ اس کی منظوری کے بغیر کچھہ نہیں کر سکتا - اور محض بیدست و پا ہے - پریزیڈنٹ والکسراڈ میں بیٹھہ کر تقریر کر سکتا ہے لیکن رائے نہیں دیسکتا - اور نہ والکسراڈ کے کسی حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار رکھتا ہے ؛

هیلیوگراف:- معرکہ حال میں اس آلہ سے خبر رسانی کا کام لیا جاتا رہا ہے - یہہ ایک خاص قسم کا آئینہ ہوتا ہے - اس کی ساخت ایسی ہے کہ جہاں اور جسقدر دیر تک چاہیں سورج کی روشنی کی شعاعیں ڈال سکتے ہیں - ایک کمانی کے دبانے سے یہہ شعاعیں تھوڑی یا زیادہ دیر تک حسب خواہش مقام مطلوبہ پر پڑ سکتی ہیں - آلہ مذکور مورس تار برقی اصول پر تیار کیا گیا ہے - شعاعوں کے اجتماع اور انکی تھوڑے یا زیادہ دیر تک قائم رہنے سے خبریں اخذ کیجاتی ہیں - یہہ پیغامات سو میل تک کے فاصلہ سے پڑھے جا سکتے ہیں - بموقعہ جنگ خبر رسانی کے اس کارآمد آلہ کا وزن زیادہ سے زیادہ آٹھہ پونڈ ہے ؛

جنوبی افریقہ کے مقامات جو جنگ کے سبب مشہور ہو گئے ہیں

ابرڈین:۔ یہ کیپ ٹاؤن کا ایک قصبہ ہے جو بندرگاہ الزبتھ سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ابرڈین روڈ اسکا ریلوے سٹیشن ابرڈین سے ۳۲ میل کی مسافت رکھتا ہے +

الانڈس لاگٹ:۔ نیٹال کا ایک گاؤں جو ڈربن کے مابین ریلوے لائن کا ایک سٹیشن ہے یہاں سے لیڈی سمتھ گھوڑے کی سواری سے ایک گھنٹہ میں پہنچ سکتے ہیں +

البرٹ:۔ یہ پیٹر مرٹنزبرگ شمال میں نیٹال کا ایک قصبہ ہے قلعہ نیپیر سے گاڑی میں سوار ہو کر یہاں پہنچتے ہیں۔ قلعہ مذکور یہاں سے دس میل کی مسافت پر ہے +

الفرڈ بندرگاہ:۔ کیپ کالونی کا ایک مقام جو دریائے کووی کے دہانہ پر بندرگاہ الزبتھ کے شمال مشرق میں ۶۹ میل کی مسافت پر آبادی ہے گو آٹھ لاکھ پونڈ کے خرچ سے یہاں ایک عظیم الشان بندرگاہ کی بنیاد ڈالی گئی مگر یہ مقام تجارتی وقعت حاصل نہ کر سکا +

امرس ڈیل:۔ ڈربن ریلوے کا ایک سٹیشن جو ڈربن سے ۵۴ میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ یہ مقام کانوا اور اسکورٹ کے مابین واقعہ ہے +

انگوگو:۔ شمال مغرب نیٹال میں ڈربن جوہانسبرگ ریلوے کا سٹیشن جو ڈربن سے ۲۰۳ میل کے فاصلہ پر ہے +

اورینج دریا:۔ یہ اورینج فری سٹیٹ کی جنوبی حد ہے دریائے مذکور بسوتو لینڈ سے نکل کر عموماً مغربی سمت میں بہتا ہوا بحر اطلانتک میں جا گرتا ہے +

اورینج دریا:۔ کیپ ٹاؤن وکمبرلی ریلوے لائن پر اسی نام کا ایک سٹیشن بھی ہے۔ جو اوّل الذکر مقام سے ۵۷۰ میل کی مسافت پر ساحل دریائے

اورینج سے تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے اِس دریا کا پُل ساٹھ ہزار پونڈ کی لاگت سے تعمیر ہوا ہے جسے ۱۸۸۵ء میں تجارت کے لئے کھولا گیا تھا۔

اورینج فری سٹیٹ :۔ یہہ بوئیر ریپبلک (جمہوری حکومت) ہے اس کی اور ٹرنسوال کی آبادی کی بنیاد ۱۸۳۶ء کو پڑی تھی بہت سے اختلافات کے بعد آخر کار گورنمنٹ انگلستان نے ۱۸۵۴ء میں اپنی ریزیڈنسی واپس لیکر اورینج فری سٹیٹ کو آزاد کر دیا۔ یہہ جنوبی افریقہ کے اندرونی وسیع میدان میں واقع ہے جس کے شمال مغرب میں ٹرنسوال اور جنوب مغرب میں دریائے اورینج اور کیپ کالونی ہے۔ معدنی دولت کے لحاظ سے یہہ ٹرنسوال سے کم درجہ پر ہے۔ علاوہ بریں صنعتی کارخانے بھی یہاں کچھ زیادہ نہیں۔ یہاں کے لوگوں کی بسر اوقات زراعت یا مویشیوں کے گلوں پر ہے۔ آبادی کا ۵/۲ حصہ ڈچ نسل ہے یہاں ایک لاکھ تیس ہزار دیسی آباد ہیں فری سٹیٹ کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر بلوم فونٹین ہے۔

ایلیزبتھ برگ :۔ اورینج فری سٹیٹ کے جنوبی حصہ میں بلوم فونٹین سے ۷۶ میل پر ایک قصبہ ہے جو تجارت اون کا صدر مقام ہے۔ آبادی ۵۲۵

البرٹ کورٹ :۔ ڈربن وجوہانسبرگ ریلوے کا ایک قصبہ ہے جو اوّل الذکر سے ۱۴۶ میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ اس کی آبادی ۲۰۰ نفوس کی ہے۔ یہیں کا مجسٹریٹ بھی یہیں رہتا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے بھی اچھا وسیع مقام ہے یہہ تین وتنل لیتمین دریاؤں کے مقام اتصال کے قریب آباد ہے۔ اوّل الذکر دریا پر پانچ سٹون کا پُل بنا ہوا ہے

الیسٹ لنڈن :۔ یہہ کیپ کالونی کے مشرقی ساحل پر کیپ ٹاؤن سے براہ دریا ۵۳۰ میل اور براہ ریل ۶۶۶ فاصلہ پر دریائے بفیلو کے کنارہ آباد ہے جو ایسٹرن لائین کا انجام ہے۔ یہاں ایک بندرگاہ بھی ہے۔ جو کیپ کالونی میں تیسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے۔ یہہ قصبہ پہلے پورٹ ریکس کہلاتا تھا۔ بحری حملے کے مقابلہ میں یہہ تھوڑہ مضبوط و مستحکم کیا گیا ہے۔ آب و ہوا صحت بخش ہے اور پانی خوش ذائقہ و بافراط ہے۔

بارکلی مشرقی :- کیپ کالونی کا یہ قصبہ نیوال شمال سے جنوب مشرق میں ٨٢ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آبادی ٩٠٠ +

بارکلی مغربی :- گریکولینڈ مغربی کا یہ نہایت پرانا شہر ہے کمبرلی کے ترقی سے پہلے یہ بڑی رونق پر تھا۔ یہ کمبرلی سے ٢٣ میل کے فاصلہ پر دریائے وال کے شمالی کنارہ پر بسا ہوا ہے۔ آبادی ١٠٠٠ +

برگرس ڈارپ :- یہ کیپ کالونی کے شمالی حصہ میں مشرقی لنڈن سے براہ ریل ٢٤٤ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آبادی ١٢٠٠ +

بسوتولینڈ :- ١٨٧١ء سے ١٨٨٤ء تک یہ کیپ کالونی کا حصہ تھا۔ ١٨٧٩ء میں دیسیوں نے بغاوت کی جس کے بعد گورنمنٹ نے اسے "برٹش شاہی نوآبادی" قرار دیا ہے بعض اوقات جنوبی افریقہ کا سوئیزرلینڈ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ اورینج فری سٹیٹ کے جنوب مشرق اور نیٹال کے جنوب مغرب میں واقع ہے +

بلمانٹ :- کیپ ٹاؤن اور کمبرلی کے مابین ریلوے سٹیشن جو اول الذکر سے ٥٩٢ اور موخر الذکر سے ٥٣ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے +

بلمور :- نیٹال کا قصبہ پیٹرمرٹزبرگ کے جنوب مغرب میں واقع ہے اعلٰے عدالت کے علاوہ ایک بڑے زراعتی ملک کا بھی مرکز سمجھا جاتا ہے +

بلوم فونٹین :- یہ اورینج فری سٹیٹ کا دارالحکومت ہے کیپ ٹاؤن سے پریٹوریا کو جو ریلوے لائن جاتی ہے اسکا ایک سٹیشن ہے۔ اول الذکر سے ٧٥٠ میل اور موخر الذکر سے ٢٩٠ میل کی مسافت رکھتا ہے۔ یہ جنوبی افریقہ کا نفیس و پاکیزہ ترین شہر ہے۔ اسمیں ٧٠٠٠ گورے رنگ کے اور ٣٠٠٠ سیاہ فام باشندے آباد ہیں۔ اسکا چھوٹا سا قلعہ برٹش گورمنٹ کا بنوایا ہوا ہے جسپر دو میکسیم التواپ چڑھی ہوئی ہیں +

بولووایو :- جنوبی رہوڈیشیا کا ایک قصبہ ہے جو کسی زمانہ میں متابلی کا دارالحکومت تھا۔ یہ ایک کھلے اور بے درخت میدان میں اُئل کرال شاہی گاؤں سے دو تین میل کے فاصلہ پر بسا ہوا ہے۔ اسمیں ایک بڑا مربع بازار

ہے یہاں ڈاک خانہ - بنک ہسپتال متعدد ہوٹل اور چھ گرجے ہیں +

بیت اللحم:- یہہ اورینج فری سٹیٹ کے شمال مشرقی حصہ میں ایک گاؤں ہے - آبادی ۱۰۰۰ +

بیچوانا لینڈ:- یہہ ایک محفوظ ملک ہے جس میں متعدد دیسی سردار پر حکومت کرتے ہیں - یہہ برٹش بیچوانا لینڈ کے شمال میں ہے اور ٹرنسوال کے مغرب تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے - آبادی ۲۰۰۰۰۰ +

بیوفورٹ مغربی:- کیپ کالونی کا ایک قصبہ جو کیپ ٹاؤن کے شمال مشرق میں ۳۳۹ میل کی مسافت پر ہے یہہ اس ریلوے لائن پر واقعہ ہے - جو کیپ ٹاؤن سے کمبرلی کو جاتی ہے - اور ایک ایسے ضلع کا مرکز جہاں سے بکثرت اون آتی ہے +

پیکنسفیلڈ سٹیشن:- یہہ کمبرلی کے مضافات سے ہے اور دس ہزار کی آبادی رکھتا ہے جس میں نصف گورے ہیں +

پریٹوریا:- یہہ جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کا دارالحکومت ہے اور جوہانسبرگ کے شمال میں تیس میل کے فاصلہ پر آباد ہے - اسے آباد ہوئے ۵۴ سال گذرے ہیں - اور ۱۸۶۳ء سے مرکز سلطنت چلا آتا ہے - آبادی ۱۲۰۰۰ - پریٹوریا چھوٹے چھوٹے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے - پریٹوریا میں پہنچنے کے لئے نہایت تنگ دروں کو عبور کرنا پڑتا ہے - ہر ایک درے پر قلعہ بنا ہوا ہے جس کی سطح اسقدر بلند ہے کہ وہاں سے توپ کے گولے ہر طرف پہنچ سکتے ہیں +

پلاٹی:- یہاں کی بیس ہزار آبادی میں تقریباً ستر گورے ہیں یہہ شہر ریلوے سے بارہ میل اور میفکنگ کے شمال میں تین سو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - جو سیاح ملک کا لوبری کے حالات کی تحقیق و تفتیش کے لئے جاتے ہیں انکو یہیں سے گذرنا پڑتا ہے +

پوچیفسٹروم:- یہہ شہر ٹرنسوال کے جنوبی حصہ میں ہے اور جوہانسبرگ کے جنوب مشرق میں ۸۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جس سے ریلوے کے

ذریعہ سے پیوستہ ہے۔ جمہوری حکومت ٹرانسوال کا یہ قدیم ترین شہر ہے
دو ٹریکیا پانچیسٹروم نے ۱۸۳۹ء میں اسے بسایا تھا ۱۸۶۳ء تک یہی
دارالحکومت رہا مگر پھر پریٹوریا مرکز حکومت بنایا گیا۔ ۱۸۸۱ء میں
انگریزوں اور بوئیروں سے یہاں بھی جنگ ہوئی تھی۔ یہ شہر دریائے موئی
پر آباد ہے۔ یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر دریائے وال اس سے ملتا ہے
اور اس کی آبادی پانچ ہزار نفوس کی ہے۔

عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ پریٹوریا ٹرانسوال کا دارالخلافہ ہے مگر
یہ صحیح نہیں بلکہ ٹرانسوال کے آئین حکومت کے رو سے ایک ہی چھوٹا سا
پوچیفسٹروم ٹرانسوال کا دارالخلافہ مقرر ہے۔ گو گورنمنٹ کے دفاتر اور
محکمہ جات پریٹوریا میں مقیم ہیں۔

پیٹرزبرگ:۔ ٹرانسوال کا ایک قصبہ جو براہ ریل پریٹوریا سے ۲۴۰
میل کے فاصلہ پر ہے۔ آبادی دو ہزار۔ نہ ولٹربرگ کے ضلع کا بڑا قصبہ ہے
یہاں سے چھکڑے اور بار برداری کی گاڑیاں لیڈنبرگ اور شمالی اضلاع
ٹرانسوال کو جاتی ہیں۔

پیٹر ماریٹزبرگ:۔ نیٹال کا دارالسلطنت ہے جو ڈربن کے شمال
مغرب میں ۷۰ میل کی مسافت پر ہے۔ یہ شہر نہایت شاندار ہے۔ اور
اس میں کثیر التعداد سرکاری عمارتیں گرجے وغیرہ موجود ہیں۔ ان کے
علاوہ ایک تھیٹر بھی ہے۔ اکیس ہزار آبادی میں سے نصف گورے
ہیں۔

ٹونگالینڈ:۔ نیٹال کا ایک حصہ اور ہموار ملک ہے جو زولولینڈ
سے پرتگالی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔ اسمیں کئی ایک چھوٹی چھوٹی دیسی
ریاستیں ہیں جنکو گورنمنٹ انگریزی نے باوقات مختلف اپنی حفاظت
میں لیا ہے۔ یہاں کے باشندے حبشی ہیں۔

ٹوگیلا:۔ یہ ساحل شمالی کا انجام ہے جو ڈربن سے ۷۰ میل
کی مسافت پر ہے۔ دریائے ٹوگیلا نیٹال کے شمالی حصہ سے گذر کر بحر ہند

جا گرتا ہے اور اس طرح اس سرزمین کو زولولینڈ سے جدا کر دیتا ہے۔
بوئیر ڈرفٹ سے بذریعہ کشتی ٹوگیلا کو عبور کر کے زولولینڈ میں پہنچتے ہیں
بوئیر ڈرفٹ نے جنگ زولو کے دوران میں بہت بڑی شہرت حاصل کی
تھی۔ جو ٹوگیلا کے دہانہ سے ۹ میل کی مسافت پر ہے +

نو لی:۔ ٹرنسوال کا قصبہ براہ ریل پریٹوریا سے ۲۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۸۹۰ء میں دستہ پانیر کا جنگی مصلحتوں کے لحاظ سے یہ ایک منتخب مقام تھا۔ اب کئی ایک بڑی بڑی سڑکوں کا جنکشن ہے چنانچہ وکٹوریا۔ بلا ویئو۔ منگوئی اور پریٹوریا کی سڑکیں یہیں سے گذرتی ہیں +

جوہانسبرگ:۔ یہ جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کا دار الحکومت ہے۔ اور بذریعہ ریل کیپ ٹاؤن سے جو ۱۰۱۴ میل دور ہے۔ اور بلیسج ڈیلاگوا سے جو تین سو میل کی مسافت پر ہے۔ پیوستہ ہے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ ہے۔ اس کی شہرت و ناموری اور تمول کی وجہ وہ سونے کی کانیں ہیں جو شہر میں ہر طرف میلوں تک چلی گئی ہیں۔ یہ شہر ایک سطح مرتفع پر بسا ہوا ہے۔ جو سطح سمندر سے چھ ہزار فیٹ بلند ہے۔ جوہانسبرگ ریتلے میدانوں سے گھرا ہوا ہے۔ اسکے بازار مربع وضع کے ہیں۔ جنکی خوبصورت دکانیں اشیائے تجارت سے بھری ہوئی دیکھی جاتی ہیں +

جیگر سفونٹین:۔ اورینج فری سٹیٹ کے جنوبی حصہ کا قصبہ ہے۔ چونکہ یہاں ہیرے کی کانیں بہی ہیں اس لئے یہ نہایت وسیع مقام ہے۔ آبادی ۲۷۰۰ +

جینسنوائل:۔ کیپ کالونی کا ایک قصبہ جو بندرگاہ الزبتھ سے ۱۲۵ میل کے فاصلہ پر دریائے سنڈے کے کنارہ پر بسا ہوا ہے۔ اسکے ریلوے سٹیشن کا نام موئٹ سٹوارٹ ہے اور ۲۳ میل کی مسافت پر ہے +

ہیری سمتھ:۔ ... **چارلس ٹاؤن:**۔ نیٹال اورینج فری سٹیٹ کے مابین یہ ایک گاؤں

ہے۔ لنگس تک سے پانچ میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ ڈربن سے جو ریلوے لائین
جوہانسبرگ کو جاتی ہے۔ اسکا یہہ ایک سٹیشن ہے ۱۸۹۶ء تک یہ سے کا یہی
آخری سٹیشن تھا۔ مگر اس کے بعد جوہانسبرگ تک لائین کو وسعت دیگئی۔ یہہ
مقام کوہ بجوبہ سے چار میل کی مسافت پر ہے +

ڈربن: یہہ نٹال کا خاص بندرگاہ ہے۔ پہلے یہہ بندرگاہ نٹال
کے نام سے مشہور تھا۔ اور بحر ہند پر واقع ہے۔ کیپ ٹاؤن سے ۸۲۳ اور
جوہانسبرگ سے بذریعہ ریل ۴۸۳ میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ یہہ جنوبی افریقہ کا
نہایت خوشگوار اور خوبصورت شہر ہے۔ بندرگاہ کی عمارتیں ۱۸۵۷ء
سے تعمیر ہونی شروع ہوئی تھیں۔ جو نہایت وسیع پیمانہ پر ہیں سرکاری
عمارتیں۔ باغات۔ پارک یہاں بکثرت ہیں روشنی۔ نالیوں۔ اور ریانی کا
انتظام بھی قابل دید ہے۔ ڈربن میں آٹھ گرجے ہیں۔ اٹھارہ ہزار
گورے۔ گیارہ ہزار دیسی۔ اور گیارہ ہزار ہندوستانی یہاں آباد ہیں
براہ دریا انگلستان یہاں سے ۶۸۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے +

ڈنڈی: نٹال کا جو حصہ تھر کے کوئیلہ کی کانوں کے لئے مشہور
ہے اسکا یہہ مرکز ہے۔ اسکے آس پاس مضافات میں لوہے کی کانیں
بھی پائی جاتی ہیں۔ آب ہوا صحت بخش ہے معمولی دفاتر کے علاوہ یہاں
تین گرجے اور ایک بینک ہال ہے۔ گلنسو یہاں سے ساڑھے پانچ میل کے
فاصلہ پر ہے۔ اور ان دونوں مقامات کے درمیان ریلوے لائین بنی ہوئی
ہے +

ڈی آر: کیپ ٹاؤن اور بندرگاہ الزبتھ کے جنکشن کا یہ ایک
گاؤں ہے۔ اور کیپ ٹاؤن سے پانچسو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آبادی
۶۰۰۔ یہہ سطح سمندر سے ۴۱۸۰ فیٹ بلند ہے۔ یہاں نیرٹ وغیرہ کی
بہت سی کانیں پائی جاتی ہیں +

ڈیلاگوا خلیج: بحر ہند میں پرتگیز ایسٹ افریقہ کے جنوب
مشرقی حصہ میں یہ ایک کھاڑی ہے۔ اس شمال میں لورنکو مارکوئیس

ہے۔ جو ایک با وقعت پرتگالی بستی ہے ✽

رچمنڈ :۔ نیٹال کے جنوب میں ایک چھوٹا سا زراعتی گاؤں ہے جہاں گوشت کی بہت تجارت ہوتی ہے۔ جو کبھی کبھی اسپنٹال کے چکا گو کے نام سے موسوم کرتا ہے ✽

رچمنڈ :۔ کیپ کالونی کا سرد ترین مقام ہے۔ جہاں موسم سرما میں شدت کا پالا پڑتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۴۷۵۰ فیٹ بلند ہے۔ اور ڈی آر کے جنوب میں ۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آبادی ۱۲۵ ✽

روکس ورفٹ :۔ ایک گاؤں جو دریائے بفالو پر ڈنڈی کی جنوب مشرق میں بسا ہوا ہے۔ یہ مقام اپنے اس مضبوطی و بچاؤ کے لحاظ سے مشہور ہے جس کا شکست بند ہوا نہ کے بعد شجمند زولوؤں کے مقابلہ میں تجربہ ہوا تھا ✽

روس ٹد جنکشن :۔ ریلوے کا سٹیشن جو بندرگاہ الزبتھ سے ۲۴۳ اور بلوم فونٹین سے ۲۰۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے روس ٹد اور ٹد لبرگ کے مابین جو پل بنا ہوا تھا۔ بوئیروں نے ۲۵۔ نومبر کو اسے اڑا دیا۔ تاکہ برٹش فوج بندرگاہ الزبتھ سے براہ کراڈوک پیشقدمی نہ کر سکے ✽

رونڈ بوس :۔ من مضافات کیپ ٹاؤن جہاں مسٹر سیسل رہوڈز رہتا ہے

رہوڈیشیا :۔ یہ برٹش مقبوضات سے ہے اور جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کے شمال میں دریائے زمبسی تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے۔ اسکی مشرقی حد پرتگالی علاقہ سے ملتی ہے جس سرحد کا ۱۸۹۱ء میں کنارہ میدان منیکا پر فیصلہ ہوا تھا۔ یہ ملک خط سرطان و جدی کے مابین واقعہ ہے اور دو حصوں یعنی شمالی و جنوبی رہوڈیشیا پر منقسم ہے ✽

زولولینڈ :۔ نو آبادی نیٹال کا ایک حصہ جسے دریائے توگیلا نیٹال خاص سے جدا کرتا ہے۔ یہاں تقریباً سب کے سب کافر آباد ہیں ✽

سٹیشن دریائے موئی :۔ اہل نیٹال کا گرمائی تفرج گاہ یہ ڈربن سے ۱۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ✽

سومرسٹ مشرقی:- گراف زینیٹ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر کیپ کالونی کا یہہ قصبہ کوہ بوسبرگ کے دامن میں واقعہ ہے - آبادی ۲۸۸۸ +

سومرسٹ جنوبی:- کیپ کالونی سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ آبادی ۱۰۰۰ +

سومرسٹ ویسٹ سٹرینڈ:- ایک دلچسپ و شاداب سرزمین جو سومرسٹ ویسٹ سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - اسے کیپ ٹاؤن کا برائیٹن تصور کرنا چاہئے

جنوبی افریقہ کی حکومت جمہوری:- یہہ ٹرنسوال کے نام سے مشہور ہے شمال میں دریائے لمپوپو - مشرق میں بہی اسی دریا اور زولولینڈ - جنوب میں زولولینڈ نیٹال اور اورینج فری سٹیٹ اور مغرب میں کہالالینڈ اور بچوانالینڈ سے محدود ہے شمال سے جنوب تک اس کی بڑی سے بڑی لمبائی ۴۲۵ میل اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی مشرق سے مغرب تک ۳۷۵ میل اور رقبہ ۱۱۹۱۳۹ مربع میل ہے - اس کی زمین سطح سمندر سے سات ہزار فیٹ کی بلندی پر واقعہ ہے - پچاس ہزار ایکڑ زمین پر کاشت ہوتی ہے - تیس ہزار کہیتوں میں سولہ ہزار پرائیوٹ اشخاص کی ملکیت ہیں - ٹرنسوال معدنی دولت سے مالا مال ہے - دارالسلطنت کا نام پریٹوریا ہے جو ہانسبرگ کا ایک خاص شہر ہے +

سپٹفونٹین:- دریائے ماڈر و کمبرلی کے مابین ایک سٹیشن ہے جو موخرالذکر سے ۱۳ میل کی مسافت رکہتا ہے +

سٹرکس ٹروم:- ایسٹ لنڈن و بلوم فانٹین ریلوے لائن کا سٹیشن ہے - اور اول الذکر سے ۱۹۰ میل کی مسافت پر ہے +

سٹینس برگ:- کیپ کالونی کے شمال میں ایک گاؤں جو بندرگاہ ابتھ سے ۲۹۲ - اور ایسٹ لنڈن سے ۲۵۶ میل کے فاصلہ پر کوہ زار برگ کے متصل بسا ہوا ہے +

سٹینس ڈارپ:- یہہ قصبہ کاتی فیلڈ کے وسط میں سوازی لینڈ کی سرحد پر واقعہ ہے - یہاں سے گہوڑے پر اڑھائی روز میں خلیج ڈیلاگوا تک پہنچ سکتے ہیں +

سٹار مبرگ جنکشن:- کیپ کالونی کا شمالی قصبہ سٹیشن - جہاں سے ایسٹ انڈین ریلوے کی شاخیں روس ٹڈو وغیرہ کو جاتی ہیں +

سوازی لینڈ:- یہ ایک چھوٹی سی دیسی قوم کا علاقہ ہے جو جنوبی افریقیہ کی جمہوری حکومت کی مشرقی سرحد پر بسا ہوا ہے - ۱۸۹۴ء میں ٹرنسوال نے اسکا الحاق کر لیا +

ٹونگس:- یہ ایک معزز و ممتاز دیسی شہر کمبرلی سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے - آبادی بائیس ہزار - سر چارلس وارن نے مہم بچوانا لینڈ کے دوران میں یہاں قلعہ تعمیر کیا تھا +

تہارن وائل جنکشن:- ڈربن سے ۰۸ میل کے فاصلہ پر ایک سٹیشن ہے جہاں سے رچمونڈ کو ریلوے لائن کی شاخ جاتی ہے اور ۲۰ میل کی مسافت پر ہے +

شیپ سٹون بندرگاہ:- ڈربن کے جنوب مغرب میں دریائے امزم کولو کے دہانہ پر نیٹال کا ایک قصبہ +

تسوبلی:- ریلوے لائن کے مابین پیٹر مرٹز برگ کا ولیڈی سمتھ کا یہ ایک سٹیشن ہے - اور کلنسو کے جنوب میں پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے +

علیسوال شمالی:- کیپ کالونی کے شمالی حصہ میں دریائے اورینج کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے - اسکی آبادی دو ہزار کے قریب ہے - دریائے اورینج کا پل "فریئر برج" کے نام سے مشہور ہے جس کا طول ۷۰ ۰ فیٹ طویل ہے - کیپ کالونی اور اورینج فری سٹیٹ کے مابین یہی آمد و رفت و رسل و رسائل کا ذریعہ ہے اسلئے بڑا وسیع پل ہے +

فریسر برگ:- یہاں بھیڑوں کے گلے بہت پالے جاتے ہیں - اور کیپ ٹاؤن سے ۲۹۰ میل کی مسافت رکھتا ہے اور کمبرلی ریلوے لائن پر واقع ہے +

فریئر:- یہ ڈربن ریلوے پر کلنسو اور لیڈی سمتھ کے مابین واقع ہے +

فرینس ٹاؤن:- ریلاڈیپ کے متصل آباد ہے - اس کے آس پاس کے پہاڑوں سے سونا برآمد ہوتا ہے +

فلپ سٹون:- کیپ کالونی کے شمالی حصہ کا ایک قصبہ جو کیپ ٹاؤن اور

کمبرلی کے ریلوے لائن کے قریب واقع ہے۔ آبادی ۷۸۰ +

فورٹین سٹیریمز: ۔ دریائے وال کے شمالی کنارہ کا ایک گاؤں جو کمبرلی سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے! اجرائے ریلوے سے پہلے بار برداری اور سلسلہ ڈاک کے لحاظ سے ایک بڑا مشہور مقام تھا لیکن اس قصبہ میں سے ریلوے لائن نکل کر بلوم فونٹین کو گئی ہے +

فورسمتھ: ۔ اورینج فری سٹیٹ کا ایک گاؤں جسکے قریب ۱۸۴۸ء میں انگریزوں اور ابتدائی باشندگان فری سٹیٹ کے مابین لڑائی ہوئی تھی۔ پرانے شہر کے کھنڈروں سے چھ میل کے فاصلہ پر فورسمتھ کے نام سے نیا معدنی مرکز ہے +

کروگرس ڈارپ: ۔ ایک ترقی پذیر قصبہ جو جوہانسبرگ کے مغرب میں ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسکے باہر ٹرنسوال کی آزادی اور اس کے برٹش راج سے آزاد ہونے کے متعلق یادگار نصب کی گئی ہے۔ اسی قصبہ کے قریب ڈاکٹر جیمسن اور ان کے سپاہیوں نے ۲ جنوری ۱۸۹۶ء کو اپنے کو بوئیروں کے حوالے کر دیا تھا +

کرومان: ۔ دریبرگ کے جنوب مغرب میں ۹۴ میل کے فاصلہ پر کیپ کالونی کا ایک قصبہ +

کلپلاٹ: ۔ کیپ کالونی کا ایک قصبہ جو بندرگاہ الزبتھ سے ۱۲۳ میل پرنئی ریلوے لائن (جو ایک خلیج موسل کیطرف بن رہی ہے) کے جنکشن پر واقع ہے +

کلرکس ڈارپ: ۔ جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کا ایک قصبہ۔ آبادی ۶۰۰۰۔ جوہانسبرگ سے بذریعہ ریل ۱۱۸ میل دور ہے۔ یہاں کئی ایک سرکاری عمارتیں اور گرجے ہیں۔ اور مضافات میں ہیرے اور کوئلہ کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں +

کلوک فونٹین: ۔ دریائے ماڈر سے آٹھ اور کمبرلی سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا ریلوے سٹیشن ہے +

کماتی پورٹ:- پرتگیزی ایسٹ افریقہ کی سرحد کے قریب لورنکو مارکوئیس سے ۵۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے +

کمبرلی:- یہہ قصبہ کیپ کالونی کے شمالی حصہ میں ہے اور ہیرے کی کانوں سے ضلع کا صدر مقام ہے۔ ۱۸۷۱ء میں اس کی بنیاد پڑی تہی۔ پہلے یہاں کی آب ہوا نہایت خراب تہی مگر نفیس و خوشنما عمارتوں کے بننے کے نکاس اور نالیوں کے انتظام کی عمدگی اور بکثرت پانی بہم پہنچانے سے یہاں کی آب ہوا بہی کچھ دور ہو گئی اور اسمیں نام کو بہی مضرت باقی نہیں رہی۔ تیس ہزار گورے باشندوں میں سے تیرہ ہزار یوروپین ہیں +

کنگ ولیمس ٹاؤن:- گراہمز ٹاؤن سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر کیپ ٹاؤن میں واقع ہے +

کولسبرگ:- کیپ کالونی کا یہہ قصبہ دریائے اورینج کے نزدیک کیپ ٹاؤن سے ۶۰۷ میل پر ہے۔ یہاں کی آب وہوا بہت خشک ہے۔ پانی کا ذخیرہ بلکہ سالے برسانی کے حوضوں میں جمع کیا جاتا ہے جنمیں چھہ ماہ تک کے خرچ کے لئے پانی سما سکتا ہے۔ گاڑیوں کی پرانی سڑک اورینج فری سٹیٹ کو جاتی ہے وہ اسی قصبہ میں سے گذرتی ہے اور دریا کے پل سے پیوستہ ہے۔ یہہ پل ۱۳۴۰ فیٹ طول ہے اور نوآبادی میں دوسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے اِس کے بنانے میں ایک لاکھ پونڈ صرف ہوا تہا۔ چند سال تک مڈلینڈ ریلوے لائن یہیں ختم ہوتی تہی +

کولنسو یا کولنزو:- نیٹال کا ایک چھوٹا سا گاؤں جو ڈربن سے ۱۲۷ میل پر سطح سمندر سے ۱۵۶۴ فیٹ کی بلندی پر دریائے ٹوگیلا کے کنارہ پر آباد ہے - اس دریا پر پل بنا ہوا ہے +

کوئینز ٹاؤن:- پریٹوریا کا ایک قصبہ جو ایسٹ لنڈن سے ۱۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے - آبادی (۴۰۰۰) اون و غلہ یہاں بکثرت بہم پہنچتا ہے +

کیپ ٹاؤن:- یہہ کیپ کالونی کا دارالسلطنت ہے خلیج ٹیبل کے سرے کے جنوبی حصہ میں کوہ ٹیبل کے نیچے واقعہ ہے تقریباً نصف باشندے جو تخمیناً پچاس ہزار ہوں گے - یوروپین ہیں اور بقیہ حبشی اور پرانے ڈچ باشندوں کی اولاد

اور ان کے غلام ہیں۔ اِس شہر میں عدہا ہندو۔ ملایا۔ چین اور دیگر بہر غیر ممالک کے اقوام کے رہنے والے بھی موجود ہیں *

کیپ کالونی:۔ جنوبی افریقہ کے برٹش مقبوضات میں یہہ سب سے بڑا اور وسیع ملک ہی۔ اس کے دار الخلافہ کا نام کیپ ٹاؤن ہے۔ ۱۸۰۶ء میں یہ نو آبادی ہالینڈ والوں سے ساٹھ لاکھ پونڈ تاوان دیکر حاصل کیگئی تھی۔ اسکی آبادی دس لاکھ دیسیوں اور ساڑھے چار لاکھ گوروں پر مشتمل ہے۔ شمال میں اورینج فری سٹیٹ۔ بیچو انالینڈ۔ بوتولینڈ و نیٹال جنوب و مشرق میں بحر ہند۔ مغرب میں بحر اطلانتک سے محدود ہی۔ اسکی اندرونی حصہ کی سطح مرتفع ایکہزار سے چار ہزار فیٹ تک بلند ہے۔ جس کے گرد پہاڑیوں کا حلقہ کھچا ہوا ہے۔ آب و ہوا معتدل و خشک ہی۔ کم سے کم ٹمپریچر یہاں سایہ میں ۴۱ درجہ پر ہوتا ہے اور سالانہ بالا وسط ۲۵۔ انچ بارش ہوتی ہے۔ جون و جولائی میں نہایت شدت کی سردی۔ اور دسمبر و جنوری میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ معدنیات یہاں کثرت سے ہیں اور تجارت مستقل طور پر روز افزوں ترقی کر رہی ہے *

کیمپر ڈرن:۔ یہہ نیٹال کا ایک چھوٹا سا گاؤں ڈربن سے ۷۴ میل کے فاصلہ پر ہے یہ بھی ایک زراعتی ضلع کا صدر مقام ہے۔ اور دو سو نفوس کی آبادی رکھتا ہے *

گراسپین:۔ کمبرلی ریلوے کا سٹیشن جو بلمانٹ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۲۵۔ نومبر ۱۸۹۹ء کو لارڈ میتھون اور بوئیروں کے مابین یہیں لڑائی ہوئی تھی *

گراف رینٹ:۔ کیپ کالونی میں پورٹ الزبتھ سے ۱۸۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسکا نصف سے زیادہ حصہ باغوں اور انگور کی بیلوں سے ڈھپا ہوا ہی یہاں کئی ایک بڑے بڑے گرجے اور عالیشان عمارتیں ہیں آبادی (۶۰۰۰)

گراہمز ٹاؤن:۔ کیپ کا ایک مشہور شہر جو بندرگاہ الزبتھ سے ۱۰۶ میل کی مسافت رکھتا ہی۔ یہاں کی آبادی تقریباً گیارہ ہزار ہے جنمیں سے چھ ہزار یورپین ہیں۔ اسی ۱۸۱۲ء میں مشرقی صوبجات کا صدر بنا و ۱۸۱۹ء

میں فوجی سٹیشن بنایا گیا۔ ۱۸۸۱ء میں جب یہاں کے اصلی باشندوں اور تارک الوطنان یورپ میں جنگ ہوئی۔ تو نوآبادی والوں کی اجتماع فوج کا یہی سنٹر تھا +

گری سٹون: یہ پٹیر مرٹنز برگ کے شمال میں واقعہ ہے۔ یہاں بھیڑیں بکثرت پائی جاتی ہیں +

گریہم ٹاؤن: کیپ کالونی کا ایک قصبہ جو کمبرلی سے ۵۰ میل کی مسافت رکھتا ہے۔ یہاں اناج بہت پیدا ہوتا ہے اور اون کثرت سے پہنچ سکتی ہے۔ اس قصبہ کے قریب ہی اس پرانے قلعہ کے کھنڈر ہیں جن میں گذشتہ جنگ میں انگریزی سپاہ مقید تھی +

گلنکو جنکشن: ڈربن سے جوہانسبرگ کو جو ریلوے لائین جاتی ہے قصبہ اول الذکر سٹیشن سے ۲۳۱ میل اور ڈنڈی سے ۵½ میل کے فاصلہ پر گلنکو سے ریلوے کی ایک برانچ لائین ڈنڈی تک نکالی گئی ہے +

لارینسو مارکوئیس: خلیج ڈیلاگوا میں پرتگیزوں کی نوآبادی۔ جو سٹیمروں کے ذریعہ سے ڈربن اور کیپ ٹاؤن سے پیوستہ ہے اور جوہانسبرگ سے بذریعہ ریل ۳۹۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۸۹۰ء میں یہاں ۷۶۳۔ انگریز ۱۰۷۹۔ پرتگیز و دیگر یورپین۔ ۹۱۳۔ ایشائی اور ۱۷۸۷ دیسی آباد تھے +

لیڈی سمتھ: یہ نیٹال کا عظیم الشان اور قدیم ترین شہر ہے جو سٹرک ڈربن سے جوہانسبرگ کو جاتی ہے۔ اس کے وسط میں اورینج فری سٹیٹ اور ٹرانسوال کی ریلوے شاخوں کے جنکشن پر واقع ہے۔ یہ شہر ہموار زمین پر بسا ہوا ہے۔ دریائے توگیلا کی ایک شاخ جسکا نام کلپ ہے۔ یہاں بہتی ہے قدہ قامت میں پٹیر مرٹنز برگ سے یہ دوسرے درجہ پر ہے۔ دیسی اور یورپین ملی جلی آبادی تخمیناً پانچ ہزار ہے۔ جولائی ۱۸۹۰ء میں فوجی حکام نے یہاں کے تخلیہ میں ایک بھاری فوج تعینات کی۔ اور کئی ہزار سپاہیوں کے رہنے اور ایک ہزار گھوڑوں کے رکھے جانے کے لئے مکانات اور اصطبل تعمیر کرادئے +

دریائے لمپوپو: یہ دریا جنوبی افریقہ کی جمہوری حکومت کو جوہانسبرگ لینڈ

اور جنوبی رہوڈیشیہ سے جدا کرتا ہے۔ اور یہ گذرکر بحر تگیز ایسٹ افریقہ سے ہند میں جا گرتا ہے۔ اسکا کوئی حصہ جہازرانی کے قابل نہیں ہاں ہلکے اور چھوٹے سٹیمر مل سکتے ہیں +

لیڈی گری: شمالی علیوال کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ڈرگز پہاڑیوں میں بسا ہوا ہے۔ اسمیں داخل ہونے کا صرف ایک ہی رستہ ہے یہاں تین ہوٹل ایک لائبریری اور ایک گرجا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا خشک و پر فضا اور طاقت بخش ہے +

لینگس برگ: کیپ ٹاؤن سے ۲۱۲ میل کے فاصلہ پر کیپ کالونی کا ایک قصبہ +

لینگس نک: یہ نٹال اور ٹرنسوال کے درمیانی پہاڑیوں میں واقعہ ہے اور اسے قدرتًا موخر الذکر شہر کا بحری دروازہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اور ۱۸۸۱ء کی مشہور لڑائی یہیں ہوئی تھی لینگس نک سطح سمندر سے ساڑھے پانچہزار فیٹ بلند ہے۔ نٹال و ٹرنسوال ریلوے اور بار برداری کی بڑی سڑک اس کے اندر سے ہوکر گذرتی ہے +

ماڈر دریا: کمبرلی سے چوبیس میل کے فاصلہ پر ایک تفریح گاہ ہے جہاں اہل کمبرلی تعطیلوں میں دل بہلانے جاتے ہیں +

مالمسبری: کیپ کالونی کا ایک قصبہ جو کیپ ٹاؤن سے ۴۹ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں غلہ اور انگور بکثرت پیدا ہوتے ہیں +

مجوبہ پہاڑی: لینگس نک کے مغرب میں یہ پہاڑ پندرہ سو فیٹ بلند ہے ۱۸۸۱ء کے خوفناک جنگ کا یہیں سین کھنچا گیا تھا۔ اس پہاڑ کی چوٹی تقریبًا ایک میل وسعت رکھتی ہے جسکی وجہ سے اس پہاڑ کی صورت طشتری کی مانند معلوم ہوتی ہے +

مڈلبرگ: یہ بھی کیپ کالونی کے شمال میں ہے اور بندرگاہ الزبتھ سے ۲۴۹ میل کی مسافت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسے زرخیز ضلع کا صدر ہے جہاں غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے کسی زمانہ میں یہ گارڈن کمنگ کا شکارگاہ تھا +

میٹجس فونٹین:۔ کیپ کالونی کے شمالی حصہ کا ایک گاؤں ہے ۹۵ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ یہہ گاؤں ہسٹرجے۔ ڈی لوگن کی ملکیت ہے۔ یہاں کی آب و ہوا خشک اور تازگی بخش ہے +

ملنٹو:۔ سٹارم برگ جنکشن کے متصل کوئلہ کی کانوں کا مرکز۔ آبادی ...۷

میسبرگ:۔ کیپ کالونی کے شمالی حصہ میں ناؤپورٹ کے قریب ایک قصبہ

مینفکنگ:۔ سرحد ٹرنسوال کے قریب کیپ کالونی کا ایک قصبہ ہے جو ہانسبرگ سے ۱۸۰ پریٹوریا سے ۱۹۰ اور کیپ ٹاؤن سے ۸۷۰ میل کا فاصلہ رکھتا ہے۔ یہہ سطح سمندر سے تقریباً چار ہزار فیٹ بلند ہے۔ یہاں کی آب ہوا برسات اور خشک دونوں موسموں میں صحت افزا ہے۔ دریائے مولوپو سے جو پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے۔ شہر میں پانی پہنچتا ہے آس پاس کا ملک ریتلا ہے۔ البتہ مغرب میں دو میل کے فاصلہ پر زمین نے بتدریج بلند ہو کر چند پہاڑیوں کی صورت اختیار کی ہے جس کی وجہ سے فوجی حس و حرکت دقت طلب ہے +

میگرسفونٹین:۔ یہہ اورینج فری سٹیٹ سے تعلق رکھتا ہے اور دریائے ماڈو کے شمال مشرق میں چھہ میل کے فاصلہ پر اس سڑک پر واقع ہے جو جیکبڈال سے کمبرلی کو جاتی ہے +

ناؤپورٹ:۔ کیپ کالونی کے شمال میں کیپ ٹاؤن سے بفاصلہ ۵۶۹ میل ڈی۔ آر۔ برنچ ریلوے لائن کے جنکشن پر واقع ہے +

نیٹال:۔ برٹش نو آبادی جسے واسکوڈاگاما نے ٹیرا نیٹالس کے نام سے موسوم کیا تھا۔ بحر ہند پر کیپ کالونی اور سوتولینڈ کے مابین بسا ہوا ہے۔ موخرالذکر مقام اسکے مغرب میں پرتگیز مقبوضات شمال مشرق میں۔ اورینج فری سٹیٹ اور جمہوری ملک جنوبی افریقہ اسکے شمال میں واقع ہے۔ تین صدیوں تک گوروں کو یہاں بستیاں بنانے کا خیال نہیں آیا۔ ۱۸۲۴ء میں انگلستان کی جماعت نے بندرگاہ نیٹال کی بنیاد ڈالی۔ جو اب ڈربن کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۸۳۸ء میں بوئیروں نے زولوؤں کو شکست دیکر یہاں جمہوری حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ بوئیر اسے نٹالیہ کہتے تھے۔ اور اسکا دارالحکومت پیٹرمرٹزبرگ

تھا۔ متعدد لڑائیوں کے بعد برٹش گورنمنٹ نے بوئیروں کو یہاں سے نکل جانے یا اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا۔ چند سال تک یہ ملک انگریزوں کے زیر اثر کیپ کالونی سے متعلق رہا۔ ۱۸۵۶ء میں یہ نو آبادی قرار دیگئی۔ کافر چاروں طرف سے جوق جوق آکر آباد ہونے لگے۔ گو انگریزوں کی آبادی بھی مستقل طور سے بڑھتی گئی۔ مگر پھر بھی ان کی آبادی کو کافروں سے وہی نسبت ہے۔ جو ایک کو دس سے ہو سکتی ہے ۱۸۷۹ء میں دیسی سردار سٹیوابو سے انگریزوں نے ملک زولو کو فتح کیا۔ اور ۱۸۸۱ء میں اسے برٹش مقبوضات میں داخل کئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ ۱۸۹۳ء میں نٹال کو ایک ذمہ دار گورنمنٹ عطا ہوئی۔ سر جان رابنسن وزیر اعظم مقرر ہوئے ۱۸۹۷ء میں زولولینڈ کو نٹال میں شامل کر دیا۔

نیوکیسل:۔ نٹال کے شمال مشرقی حصہ کا ایک قصبہ جو ڈربن و جوہانسبرگ ریلوے لائین پر اوّل الذکر سے ۲۶۸ میل کے فاصلہ پر کوہ ڈرکنسبرگ کے دامن میں بسا ہوا ہے اس کے پاس ہی انگنڈ کا دریا بہتا ہے۔ جو دریائے برفالو کی ایک معادن شاخ ہے۔ ۱۸۸۱ء کے جنگ بوئیر میں نیوکیسل برٹش فوج کا صدر مقام تھا۔ اور یہیں معاہدہ صلح پر دستخط ہوئے تھے۔

ہوپ ٹاؤن:۔ پیٹر مرٹزبرگ سے بارہ میل کے فاصلہ پر نٹال کا قصبہ جو سٹیشن سے چار میل کے فاصلہ پر بسا ہوا ہے۔ یہیں ایک کالج اور ایک بڑا مدرسہ جاری ہے۔

ہوپ کرال:۔ کیپ ٹاؤن سے کمبرلی تک کے ریلوے لائین کا ایک سٹیشن ہے جو اوّل الذکر مقام سے ۵۲۰ میل کی مسافت رکھتا ہے۔

ہائیڈلبرگ:۔ پیٹر مرٹزبرگ کے شمال مشرق میں یہ جرمن آبادی ہے جو نٹال میں داخل ہے۔

ہیری سمتھ:۔ اورینج فری سٹیٹ کے شمال مغرق میں ڈربن سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور فری سٹیٹ کے تجارتی مرکزوں میں نہایت وقیع اور ممتاز متصوّر ہوتا ہے۔ پہلے ڈربن ریلوے لائین یہیں ختم ہوتی تھی۔ یہاں کی آب و ہوا صحت بخش خیال کی جاتی ہے۔

ہیلڈل برگ: جمہوری حکومت جنوبی افریقہ کے جنوبی حصہ میں جوہانسبرگ سے چند میلوں کی مسافت پر آباد ہے +

وینین: ایسٹ کورٹ کے متصل نیٹال کا ایک چھوٹا سا گاؤں - وینین کے معنی رونیوالے کے ہیں - یہ نام اس حادثہ سے مشتق ہے جو ڈچ باشندوں کے پہلے پہل نیٹال میں آباد ہونے کے وقت زولوؤں کے حملہ کے پیرایہ میں ظہور میں آیا تھا +

ڈیوگیرینج: ایسٹ کورٹ اور دریائے ہوئی کے عین وسط میں ایک سٹیشن -

ڈلوہور: ضلع کیپ کالونی کا خاص قصبہ - آبادی (۸۰۰) +

ونڈسارٹن: شمالی کمبرلی میں ۲۷ میل کے فاصلہ پر یہ قصبہ بر لب دریائے وال واقع ہے اس مقام کو نہر کھودنے والے مزدوروں کا صدر کہنا بیجا نہ ہوگا - آبادی (۷۹۰) +

دورسسٹر: کیپ ٹاؤن سے ۱۰۹ میل کے فاصلہ پر کمبرلی ریلوے لائین کا ایک سٹیشن - یہاں کے انگورستان مشہور ہیں - آبادی (۵۴۰۰) +

ونبرگ: کیپ ٹاؤن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر کوہ ٹمیبل کے مشرقی پہلو کا ایک چھوٹا سا گاؤں کوہ ونبرگ پر فوجی کیمپ اور انگریزی زخمیوں کے لئے شفاخانہ ہے +

یوٹرچٹ: یہ حکومت جمہوریہ جنوبی افریقہ کے جنوب مشرق میں دریائے یوفالو کے قریب واقع ہے +

دریائے وال: اورینج فری سٹیٹ اور ٹرانسوال کے مابین دریائے وال بمنزلہ سرحد کے ایک حصہ کے تصور کیا جاتا ہے نیٹال اور اورینج کے پہاڑوں سے نکل کر سمت مغرب اورینج فری سٹیٹ میں بہتا ہے +

وری برگ: بچوانا لینڈ کا دار الحکومت اور کیپ سال کیپ ٹاؤن ریلوے لائین کا یہی انجام رہا - یہ مرکز تجارت ہے اور ہیفکنگ سے ۹۷ میل کی مسافت پر واقع ہے +

واکرسٹروم: نیٹال و ٹرانسوال کے مابین ایک چھوٹا سا سرحدی

گاؤں ہے جہاں سنہ ۱۸۸۱ء میں مجوبہ ولینگس نک سے انگریزی لشکر نے شکست کہا کر معاودت کی تہی +

وارنٹن: سکمبرلی سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر دریائے وال کا ایک چھوٹا سا گاؤں یہاں دریائے وال پر ایک پل بنا ہوا ہے۔ آبادی (۸۰۰) +

ویسٹرمس فارم: دره روزبرگ سے ۱۴ میل کی مسافت پر ایک صحت افزا مقام براہ سڑک کسو فرسٹ ایسٹ سے ۴۴ میں میل کے فاصلہ پر ہے +

بوئیر فوج

ملک کی حفاظت کیواسطے بوئیر سپاہ کمانڈر سسٹم کے مطابق مرتب کیجاتی ہے۔ ہر ایک مذکر باشندہ جسکی عمر سولہ سے ساٹھ سال کے مابین ہو۔ اور ہتھیار اُٹھا سکتا ہو۔ قانوناً شہری فوج کا ممبر تصور کیا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو جب کبھی ضرورت ہو وہ اُسے فوجی خدمات کی انجام دہی کے واسطے طلب کر سکتی ہے۔

برگر سپاہ تین حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا دستہ ۱۸ سے ۳۴ سال کے مابین عمر رکھنے والے سپاہیوں سے مرکب ہے۔ دوسرا ۳۴ سے ۵۰ سال کے مابین عمر کے سپاہیوں سے۔ اور تیسرا ۱۲ سے ۱۸ سال اور ۵۰ سے ۶۰ سال کے مابین عمر رکھنے والے اشخاص سے۔ اوّل اور دوئم دستے پہلے جنگی خدمات کے لئے طلب کئے جاتے ہیں۔ تیسرے دستے سے سخت و اشد ضرورت کیوقت کام لیا جاتا ہے۔

ملک سترہ فوجی اضلاع پر مشتمل ہے۔ پھر ہر ایک ضلع کئی کئی چھوٹے چھوٹے حصے بنائے گئے ہیں۔ ہر ضلع کی سپاہ ایک کمانڈنٹ کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور اُسکے ہر اونے حصہ پر ایک فیلڈ کارنٹ افسر ہوتا ہے۔ کمانڈنٹ جنرل تمام فوج کا افسر اعلےٰ ہوتا ہے۔ صرف توپخانہ اور مٹھی بھر پولیس کو ٹرنسوال کی مستقل فوج کہنا چاہئے توپخانہ چار سو برگر و النٹیروں اور ممالک غیر کے پیشتر سپاہیوں سے جنمیں سے اکثر جرمن ہیں مرکب ہوتا ہے توپچی منتخب سپاہی ہیں۔ اور انکو فنون جنگ کی اچھی طرح تعلیم دیجاتی ہے کیونکہ برگر سپاہ کے لئے اسی سے افسر انتخاب کر کے بھیجے جاتے ہیں۔ انکی جنگی تربیت محاصرہ وکوہی توپخانہ کی مشق ٹیلیگرافی۔ کمسریٹ و عام فوجی فرائض پر مشتمل ہوتی ہے

ٹرنسوال اور بھی دو ہزار والنٹیروں کی سپاہ رکھتا ہے جنکو توپچیوں اور پولیس کے برابر تنخواہ دیجاتی ہے حسب اتفاق وقت انسے فوجی اور

پولیس کے دونوں کام لئے جاسکتے ہیں۔
افواج کی نقل و حرکت میں ذرا بھی توقف واقع نہیں ہوتا کمانڈنٹ کو جب فراہمی سپاہ کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس امر کی اطلاع اپنے ضلع کے متعدد فیلڈ کارنٹوں کو دیتا ہے۔ جو سواروں کو بھیجکر والنٹیروں کو اُنکے کھیتوں اور مکانوں سے جمع کر لیتے ہیں۔
ہر ایک بوئیر سپاہی کو ایک گھوڑا۔ ایک زین۔ بندوق۔ گولی بارود کی ایک خاص مقدار اور پندرہ روز کا خشک کھانا ہمراہ لانا پڑتا ہے۔ بوئیر سپاہی کے پاس یہ سامان ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ہر ایک افسر ضلع کی فوج کے ساتھ اُسکی بار برداری کی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔
بوئیر سپاہ کو بہت بڑے صیغہ کمسریٹ کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک سپاہی دو تین ہفتوں کے لئے خشک گوشت۔ غذا۔ کافی وغیرہ ساتھ رکھتا ہے۔ رہے گھوڑے انھیں یہ ہر سبز میدانوں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جنکے ہراول سے وہ اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔
حال میں ہر قسم کے بوئیر سپاہ کی کل تعداد ساٹھ ہزار تخمینہ کیگئی ہے لیکن بعض اُنکی تعداد ایک لاکھ بیان کرتے ہیں۔ موخر الذکر تخمینہ میں اورینج فری سٹیٹ کی سپاہ بھی داخل ہے جو ٹرنسوال کے نمونہ پر بھرتی کیجاتی ہے مگر چھوٹے پیمانہ پر رہے ❊

ڈچ زبان کے لفظ اور مقامات کے نام جو جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے اخبارات میں چھپ رہے ہیں

آرڈ (Aarde) زمین - ارض -

آس فونٹین - بیل کا سرچشمہ - بوئیروں کا ایک شہر -

آساگائی - (Assagai) ایک قسم کا چھوٹا نیزہ یا تیر جو جنوبی افریقہ کے ہاٹنٹاٹ یا بانٹو قوم میں جنگ اور شکار میں استعمال کرتی ہیں - یہ لفظ پرتگالی آزاگایا (Azagaya) کا بگاڑ ہے جو لاطینی ہاسٹا سے لیا گیا ہے -

افگانگ (Afgang) ڈھلوان -

الانڈس لاگٹ (ایلڈ لاخٹ) (Elands Zoagte (Lachter) نیٹال میں ایک مقام جہاں حال میں جنگ ہوئی ہے - الانڈ ایک قسم کا بارہ سنگھا ہے جو جنوبی افریقہ کے اس علاقہ میں کبھی پایا جاتا تھا - اور لاگٹ کے معنے وادی ہے - جسکا تلفظ ڈچ زبان کے رُو سے لاخٹ ہے - یعنے بارہ سنگا کی وادی -

اندونا (Induna) ایک بانتو قوم کے سردار کے ماتحت ایک اعلےٰ درجہ کا افسر - یہ زولو زبان کا لفظ ہے -

اِن سپین (Enspan) روانگی کے لئے ساز لگانا -

اوم پال (اوہم پال) (Ohm Paul) Oom Paul پریسیڈنٹ کروگر کے نام کا پہلا حصہ - اسکے معنے ہیں چچا پال کروگر -

برگ (Burg) کے معنے پہاڑ - اور برگ (Burg) کے معنے قلعہ یا شہر - تلفظ دونوں کا ایک ہی ہے - اور شہروں اور مقامات کے ناموں کے آخر استعمال ہوتے ہیں -

برگر (Burgher) لفظی معنے شہری - فری سٹیٹ یا ٹرنسوال کا برگوار باشندہ جو ووٹ دینے کا حق رکھتا ہے - اور تمام فوجی خدمات کا ذمہ وار ہے - قدیم اہل روما کے "سوس رومانس" کا مشابہ ہے -

برگرس ڈارپ - شہریوں کا گاؤں - بوئیروں کا ایک مقام -

بروک - (Broek) دلدل -

بلا (Blauw) نیلا - انگریزی بلیو -

بلوم فونٹین (بلوم فان ٹین) (Bloem-fon-tain) اورینج فری سٹیٹ کا دارالخلافہ ہے - لفظی معنی ہیں "فاورنا فونٹین" یعنے "پھولوں کا چشمہ"

بوسکاپ - جنگل کی پہاڑی - ایک مقام کا نام -

بوش واِلڈ (Boshveld) ایک کھلا ہوا میدان جس میں جھاڑیاں ہوں -

بوم (Boom) درخت -

بوئیر (تلفظ بوئر) (Boom) Boer لفظی معنی دہقان یا کاشتکار مگر اب اس قوم کا نام ہو گیا ہے - جو جنوبی افریقہ میں ڈچ نسل سے ہے اور ڈچ بولی بولتا ہے -

بیک (Beek) چھوٹی نہر -

پاروڈے برگ - "گھوڑے کا پہاڑ" ایک مقام کا نام ہے -

پان (Pan) ایک خشک شدہ کھاری دلدل کا مقام -

پورٹ (Poort) پہاڑوں کے درمیان راستہ -

ٹریک - (Trek) سے مراد سفر ہے - بوئیر جب نئے ملک کی طرف سفر کرتے ہیں تو ایسا کہتے ہیں - انگریزی (Track) سے مشابہ ہے -

ٹرنسوال - وال دریا کا نام - یعنے ملک کے اندر دریائے وال (کیپ کالونی کی طرف رہنے والوں کے لئے) -

ٹسیٹس - (Tsetse) جنوبی افریقہ کے ایک خوفناک زہریلی مکھی ہے

جو صرف خانگی جانوروں کو ڈستی ہے اور آدمیوں کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ جانور اسکے ڈسنے سے مرجاتے ہیں۔ جب کسی علاقہ سے شکار کے جانور ہانک دیئے جائیں تو یہ مکھی بھی چلی جاتی ہے۔ بانٹو زبان کا لفظ ہے۔

جُوبرٹ - بوئیروں کے جنرل جُوبرٹ کے نام کا صحیح تلفظ جیو بیئر ہے اور اس نام کے بہت سے لوگ جنوبی افریقہ میں آباد ہیں۔

ڈارپ - بوئیروں کے اکثر مقامات کے ناموں کا آخری جزو ہے۔ جسکے معنے ہیں گاؤں یا موضع۔ مثلاً کروگرس ڈارپ یعنی کروگر کا موضع یا کروگر پور۔

ڈال (Daal) وادی۔

ڈرفٹ (Drift) گھاٹ۔ دریا سے پایاب اُترنے کا مقام۔

ڈورکیس برگ - ایک مقام کا نام ہے۔ لفظی معنے عفریت کا پہاڑ۔

ڈوپرس - جنوبی افریقہ کے ڈچ گرجا کا ایک محدود خیال مذہبی فرقہ اور ٹل ڈوپران لوگوں کے ایک گرجا کا نام ہے۔ جسکا کروگر بھی معتقد ہے۔

راڈ (راہٹ) Raad (Raht) کونسل مجلس مشورہ۔ بوئیروں کے پارلیمنٹ۔

راڈ ہُواِس (راہٹ ہوس) مکان پارلیمنٹ۔

رانڈ (راہنٹ) Rand (Rahnt) لفظی معنی کنارہ یا پہلو۔

وِٹ واٹرس رانڈ (Witwatersrand) بمعنے سفید پانی کا کنارہ۔

رگنس (Ruggens) ایک بنجر پہاڑی علاقہ۔

رواِنِک (Rooinek) ایک حقارت کا کلمہ جس سے بوئیر انگریزوں کا ذکر کرتے ہیں۔

زواڈ (Zuid) جنوب۔

سپٹ فونٹین - غم کا سرچشمہ۔ بوئیروں کا ایک شہر۔

سٹاڈ (Stad) قصبہ۔

سپروٹ (Spruit) چھوٹا دریا یا نہر
سپی ان کوپ ۔ خیرا رہی کی پہاڑی ۔ ایک مشہور مزار کا نام۔
سٹرک سٹروم ۔ مضبوط ندی۔
سٹروم (تلفظ سٹردم Stroom یا Stroom) ندی جو انگریزی لفظ سٹریم سے ملتا ہے اور جنوبی افریقہ کے بہت سے شہروں کے خاتمہ پر استعمال ہوتا ہے۔ مثل سٹرکسٹردم ۔ بوچفسٹردم ۔ وغیرہ۔
سلوائٹ (Sluit) خندق۔
شانٹز (Schantze) ایک بند یا کچی نشانہ باز کو مقابل کے دشمن کی آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک پتھروں کا ڈھیر۔
فونٹین (Fontein) چشمہ۔
کارو (Karros) بعض اضلاع میں مقامات کا نام ہے۔ ہاٹنٹاٹ زبان میں "خشک مقام" سے مراد ہے۔
کالاباش (Calabash) ایک قسم کا کدو کا سخت چھلکا ہے جو جنوبی افریقہ کی وحشی قوم بانٹو مثل پانی کے ٹھلیا ۔ لٹیا ۔ پیالہ یا ناس کی ڈبیا کے استعمال کرتی ہے۔
کرال (Karaal) ایک مویشی بند کرنے کا باڑا ۔ یہ پرتگالی زبان کے لفظ (Curral) "کرّل" کا بگاڑ ہے۔ اسی سے قوم ہٹنٹاٹ یا بانٹو کی جھونپڑیوں کے مجموعہ کی بھی مراد لیجاتی ہے۔ کیونکہ یہ عموماً ایک دائرہ کی صورت میں بنائے جاتے ہیں۔ جس کے اندر کی طرف مویشی رہتے ہیں۔
کروگر (تلفظ ۔ کروگھر) صحیح تلفظ کروگر ہے جو آجکل بوئیروں کے پریسیڈنٹ کا نام ہے جو لوگ کروجر یا کروبر تلفظ کرتے ہیں غلطی پر ہیں۔
کرونجی ۔ یہ بوئیروں کا ایک جنرل جو میفکنگ (مافی کنگ) کے محاصرہ پر رہا ہے اور بعدہٗ انگریزی فوج نے قید کر کے سینٹ ہلینا بھیجدیا ہے ۔ کرونجی کو بیا ئی مجبور پڑا ہو (کرونجے)۔
کرونس ٹاڈ ۔ تاج کا قصبہ ۔ فری سٹیٹ کا ایک مقام۔

ناچیٹ ہال (Nachtmaal) عشائے ربانی۔

ناؤ پورٹ۔ تنگ دروازہ۔ ایک فری سٹیٹ کا مقام ہے۔

نِک (Nek (Neek)) انگریزی لفظ نک کی طرح اس کے معنی گردن ہیں۔ اور مقام لینگ نک کے معنے "لمبی گردن ہے"۔ مگر اس کا تلفظ بوئیر لینگ نک کا کہتے ہیں۔

نی اُو۔ (Nieuwe) نیا۔

واسبرگ۔ لومڑی کا ایک گاؤں۔ بوئیروں کا ایک مقام ہے۔

واش بانک۔ دھونے کی میز۔ ایک مقام کا نام ہے۔

وریج (یا) ورائی (تلفظ فرائی) (or) - Vrij (Fry) - انگریزی لفظ فری یعنے آزاد کے مشابہ ہے۔ شہروں کے نام کے حصہ اول میں مستعمل ہوتا ہے جیسے وریج ہیڈ (Vrijheid) یا ورائی برگ (Vrijburg) مقام اول بوئیروں نے زولو قوم سے لیا تھا۔

وَلی (Vley) ایک سرسبز اور نیچی گھاس کا جنگل اور چراگاہ۔

ووکسراڈ۔ (Volksraad) ایک ڈچ لفظ ہے جس کے معنے رعایا کی کونسل ہے یعنی رعایا کو منتخب کئے ہوئے قائم مقاموں کی قانونی مجلس۔

ویلڈ (فِلٹ) Veld (Felt) میدان یا کھیت جو انگریزی فیلڈ سے ملتا ہے۔ ویلڈٹ غلط ہے۔

ہاوٹ۔ (Hout) لکڑی چوب۔

ہلپ مایکر روڈ یعنی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی سڑک۔ ایک مقام کا نام ہے۔

ہیم راڈن (Heemroden) برگر جنکو گورنمنٹ اضلاع کی عدالت ہائے انصاف میں بطور اسیسروں کے مقرر کرے۔ یہ ڈچ زبان کا لفظ ہے۔

انگریزی سپاہ

جنرل کمانڈنگ انچیف } فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس آف قندہار و واٹر فورڈ - پی سی وی کے پی وی سی جی سی بی و جی سی آئی ای وغیرہ -

چیف آف سٹاپ - میجر جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم جی سی بی وغیرہ -

نیٹال کی بھاری سپاہ جنرل سر ریڈورس بلر کے ماتحت ہے -

لفٹننٹ جنرل سر الفرڈ کلیری کا ڈویژن

میجر جنرل ایچ جے ہلڈ یارڈ کا بریگیڈ -

دویم ویسٹ یارکشائر -

دویم ایسٹ سری -

دویم ویسٹ سری -

دویم ڈیونشائر -

میجر جنرل آنریبل این جی لٹلٹن بریگیڈ -

دویم سکاچ رائفلز -

اوّل و دویم لائٹ انفنٹری -

اوّل رائفلز بریگیڈ -

سویم کنگس رائیل رائفلز -

میجر جنرل ہارٹن کا بریگیڈ -

دویم رائیل سکاٹس فیوسیلئرز -

دویم رائیل آئرش فیوسیلئرز -

اوّل رائیل ویلش فیوسیلئرز

اوّل رائیل ڈبلن فیوسیلئرز

اوّل ڈربی شائر -

دویم رائیل فیوسیلئرز -

اوّل رائیل انسکلنگ فیوسیلرز -

دویم سومرسٹ لائٹ انفنٹری -

اوّل بورڈر -

اوّل کناٹ رینجرز -

اوّل گلوسٹرشائر کا دستہ -

بحری بریگیڈ -

نیٹال والنیٹرز -

(سوار)

(لارڈ ڈنڈونلڈ کا دستہ)

اوّل رائیل ڈریگون -

سیزدہم ہسرز - دو سکواڈرن -

ششم انسکلنگ ڈریگون دو سکواڈرن -

جنوبی افریقہ ہارس -

بجز جنٹلوں اور بریگیڈ کمانڈرز کے نام تحقیق معلوم نہیں ہوئے -

امپیریئیل لائیٹ ہارس۔

(توپخانہ)

میجر جنرل جی۔ ایچ مارشل۔
ہفتم۔ چہاردہم شصت و یکم شصت و چہارم
شصت و ششم۔ ہفتاد و سویم باٹریاں۔
آر۔ ایف۔ اے۔ چہارم کوہی باٹری
آر۔ جی۔ اے۔

لارڈ میتھوئن کا ڈویژن (سیاہ پہ گنگ کمبرلی)

میجر جنرل سرایچ۔ اسی کول رائیل کا بریگیڈ۔
سویم گرنڈ یئر گارڈز۔
اوّل سکاٹس گارڈز۔
اوّل کولڈسٹریم گارڈز۔
دویم کولڈسٹریم گارڈز۔
میجر جنرل میکڈ ونلڈ کا بریگیڈ۔
دویم رائیل ہائیلنڈر
اوّل ہائیلنڈر لائیٹ انفنٹری۔
دوئیم سیفورتھ ہائیلنڈر۔
اوّل گارڈن ہائیلنڈر۔
میجر جنرل آر پولی کر یوز بریگیڈ۔
دویم یارکشائر لائیٹ انفنٹری۔
اوّل نارتھمبر لینڈ فیوسیلئرز۔
اوّل ارگائیل وسدرلینڈ ہائیلنڈر۔
اوّل لائیل نارتھ لنکاشائر۔
اوّل لائیل منسٹر فیوسیلرز۔

اوّل ارکا کل سدرر۔
میجر جنرل بیکٹن۔
نہم لانسرز۔ ششم ڈریگون گارڈز۔
ششم انسکلنگ ڈریگون۔
دوازدہم لنسرز۔
سیزدہم ہسرز۔ (ایک سکوڈرن)۔
رمنگٹن گائیڈز۔

(توپخانہ)

شصت و یکم باٹری آر۔ الیف۔ اے (ہوٹیزر)
چار اتواپ شصت و پنجم باٹری آر۔ الیف۔ اے
جی و پی باٹریاں آر۔ الیف۔ اے۔ بحری
بریگیڈ معہ اتواپ کلاں۔ مونٹڈ انفنٹری
نیوزیلینڈ و نیوسوتھ ویلز لنسرز دستہ

جنرل گٹگر کا ڈویژن شمالی کیپ کالونی)

بریگیڈ کے کمانڈروں کا نام معلوم نہیں۔
دویم رائیل برکشائر۔ دویم نارتھمبر لینڈ نیو
سیلرز۔ دویم رائیل آئرش رائیفلز۔ دویم
شر اپشائر۔ دویم ڈیوک آف کارنوال لائیٹ
انفنٹری۔ اوّل سفولک۔ اوّل رائیل سکاٹش
ارل ایکس۔ اوّل ویلس۔

لفٹنٹ جنرل فرنچ کا ڈویژن سواران

(کیپ کالونی)

دویم ڈریگون (سکاٹ گریز) دہم ہسرز

شم شم الن کلنگ ڈ یڈون نیوسوتھ ویلز لینیرز موننٹڈ انفنٹری نیٹو انفنٹری موننٹڈ اورز

(توپخانہ)

اوایٹہ آر باٹریز آر - ایف - اے - چہارم - سی و ہفتم - سی و ہشتم - ہفتاد و چہارم - ہفتاد و ہفتم ہفتاد و ہشتم باٹریاں - او - ایف اے چہاردہم و بست و دویم کمپنی ویسٹرن ڈویژن رائل گیریزن ارٹلری بستم فورٹریس کمپنی رائل گیریزن آرٹلری -

میجر جارج وائٹ کا ڈویژن (لیڈی سمتھ پلٹال)

بریگیڈ ماونڈر غیر معلوم - اوّل گلوسسٹرشائر اوّل لیسسٹرشائر - اوّل ڈیونشائر - اوّل کنگس رائل رائیفلز - دویم کنگس رائل رائیفلز - اوّل رائل آئرش فیوسیلیرز - دویم رائل ڈبلن فیوسیلیرز - دویم گارڈن ہائیلنڈرز - اوّل لوئل اوّل مانچسٹر - دویم رائفل بریگیڈ - بحری بریگیڈ نیٹال والنٹیر +

(سوار)

پنجم ڈریگون گارڈ پنجم لینسرز - ہجدہم ہسرز نوزدہم ہسرز - سپیشل کور آف مونٹڈ انفنٹری کور آف امپیریل لائٹ ہارس +

(توپخانہ)

سیزدہم نہم بست و یکم - چہل و دویم ہفت و ہفتاد و پنجم باٹریاں - ار - ایف - اے

سرچارلس کا ڈویژن

میجر جنرل اسی - آر - پی - ویٹیس بریگیڈ - اوّل جنوبی لنکاشائر - دویم رائل لنکاسٹر - دویم لنکاشائر فیوسیلیرز - اوّل یارک و لنکاسٹر - میجر جنرل جے - ٹی کوک کا بریگیڈ - اوّل یارکشائر - اوّل رائل وارسوک - دویم ڈورسٹ - دویم ٹل سیمس +

(سوار)

کمپوزٹ رجمنٹ آف ہوس ہولڈ کیوری - چہاردہم ہسرز -

(توپخانہ)

۲۷ باٹری آر - ایف - اے - ہجدہم و بستم باٹریان آر - ایف - اے +

لفٹنٹ جنرل کیلی کنی کا ڈویژن

میجر جنرل او - اے - پی کلمنٹس بریگیڈ - دویم بڈفورڈ شائر - دویم رائل آئرش - دویم وارسسٹرشائر - دویم ویلٹ شائر - میجر جنرل سی - آئی - ناکس کا بریگیڈ - دویم الیسٹکنٹ - دویم گلوسسٹرشائر - اوّل ویسٹ رائڈنگ - اوّل اکسفورڈشائر لائٹ انفنٹری +

(توپخانہ)

ٹی کیو اینڈ یو باٹریان - رائل ہارس توپ خانہ -

لفٹنٹ جنرل ٹکر کا ڈویژن

میجر جنرل سر ویچ چرسائیڈ کا بریگیڈ۔ اوّل
اینگس اون سکاچ بورڈرز۔ دوئم سوتھرولینز
بورڈر۔ اوّل لنکن شائر میجر جنرل جے۔
ای۔ ایچ پراٹر کا بریگیڈ۔ دوئم نارفالک
دوئم چیشائر۔ دوئم ہیمپشائر۔ دوئم نارتھ
سٹیفورڈ شائر +

(توپخانہ)

ہشتاد و سوئم۔ ہشتاد و چہارم۔ ہشتاد و پنجم
باٹریاں او۔ ایف۔ ملہ +

مفصلہ ذیل رائیل انجنیئر۔ رائیل آرمی
میڈیکل۔ آرمی سروس۔ آرمی آرڈوننس
دستے۔ برٹش فوج جنوبی افریقہ کے ساتھ کام
کر رہے ہیں +

رائیل انجنیئر

ششم کمپنی (فورٹرس) + ہفتم کمپنی
(فیلڈ) + ہشتم کمپنی (ریلوے) + نہم
کمپنی (فیلڈ) + دہم کمپنی (ریلوے) +
یازدہم کمپنی (فیلڈ) + ہفدہم کمپنی
(فیلڈ) + بستم کمپنی (فورٹرس) + بست و
سوئم کمپنی (فیلڈ) + بست و ہشتم کمپنی
(فیلڈ) + بست و نہم کمپنی (فورٹرس) +
سی و یکم کمپنی (فورٹرس) + سی و ہفتم کمپنی
(فیلڈ) + سی و ہشتم کمپنی (فیلڈ) + چہل
و دوئم (فورٹرس) +
اوّل ڈویژن ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ ریل
بنانیوالا صیغہ۔ میدانی سپاہ۔ غبارہ کا
صیغہ +

آرمی سروس دستہ

۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ +
۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰
۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸
۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ +
۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - اور
۴۲ کمپنیاں +

رائیل آرمی میڈیکل کورز

۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ -
۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹
کی کمپنیاں +

(آرمی آرڈیننس دستہ)

۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - اور ۹ -

تالیف ہذا کے دوران میں مفصلہ ذیل دستوں
کی کیفیت غیر معلوم تھی:-
ہفتم ڈریگون گارڈز۔ ہشتم ہسرز۔ ہفدہم
لنسرز۔ محاصرہ کی ٹرین اور جنوبی و مغربی
ڈویژنز نہائتو آر۔ جی۔ اے کے ۱۱۳۶ افسر
اور سپاہی۔ ہوائٹزر بریگیڈ۔ آر۔ ایف۔
اے۔ ملیشیا کی گیارہویں پلٹن و النٹیر کمپنیاں

امپیریل یومنری۔ نوآبادیوں کی سپاہ کنٹنجنٹ۔ فوج محفوظ میں سے کمک۔ والنٹیران جنوبی افریقہ کے معاملات کا دستہ

فوج والنٹیر کی حس و حرکت

۱۸- دسمبر ۱۸۹۹ء کو کیبنٹ کونسل کے اس فیصلہ نے کہ والنٹیر افواج سے جنگ جنوبی افریقہ میں کام لیا جائے۔ تمام برٹش قلمرو میں عجیب قسم کا جوش و خروش پیدا کر دیا دو روز بعد جو قواعد نافذ ہوئے انمیں گورنمنٹ نے والنٹیروں سے ایک دستہ سواران بنام نہاد امپیریل یومنری مرتب کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ نیز یہہ کہ باقاعدہ رجمنٹوں سے جو انتخاب شدہ مونٹڈ انفنٹری اسوقت وہاں کام کر رہی ہو اسی جگہ والنٹیر مقرر کئے جائیں۔ گورنمنٹ آٹھ ہزار انفنٹری اور ۴۰۰۰ یومنری (سوار) والنٹیروں کی ضرورت ظاہر کی تہی۔ مگر آناً فاناً میں اس سے چار گنا زاید والنٹیر نے جنگ جنوبی افریقہ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ شہر لنڈن کیطرف سے چودہ سو والنٹیروں کے سازوسامان وغیرہ کے بہم پہنچانے کے متعلق جو درخواست پیش کی گئی تہی۔ وہ منظور ہوئی۔ چند دنوں میں اس غرض کے لئے پچاس ہزار پونڈ چندہ فراہم ہو گیا۔ لارڈ چیشم نے تین ہزار والنٹیر سوار بھرتی کرنے چاہے تہے۔ اس ارادہ کا مشتہر ہونا تہا کہ خطوط کا تانتا لگ گیا۔ جنمیں ہر طبقہ و فرقہ کے اشخاص نے والنٹیروں کی فہرست میں اپنا نام لکھانے کی آرزو ظاہر کی تہی۔ آنریبل کمپنی توپخانہ کو خود اسکے نوے فیصدی ممبروں نے اپنا نام درج کرنے کے واسطے درخواست دی۔ ہارورڈ ولنسٹ نے جو کوئین کی ویسٹ منسٹر کے کرنل ہیں مکرر ایک ہزار والنٹیر بھرتی کرنے کے لئے درخواست دی۔ لنڈن اور نوآبادیوں وغیرہ کے تمام والنٹیر دستوں کے افسروں کی طرف سے صیغہ جنگ انگلستان کو اس مضمون کے خطوط پہونچے کہ ہمارے دستوں کے والنٹیرز انگلستان یا بیرونجات میں غرضکہ جہاں کہیں حکم ہو خدمات بجا لانے پر تیار ہیں۔

علاوہ بریں گورنمنٹ انگلستان نے کمانڈر انچیف کو جنوبی افریقہ میں بہی والنٹیر سوار بہرتی کرنے کی اجازت دیدی تہی۔ جب ملک کو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ مزید سپاہ

کی خدمات منظور کرنے پر بھی آمادہ ہے۔ تو اس سے شمالی امریکہ اور آسٹریلیا و دیگر ممالک میں از سر نو جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ کناڈا نے فوراً ایک اور دستے کو حرکت میں آنے کا حکم دیا۔ آسٹریلیا نے مختلف نوآبادیوں سے ایک ہزار والنٹیروں کے بھیجنے کا منشا ظاہر کیا۔ نیوزیلینڈ نے فی الفور توپ اور سپاہیوں سے ایک دستہ مرتب کر کے مہیا کر دیا۔

ملیشیہ کی اٹھارہ بلٹن طلب ہوئیں جنمیں سے نو کو بیرونی خدمات پر روانہ کیا گیا بقیہ کو بطور قلعہ گیر سپاہ کے انگلستان میں متعین کیا گیا۔ علاوہ اُن کے ہزاروں سابق والنٹیرز۔ سویلینوں اور پیشتر بوڑھے ملازموں نے بھی محکمہ جنگ کو درخواست دی کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بڑی خوشی سے جنگ جنوبی افریقہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے پر آمادہ ہیں +

جنوبی افریقہ کے مشہور مقامات کی ریلوے کی مسافتوں کی فہرست

کیپ ٹاؤن سے	بلوم فونٹین تک	۷۵۰ میل
"	بلاوئیو "	۱۳۶۱ "
"	ڈی آر "	۵۰۱ "
"	جوہانسبرگ "	۱۰۱۴ "
"	کمبرلی "	۶۴۷ "
"	میفکنگ "	۸۷۰ "
"	ناؤلیجرٹ "	۵۷۰ "
"	نارووالس پونٹ "	۶۲۹ "
"	نٹال "	۱۱۳۴ "
"	پریٹوریا "	۱۰۴۰ "

کیپ ٹاؤن سے	دلجوئین ڈرفٹ تک	۹۴۵ میل
"	ورِی برگ "	۷۷۴ "
فیلیج ڈیلاگوا سے	کماتی پورٹ تک	۵۸ "
"	جوہانسبرگ "	۳۵۹ "
"	پریٹوریا "	۳۹۴ "
بندرگاہ الزبتھ سے	بلوم فونٹین تک	۴۵۰ "
"	جوہانسبرگ "	۷۱۴ "
"	ناڈپورٹ "	۲۷۰ "
"	ناروالس پونٹ "	۳۲۸ "
"	پریٹوریہ "	۷۴۰ "
"	ولجوئین ڈرفٹ "	۶۵۹ "
ڈربن سے	چارلس ٹاؤن تک	۳۰۴ "
"	کلنسو "	۲۳۱ "
"	ہیرس متھ "	۲۴۹ "
"	لنگس ٹیک "	۳۰۱ "
"	نیوکیسل "	۲۶۸ "
"	پیٹرمرٹزبرگ "	۷۰ "
"	پریٹوریا "	۵۱۱ "
"	وانکسرسٹ "	۴۰۸ "

جنگ جنوبی افریقہ میں انگریزی فوج اور روپیہ کا خرچ

(۱) انگریزی فوج کی تعداد

اکتوبر ۱۸۹۹ء کے آغاز مین جبکہ جنگ شروع ہونے لگی تہی - دولت انگریزی کی فوج کی تعداد صرف ۲۰ ہزار تہی اُسی ماہ کے ختم تک اور چودہ ہزار کا لشکر اضافہ ہوا پھر کچھ دنون کے بعد یہ قرار یاب ہوا کہ ہر ماہ مین اپریل تک ۳۰ ہزار فوج جنوبی افریقہ کی فوج مین بڑہتی جائے - اس افزونی سے جون و جولائی تک انگریزی لشکر کی تعداد دو لاکھ ۳۰ ہزار تک پہونچ گئی - جو میدانِ جنگ مین جانے کے لیے مکمل اور مسلح تہی یہ اُس نقصان کی تعداد کے علاوہ ہے - جو برٹش لشکر کو وقتاً فوقتاً پہنچتا رہا - اس تعداد سے دولت انگلشیہ کی فوج کشی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے -

(۲) فوجی طبی عملے کی تعداد

دسمبر ۱۸۹۸ء کے آغاز مین ۳۰ فوجی ڈاکٹر ۲۷۰ اہل عملہ اور تیمار دار موجود تھے ستمبر و اکتوبر ۱۸۹۹ء مین ۵۰ ڈاکٹر ایک ہزار اہل عملہ اور ۱۲ تیمار دار چھ ماہ کے بعد ۶ سو ملکی اور لشکری ڈاکٹر ۵ سو اہل عملہ اور ۷۲ تیمار دار جمع تھے - ماہ مارچ مین جبکہ انگریزی لشکر کو بڑی مشکل کا سامنا تہا - ۸ سو ڈاکٹر ۶ سو زیر دست ۸ سو تیمار دار موجود تھے - ماہ جولائی مین ڈاکٹرون کی تعداد ایک ہزار کو اہل عملہ کی تعداد ۶ ہزار کو اور تیمار دارون کی تعداد ۹ سو کو پہونچ گئی -

(۳) برٹش نقصانات

یہ جنگ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو آغاز ہوئی - ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر گیا ہے - مگر ہنوز موقوف نہین ہوئی ہے - اس جنگ مین برٹش لشکر کی تعداد [illegible]

گئی۔ انگلستانی محکمۂ جنگ سے جو اعلان فوجی نقصانات برٹش کی نسبت شایع ہوا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے۔

	سردار	سپاہ
مقتولین	۳۲۴	۳۵۴۰
مجروحین جو بعد پر ہلاک ہو گئے	۹۷	۱۰۳۵
بیماری سے نقصان	۱۷۴	۷۰۱۱
قید اسیری مین ہلاک شدہ	۴	۹۲
مجروحین زندہ بگور	۱۱۳۲	۱۴۵۸۱
مفقود الخبر	۷	۱۳۴۱۶
فطرتی موت	۵	۲۰۰
تلفات بعد از سردار و سپاہ	-	۱۱۹۹۷
بیکار شدہ	۱۶۳۸	۳۶۹۸۶
دونون کا جملہ		۸۲۲۰۱

(۴) کل فوج اور نقصانات

ایک دوسرا تخمینہ فوج اور اُس کے نقصانات حسب ذیل ہیں:۔

یکم ڈسمبر کو جنوبی افریقہ مین انگریزی فوج کی تعداد دو لاکھ دس ہزار ۲۹۳ بہ تفصیل ذیل تھی:۔ ریگولر یعنی نظام۔ فوج۔ سوار ۱۶۰۰۰۔ توپخانہ ۱۲۷۰۰۔ پیدل ۱۰۵۴۰۰۔ انجینر وغیرہ ۱۳۹۹۳۔ میزان ۱۴۷۸۹۳۔ نوآبادیون کے دستے ۳۳ ہزار۔ امپیریل فوج سفید پوشان ۱۰ ہزار۔ والنٹیر ۵۰۰۷۔ ملیشیا۔ ۱۸ ہزار نوسو۔

یکم اگست سنہ ۱۸۹۹ء کو جنوبی افریقہ مین کل فوج ۹۶۲۲ تھی۔ اِس تاریخ سے ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء یعنی اعلان جنگ کی تاریخ تک ۶۳۵۳ سپاہ ولایت سے اور ۴۴۵۶ آدمی ہندوستان سے وہان پہنچگئے۔ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء سے ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء تک ولایت اور نوآبادیون سے ۱۴۹۷۸۷ فوج نظام۔ ۱۷۵۹ مزید سپاہ نظام ہندوستان سے نوآبادیوں کے دستے ۱۱۰۳۴۔ جنوبی افریقہ کے والنٹیر ۲۸۹۳۲۔ امپیریل یومنری

۱۰۱۱۵ - انگلستان کے والنیٹر ۱۰۷۸۷ - ملیشیا ۲۰۶۴۶ بھیجی گئی - اِس کمک سے جنوبی
افریقہ مین فوج کی کُل تعداد ۲۵۴۷۴۹ ہوگئی - یکم اگست سنہ ۱۹۰۰ع سے ۳۰ نومبر
سنہ ۱۹۰۰ع تک جو مزید کمک پہنچی - اُس سے کُل تعداد ۲۴۷۲۱۱ ہوگئی - تفصیل نقصان
۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۰ع تک کارزار مین ۳۰۱۳ قتل - ۱۳۸۸۶ مجروح - ۶۹۹۷ بذریعہ خطوط بیماری
یا اتفاقیہ صدمات سے ہلاک ہوئے - اور تاریخ مذکور کو میدان جنگ کے ہسپتالون مین
۱۱۹۲۷ بیمار پڑے تھے - اِس عرصہ مین ۷۵۴۱ تندرست - اور ۳۵۵۴۸ بیمار و زخمی
جنمین سے کئی راستہ مین فوت ہوگئے - انگلستان کو ۷۰ - ہندوستان کو ۱۸۴۴
فوج نظام سیلون وغیرہ کو اور ۱۱۷۲ - نوآبادیون کے دستے اپنے ممالک کو واپس گئے -

(۵) برٹش دولت کے مصارف

۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۱ع کے تار سے ظاہر ہوا ہے - کہ جنگ جنوبی افریقہ کے مصارف کا مسئلہ
لنڈن مین زیر بحث ہے - سر اینچ ہکس بیچ نے پارلیمنٹ مین بیان کیا - کہ اب تک جنگ کا
خرچ ایک ارب ۲۲ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ ہوا ہے - اور یہ کہ جنگ کے ماہوار مصارف ایک
کروڑ ۷۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہو رہے ہین - اِس تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ دولت
انگریزی کا اِس جنگ مین روزانہ خرچ ۲۷ لاکھ کے قریب ہو رہا ہے - برٹش کی مالی
دولت اِس جنگ کے مصارف سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے -

(۶) ابھی جنگ طول کھینچے گی

ریویو آف دی ریویوز کے اقتباسات دربارہ جنگ جنوبی افریقہ عجب ہین - وہ لکھتا ہے
دیگر اخراجات کے علاوہ فراہمی و آلات حرب کی مرمت مین ایک لاکھ اسی ہزار پونڈ روزانہ
صرف پڑتا ہے جس کا تخمینہ علم الاعداد کی رو سے فی منٹ ایک ہزار آٹھ سو چھتیس ہے - اِس
مین شک نہین - کہ جنگ جنوبی افریقہ مین صرف افسوسناک حد کو پہنچا ہے - مگر یہ
بیان مبالغہ سے خالی نہین نظر آتا ہے - وہ لکھتا ہے - اب برٹش پبلک بھی جنگ
کے قریب الاختتام ہونے کا یقین نہین کرتی - جنوبی افریقہ والے تخمینہ کرتے ہین - کہ جو
دو تین ہزار جھونپڑے بوئرون کے اُجاڑے گئے - اگر وہ ازسرنو تعمیر کئے جائین - تو

تیس لاکھ پونڈ اسٹرلنگ سے کسی طرح کم خرچ نہ ہوگا - نوآبادی کے بوئیرون کا بھی نقصان اسی طرح ۱۰ لاکھ پونڈ فرنگ ہے - اسی کاغذ نے چند تجویزین بھی پیش کی ہین - اوّل یہ کہ مہلت بوئیرون کو دیجائے - کہ وہ اپنی حالت پر غور کرسکین دوسرے وہ تدبیر ہونی چاہیئے - کہ بغیر کشت وخون اُن کی طاقت ٹوٹ جائے - اِس وقت تک سب کارروائیان مضر ثابت ہوئین - جن کے جھونپڑے اُجاڑے گئے خانہ بدوش بنائے گئے - وہ سب مشتعل ہوکر ڈیوٹ کی فوج کے شریک ہوگئے - ایک بوئیر ڈیلیگیٹ نے بھی یہ لکھا تھا - اگر آپ جھونپڑے نہ جلاتے - تو ڈیوٹ کی فوج کا شمار اِس قدر ترقی نہ کرتا - جب ہتھیار رکھکر وہ اطاعت قبول کرتے ہین - تو سینٹ ہلینا اور سیلان کو جلاوطن کیئے جاتے ہین - یہ نتیجہ اطاعت کون برداشت کرسکتا ہے ۔

شرائط صلح جو بوئیرون نے رد کین

پارلیمنٹ نے ۲۳ مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک کاغذ شایع کیا ہے - جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے - کہ بوئیرون کے جنرل بوتھا نے جن شرائط کو مسترد کیا ہے - وہ حسب ذیل تھین - سوائے انگریزی علاقہ کے باغیون کے سب کے قصور معاف سینٹ ہلینا اور سیلون سے بوئر قیدی واپس بولائے جائین - بالفعل بوئیرون کے ملک کو سلطنت انگلستان کی ایک نوآبادی اور پھر کچھ مدت کے بعد رپریزنٹیٹو گورنمنٹ قرار دیا جائے - انگریزی اور ڈچ زبانون کی برابری - زمینداروں کو تقاوی سے مدد دیجاوے - بوئیرون کے کل نقصانات کا معاوضہ دیا جاوے - جو دس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہ ہو - بوئیرون کو لائسنس پر بندوقین رکھنے کی اجازت دیجاوے اور رپریزنٹیٹو (قائم مقامی) گورنمنٹ قائم کرنے کے بعد کافر (سیاہ چہرہ) باشندون کو بھی محدود صورت مین ووٹ دینے کا حق دیا جائے لارڈ کچنر نے صلاح دی تھی - کہ انگریزی علاقہ کے باغیون سے صرف ووٹ دینے کا حق چھین لیا جائے - اسپر سر الفرڈ ملز نے اعتراض کیا تھا - کہ اِس سے کیپ کالونی اور نیٹال پر بہت برا اثر پڑیگا -

چند متفرق مضامین

بوئیر عورتین

ایک بوئیر نے حال مین اپنی عورتون کی بڑائی کر کے انگریز عورتون کو سخت ناگوار طعنہ دیا تہا۔ اُس نے کہا تہا۔ کہ انگریز عورتین اپنی ہی تن پروری اور جسمی آرائش اور بناؤ سنگار پر جان دادہ ہین۔ اولاد کی پرورش ذرا بہی نہین جانتین۔ اپنے بناؤ سنگار کی خاطر وہ یہان تک بہی کرتی ہین۔ کہ جب سے اولاد پیدا ہی ہو اور بہی چند سخت باتین اُس بوئیر نے کہی تہین۔ جن سے معلوم ہوتا تہا کہ ضرور بوئیر عورتون اور انگریز عورتون مین فرق ہے۔ وہ فرق اب معلوم ہُوا ہے۔ اور تمام کامون کے علاوہ بوئیر عورتین ہتھیار باندھکر مردون کی طرح جنگ بہی کر سکتی ہین۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سنہ ۱۸۸۰ء مین بوئیر لوگ جو انگریزون سے بگڑے تھے۔ اُس مین عورتون کا جوش ہی پہلے پہل جوش زن ہُوا تہا۔ یہ بہی کہا جاتا ہے۔ کہ جب مجوبا ہل کی جنگ مین افواج انگریزی بوئیرون کے ہاتھ سے غارت ہوئی تہی۔ وہ جنگ بہی عورتون کے جوش طبیعت کا ہی نتیجہ تہا۔ بوئیر لوگون پر اُن کی عورتون کا بڑا غلبہ ہے۔ اُن کے تمام کامون مین عورتون کی طاقت ہی کام آتی ہے۔ کیا میدان جنگ مین اور کیا سبزہ زار کھیتون مین بوئیر عورتین اپنے شوہرون کے ساتھ رہتی ہین۔ سایہ کی طرح کبہی خاوند سے علیحدہ نہین ہوتین۔ بوئیر لوگ کم سنی مین شادی کر لیتے ہین۔ اُن کا انتظام خانہ داری اور طریق معاشرت نہایت ہی خوشنما ہے۔ کہین کیون نہ جاوین۔ اپنی بیوی کا ساتھ بوئیر لوگ ترک نہین کرتے۔ سنہ ۱۸۳۶ء مین جب بوئیر لوگ انگریزی علاقہ کیپ کالونی وغیرہ سے نکلکر شمال کی جانب ہال ندی کو عبور کر کے چلے۔ تو بوئیر عورتین اپنے خاوند۔ بیٹے۔ مان باپ کے ہمراہ عین

خوشی سے تمام مصیبتوں کو برداشت کرکے اِن کی امداد کرتی تھین۔ عورتوں ہی کی امداد سے بوئروں نے اُن کالے جنگلی آدمیوں کے ایک جدید حصۂ ملک مین داخل ہو کر ایک مختصر سی ریاست جمہوریہ قائم کی۔ جب بوئروں کو وہان کے جنگلی سیاہ فام آدمیوں سے جنگ پیش آئی تو اُن کی عورتین خوف زدہ ہو کر گھروں مین گھُسی نہین۔ بلکہ انہوں نے ہتھیار باندھے۔ اور مردوں کے برابر کھڑے ہو کر تلوار چلائی۔ اُسوقت جو جو بوئر عورتین لڑی تھین۔ اُن مین سے اکثر ہنوز زندہ ہین۔

موجودہ جنگ کی نسبت بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بوئر عورتوں کا جوش طبیعت کام کر رہا ہے۔ گروہ در گروہ بوئر عورتین جمع ہو کر میدان جنگ مین اپنے مردوں کے واسطے کھانا تیار کرتی ہین۔ اور اُن کو کھلاتی پلاتی ہین۔ اُن کے واسطے گولے گولیان۔ بارود وغیرہ مہیا کرتی ہین۔ حتیٰ کہ اُن کو صلاح و مشورہ بھی دیتے ہین جب زخمی ہو کر مرد میدان مین گرتے ہین۔ تو بھی عورتین اُن کو سنبھالتی ہین جوش بھری باتوں سے اُن کے جوش طبیعت کو کم نہین ہونے دیتین۔ خدمت کر کے اُن کو مطمئن کرتی ہین۔ اِن عورتوں ہی کی ہمت سے کہین کہین بوئر لوگ ہارتے ہارتے بھی فتحیاب ہو گئے ہین۔

انگریزوں کی طرف سے اِن عورتوں کے دلوں مین بڑی ہی نفرت ہے جو بوئر عورتین انگریزی علاقوں مین خوشی سے بسر کرتی ہین۔ اور وہان سے نکلنے پر اُن کو مصیبت برداشت کرنی پڑی۔ لیکن اِس مصیبت کو اُس خوشی پر ترجیح دیتی تھین۔ بوئر عورتوں کے دلوں مین انگریزوں سے تنفر کی آگ بڑی طرح روشن ہو رہی ہے۔ انگریزوں سے جنگ مین جن عورتوں کے خاوند یا فرزند میدان کارزار مین مارے گئے ہین۔ اُن کا غم و غصہ بھی انگریزوں پر سخت تر ہے۔ ایسی ہی عورتوں نے بوئروں کے دلوں مین آتش غضب مشتعل کر دی ہے۔ اور کہا ہی کہ جان جائے تو کچھ پرواہ نہین۔ لیکن انگریزوں کی غلامی ہرگز منظور مت کرو۔ اِس لئے اب بوئر لوگ انگریزوں سے بلا خوف و ہراس جنگ کرتے ہین۔ جس انگریزی قوم سے بڑھ کر طاقتور اور زبردست کوئی قوم روئے زمین پر نہین ہے اُسی

قوم سے بوئیر لوگ دست وگریبان ہین - دنیا مین یہ ایک عجیب و غریب جنگ ہے۔
ایک انگریز لکھتا ہے - کہ بوئیر عورتون مین حسین بہی ہین - بعض بعض بوئیر عورت اس
قدر حسین ہے - کہ وہ کسی انگریزی قوم کی حسین عورت سے کسی طرح سے کم نہین - ہے
بہت انگریز بہی بوئیر عورتون سے شادی کرنے لگے ہین - بوئیر عورتون کی اتنی
تعریف سنکر کلکتہ کے برہمو سماجی بہت ہی خوش ہوئے ہونگے - کیونکہ وہ تمام بیاہ بہی
عورتون ہی سے کرانا چاہتے ہین -

بوئیرون کی دولت

اب کہ ہماری فوجین جنوبی افریقہ مین جنگ کر رہی ہین - وہان کی ان کانہائے
طلا کا تذکرہ جو باعث جنگ - بیان کیجاتی ہین - خالی از لطف نہین ہے - چند
برسون مین جو دولت جنوبی افریقہ مین پائی جائیگی - دنیا کے کسی حصہ مین
نہین دیکھی گئی تہی - اور اب بھی یہ کانین سینکڑون برس تک لاکھون آدمیون
کو کروڑپتی بنانے کیلئے کافی ہین -

یہ بیان افسانہ سا معلوم ہوگا - کہ ان دنون ہمارے سپاہی سونے کے میدان
مین لڑ رہے ہین - لیکن یہ بیان صحیح اور بالکل صحیح ہے - ان کانون مین اب
بہی اسقدر سونا ہے - کہ اگر کھودا جائے - تو انگریزون کا کل قومی قرضہ ادا کرنے
کیلئے کافی ہے - اور یہ تو کوئی کہہ ہی نہین سکتا - کہ آئندہ اور کس قدر پیدا ہو -
یہ بات نہایت ہی قرین امکان ہے - کہ کسی دن کوئی ایسی کان برآمد ہو جو
اپنی زرخیزی سے کل دریافت شدہ کانون سے بڑھ جائے - جنوبی افریقہ ابہی سے
دنیا کے زرخیز ملکون مین دوسرا سمجہا جاتا ہے - اور کوئی یہ نہین کہہ سکتا - کہ صدی
آئندہ مین کون کون کانین ظہور مین آئین - اس کی دولت اعلی درجہ کی حرص کے
خواب سے بڑہی ہوئی ہے - ٹرانسوال کے میدان جنگ کی چھ انچ زمین مین اس
قدر زر و الماس چھپا ہونا ممکن ہے - جس کا کبہی دنیا والون کو خواب مین خیال
نہین ہوسکتا -

جنوبی افریقہ کی کانین کئی میل زمین گھیرے ہوئے ہین - جنمین ساٹھ ستر ہزار

آدمی مصروف بہ کار ہیں "وٹ واٹرلینڈ" کی مشہور کان ۱۲۰ میل لمبی ہے۔ اور اُن ہیں فی بارہ میل چھ ارب روپیہ کا سونا بیان کیا جاتا ہے۔

جنوبی افریقہ میں جس شخص نے اوّل مرتبہ اِن کانون کی دولت حاصل کی اُس کو امیر ہونے میں اتنی بھی دیر نہیں لگی جسقدر ناظرین کو اس مضمون کے پڑھنے میں لگے گی۔ تیس برس ہوئے ہوٹنماٹ قوم کا ایک بچہ ایک چمکتے ہوئے بلور سے کھیلتا ہُوا نظر پڑا۔ یہ ہیرا اب ایک انگلش کونٹ کی بی بی کے قبضے میں ہے۔ جس نے اُسکو تین لاکھ پچھتر ہزار روپیہ میں خرید کیا تہا۔ جنوبی افریقہ میں اوّل اوّل یہی ہیرا برآمد ہُوا تہا۔ اور اِس زمانہ سے لوگون نے جس تیزی سے دولت بنانی شروع کی اُس کی پیروی مشکل ہے۔

مسٹر بارنی بارنیٹو نے ٹرانسوال میں اسقدر روپیہ پیدا کیا کہ وہ شمار نہیں کر سکتا تہا۔ جس زمانہ میں اُسنے ٹرانسوال میں قدم رکھا تہا۔ اُس کے پاس کھانے کو بھی نہ تہا۔ لیکن تیس برس کے اندر اُس نے بعض کانین سترہ لاکھ پچیس ہزار روپیہ میں فروخت کین۔ یعنے تقریباً چھ لاکھ سالانہ کے حساب سے روپیہ پیدا کیا۔ اور اس زمانہ سے اُسکی دولت بے انتہا بڑہنے لگی۔ اُس کی چار کمپنیون میں ایک دن میں دو کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کے حصّے خرید کئے گئے۔ یہ شخص جنوبی افریقہ کا پہلا کروڑپتی تہا۔ ڈی بیر کی کان بینتالیس روپیہ فی منٹ کی فرح سے منافع تقسیم کرتی ہے اور اس کے مالکون نے کروڑون روپیہ پیدا کر لیا ہے۔

مسٹر جے بی رابنس نامی اُنیس برس کا ایک لڑکا تہا۔ یہ اس زمانہ میں اس جگہ تہا۔ جہان سونے کی کان دریافت ہوئی تہی۔ اسنے فوراً ہی ایک کھیت مول لیا جو ضلع وٹ واٹرلینڈ میں سب سے زرخیز تہا۔ اس نے لنیگلاگیٹ میں ایک قطعہ اراضی ایک لاکھ پانچہزار روپیہ میں خرید کیا جس سے زیادہ زرخیز قطعہ اتبک سننے یا دیکھنے میں نہیں آیا۔ کیمبرلی میں اب بھی آٹھ کروڑ پچیس لاکھ کی اس جگہ کی مصنوعی نقل فروخت ہوتی ہے۔ جو ڈی بیرس کمپنی نے کیمبرلی کی کان الماس کے مالکون کو دی تہی۔ اِس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے مہاجن کتنا بڑا لین دین کرتے ہین۔ مزدوری میں ان مختلف کمپنیون کا جسقدر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ وہ چھ کروڑ

روپیہ سے زیادہ ہے - اور گذشتہ تیس برس میں ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کا
صرف ہیرا برآمد ہوا -

ڈی بیر کی چار کانین ۴۲۱۱ - ایکڑ وسیع ہیں اور صرف ایک سال میں وہیلی زمین
کے تین لاکھ بوجہ نکالے گئے تھے - کافر مزدور اپنے پھاوڑوں سے سخت نیلی زمین
کو ڈھیلا کرتے ہیں - اُس کی مٹی کے ڈھیر لگاتے اور اُسکو گاڑیوں میں لادکر کھلے
ہوئے کھیتوں کو لیجاتے ہوئے عجیب کیفیت پیدا کرتے ہیں - یہ کارخانوں میں جانے
کے قبل مہینوں کھلے میدانوں میں پڑی رہتی ہی - جہاں وہ برساتی پانی سے قدرتی
طور پر سڑائی جاتی ہے - بتیس لاکھ "بوجھ" اسے جو ڈی بیر کے مزدوروں نے ایکسال
میں برآمد کئے - پانچ کروڑ پچیس لاکھ کے ہیرے نکالے گئے - اور دو کروڑ پچیس
لاکھ روپیہ مزدوری میں صرف ہوا -

بعض کانوں کی نسبت گمان ہے - کہ وہ اب سے پچاس برس تک قائم رہینگی
اور اِس زمانہ میں دس ارب روپیہ کا سونا ان کانوں سے برآمد ہوگا - جنوبی افریقہ
میں دو سو کروڑپتی ہیں - اور کوئی نئی کان نہ بھی دریافت ہو - پھر بھی جب انگریز
ٹرانسوال پر قابض ہونگے - تو اُن کو کروڑپتی ہونے کے بہت سے موقع ملینگے -

ڈچ کاشتکاروں کا طریقہ شادی

ایک غیر ملک کا شخص ڈچ کاشتکاروں کی کارروائی کی نسبت اپنا تجربہ اِس طرح پر
بیان کرتا ہے - کہ بوجہ سات برس کی بود و باش کے میں ٹرانسوال میں رہنے اور
ڈچ کاشتکاروں کی کارروائی کا عادی ہوگیا - ان لوگوں کی کفایت شعاری اور
گندہ طریقہ کی بود و باش سے ابتدا میں مجکو نفرت تہی - مگر رفتہ رفتہ یہ نفرت باقی نہ
رہی - لیکن جب ایسے واقعات پیش آئے - جنکی نسبت مجکو دریافت ہوا کہ غالباً
تمام عمر مجکو یہیں رہنا ہوگا - تو میں ایک ڈچ کاشتکار کی بیٹی سے شادی کرنے پر
آمادہ ہوا - جنکی عادات عموماً ناپسندیدہ ہوتی ہیں -
ایک روز میں پریٹوریا سے تلاش ایک عورت کے روانہ ہوا تاکہ اوس سے شادی
کروں - اور ایک موضع میں پہونچا - جہاں ایک بیوہ مع اپنی بیٹی کے جس کی عمر انیس

برس کی تہی - رہا کرتی تہی - یہ لڑکی نہایت حسین تہی - لہذا مین نے تجویز کیا کہ مین اُس سے شادی کرون -

ٹرانسوال کے ڈچ کاشتکارون مین رواج یہ ہے - کہ جب کوئی شخص شادی کرنا چاہے - تو نہایت شوخ رنگ کپڑے پہنکر نہایت عمدہ تیز رفتار گہوڑے پر سوار ہو جس پر نیا زین ہو - اُن دیہات مین جائے جہان اُسکو حسب خواہش دلہن ملنے کی اُمید ہو جب وہ اپنی دلہن منتخب کر لے - تو نئے طریقہ کے عمدہ عمدہ کپڑے پہنکر اپنی ٹوپی مین ایک پر لگا کر گہوڑے پر سوار اُس مکان کو جائے - جہان اُس کی دلہن ہو - راستہ مین یہ ایک مرتبان جس مین میوہ جات کا مربہ ہو - اور ایک مومی شمع خرید کرے مربے کا مرتبان اُسکی مان کو دیدیا جاتا ہے - تاکہ وہ رضامند ہو - اور شمع لڑکی کو دیجاتی ہے اگر وہ رضامند ہوی - تو شمع کو روشن کرتی ہے - اوسوقت اوسکی مان ایک چہوٹی چاندی کی کیل شمع مین لگا کر چلی جاتی ہے - یہ مرد لڑکی سے گفتگو کیا کرتا ہے تاوقتیکہ شمع اُس مقام تک جلے جہان کیل لگی ہوتی ہے - اُس کے بعد رخصت ہوتا ہے - اُس کے بعد نیک دن تجویز کرکے شادی ہو جاتی ہے -

چونکہ مین آمادہ شادی تہا - لہذا نہایت شوخ رنگ کے کپڑے پہنکر ایک عمدہ گھوڑے پر جس پر نیا زین تہا - سوار ہو کر کئی موضعون مین پہرا مجکو دیکہکر لوگ خیال کرتے ہونگے کہ یہ شادی کرنا چاہتا ہے - مین نے صدہا لڑکیان دیکہین - مگر جس لڑکی کو مین نے پسند کیا - اُس سے بہتر کہین نظر نہ آئی - مین نے تحقیقات کرنا شروع کی تو معلوم ہُوا - کہ اِس لڑکی کی مان حد سے زیادہ فربہ اندام اور نہایت بدصورت ہے اور باوجودیکہ اُسکی بیالیس برس کی عمر ہے - مگر وہ بھی شادی کرنے کی تلاش مین ہے لہذا مجکو لوگون نے متنبہ کر دیا - کہ ڈچ کاشتکارون کے رواج کو خوب یاد رکھون اور وقت پر شمع لڑکی کو دون - ایسا نہ ہو - کہ وہ شمع اوسکی مان کو دیدون تاکہ وہ خیال کرے کہ مجھسے شادی کرنا چاہتا ہے - اسپر مجکو بہت ہنسی آئی - اور مین نے خوب یاد کر لیا - کہ شمع بیٹی کو اور مربے کا مرتبان اُسکی مان کو دیا جائے اور یاد کرنیکی غرض سے دیر تک یہ کہتا رہا - شمع بیٹی کو - شمع بیٹی کو شمع بیٹی کو -

جو دن مین نے یہ سب ادا کرنے کے لئے تجویز کیا تہا - اُس روز نہایت عمدہ شوخ

رنگ کے کپڑے پہنے۔ اور ایک نیا زین گھوڑے پہ رکھکر ایک مرتبان مربے کا اور شمع
لیکر روانہ ہوا۔ اور اپنی ٹوپی مین ایک پر لگا لیا تہا۔ مگر اوسوقت میرے دل مین نہایت
گھبراہٹ تہی۔ کیونکہ ایسے موقع پہ مین اکثر گھبرا جاتا ہون۔ اور سر چکر کھانے لگا۔
جسوقت مین مکان کے قریب پہونچا۔ اسقدر گھبرایا ہوا تہا۔ کہ میرے ہاتھہ پاؤن کانپنے
لگے اور چکر آنے لگا۔ جیون تیون مین گھوڑے سے اُترکر ایک ہاتھہ مین مرتبان دوسرے
ہاتھہ مین شمع لئے ہوئے مکان کے اندر جاکر ڈرائنگ روم کے کمرے مین بیٹھہ گیا۔
اور اسقدر گھبراہٹ تہی۔ کہ مینے مربے کا مرتبان لڑکی کو اور شمع اُسکی مان کو دیدی۔
یہ کیفیت دیکھکر لڑکی نہایت غصہ سے سر جھکا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور مین عالم
ششش و پنج مین خاموش بیٹھا رہ گیا۔

یکایک کمرے مین خوب روشنی ہوئی۔ دیکھتا کیا ہون۔ کہ لڑکی کی مان تبسم کرتی
ہوئی جسکا دہانہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پھٹا ہوا نظر آتا تہا نہایت
فربہ اندام بیوہ جسکی شکل دیکھکر خوف معلوم ہوتا تہا۔ ہاتھہ مین شمع لئے ہوئے میرے
سامنے آئی۔ خوشی سے وہ اور بھی پہولی جاتی تہی۔ اور اُسکی گول آنکھیں عجیب
طریقہ سے چمکتی ہوئی نظر آتی تہین۔ شمع دیکھکر مجکو یہ اُمید پیدا ہو گئی۔ کہ شاید میری
درخواست قبول کر لی گئی۔ اور لڑکی کا غصہ سے چلا جانا بہی قوچ کا شتکارون کی
عورتون کا ایک کرشمہ ہے۔ اب یقیناً اُس لڑکی سے میری شادی ہوگی۔ مگر
جب یہ عورت میرے پاس آئی۔ تو کہنے لگی۔ کہ بخوبی سنبہلکہ بیٹھو۔ مین دیکھتی ہون
کہ تم مثل انگلشمینون کے نہایت شرمیلے ہو۔

مین اطمینان سے بیٹھا اور مجکو خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ مثل انگلش مان کے مجہہ سے اپنی
دختر کی بیہودہ حرکات کا عذر کرنیوالی ہے۔

نگاہ تعشق ڈال کر مجہہ سے کہا کہ اور قریب آجاؤ۔ کیون شرماتے ہو۔ مگر جب مین
آگے نہ بڑھا۔ تو وہ خود قریب آگئی۔ اور میرا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیلیا۔ مین نے
خاموشی سے اپنا ہاتھہ کھینچ لیا۔ میری اس حرکت پر کچہہ خیال کیا اور ایک کشتی سے
کسیقدر ریت لیکر شمع پہ ڈالدی اور کہا کہ اب یہ دیر تک جلیگی ایسی حالت مین ہم دونون
دیر تک باتین کر سکتے ہین۔ یہ کہکر اور میرے قریب آگئی۔

مین اُس سے کچھ کہنا چاہتا تہا۔ کہ یکایک ہوا کے جھونکے سے شمع گل ہوگئی اور مین وہان سے واپس آنے پایا۔

بیوہ عورت کا برتاؤ نہایت تعشق آمیز تہا۔ اور دوسرے دن مجکو دریافت ہوا کہ تمام موضع کے لوگ مجپر قہقہے مارتے ہین۔ کہ مین لڑکی کی بیوہ مان سے شادی کرنا چاہتا ہون اوسوقت مجکو خیال پیدا ہوا کہ مین نے کسقدر حماقت آمیز کارروائی کی تہی کہ مربے کا مرتبان لڑکی کو اور شمع اُسکی مان کو دی۔

فوراً مین پریٹوریا کو واپس گیا۔ اور خوش نصیبی سے ہمیشہ کے لئے ٹرانسوال سے روانہ ہوا۔ تاکہ پہر کسی ڈچ کاشتکار کی لڑکی سے پیام شادی دینے کا نکرون۔

جنگ ٹرانسوال کا موجب

جنوبی افریقہ مین کیپ کالونی مقبوضہ ڈچ تہی ۱۶۵۲ء مین ڈچ نے آباد کیا ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی حاکم تہی۔ ہالینڈ کے کاشتکار لوگ (بوئر) وہان بکثرت جانے لگے ۱۷۹۵ء مین ہالینڈ کے ساتہہ جنگ ہوئی۔ برٹش ایڈمرل نے کیپ ٹون فتح کرلیا ۱۸۱۴ء تک اسی مقام کو کبہی ڈچ کبہی اہل انگلینڈ فتح کرتے رہے آخرکار مقبوضہ برٹش ہوگیا۔ اِس وقت کیپ کالونی تمام بوئرون سے آباد تہا۔ تہوڑے قدیم باشندے بہی تہے ۱۸۲۰ء مین تارکان وطن یہان آکر بسنے لگے کئی سال تک ڈچ اور اہل انگلینڈ صلح کیحالت مین رہے قدیم باشندون کی غلامانہ حالت تہی اُنسے کاشتکاری کا کام لیاجاتا تہا۔ ۱۸۳۴ء مین بردہ فروشی قانوناً موقوف ہوئی بوئر معترض ہوئے اُن کا مذہب ہیوگن مین (وہابی) تہا۔ طرز معاشرت امیرانہ تہی جماعت کثیر نے بدرجہ آخر جنگل مین زندگی بسر کرنے کی تجویز کی برٹش دائرہ حکومت سے نکلکر اُنہون نے ایک مقام آباد کیا جسکا نام نیٹال ہے۔ اہل زولو اُن سے لڑگئے بالآخر زولون نے نیٹال انکے ہاتھ فروخت کرڈالا امن قایم ہونے پر دفعۃً سردار زولو نے ان پر حملہ کیا اِس وجہ سے بوئر سیاہ فام انکے دشمن ہوگئے نو سال بوئرون نے نیٹال مین جمہوری زندگی بسر کی ۱۸۴۲ء مین برٹش گورنمنٹ نے دعویٰ کیا کہ بوئر انگریزی رعایا ہین۔ گو کہین رہین اور بڑی خونریزی کے بعد ڈچ کی جمہوری کو انگریزی حکومت کے زیر فرمان لانا پڑا بابت سے ڈچ وطن چہوڑکر آرنج فری اسٹیٹ مین جابسے انگریزون نے وہان بہی پیچہا نہ چہوڑا اور آرنج فری اسٹیٹ کو بہی اپنا مقبوضہ بنالیا بوئرون کی ضدی پارٹی نے ۱۸۴۸ء مین ایک اور مقام آباد کیا جسکا نام ٹرانسوال ہے۔ اور جمہوری ریاست قایم کی بوئر اپنی آزادی پر قایم رہے برٹش نے انکو انکی حالت پر

چھوڑ دیا آرینج فری اسٹیٹ کے بوئر اتنے شریر النفس تھے کہ برٹش نے انکو مجبوراً آزادی بخش دی جنوبی فریقہ کے
شریر النفس اقوام میں غیر ملکی گورے بھی ٹرانسوال میں آباد ہوتے گئے - بوئر چونکہ اہل قبائل سے متنفر تھے -
مقدمۃ الجیش کی حیثیت میں ہمیشہ جنگ کر لیا کرتے تھے ۱۸۷۷ء میں بوئروں کی حالت خراب ہوگئی کیپ کے
برٹش باشندوں نے ٹرانسوال کی آزادی چھین لی انگریزی جھنڈا نصب ہوا - برٹش مقبوضہ تسلیم کیا
گیا - بوئروں نے ڈیپوٹیشن پر ڈیپوٹیشن لندن بھیجے - مگر گورنر اسلی نے کہہ دیا جبتک آفتاب میں روشنی ہے
ٹرانسوال برٹش کے قبضہ سے نہیں نکل سکتا جبدن انگریزی جھنڈا اُتار گیا - وہ دن نہایت منحوس تھا اسی
دن سے بوئروں نے انگریزوں کیساتھ مخالفت شروع کی آرینج فری اسٹیٹ کیساتھ کوئی غلطی نہیں صادر
ہوئی - اسلیئے وہاں مخالفت نہیں پائی جاتی وہاں کے پریسیڈنٹ نے گذشتہ ہفتہ میں کہا کہ وہ جنگ نہیں
چاہتا - بشرطیکہ اسکے حقوق پامال نہ کیئے جائیں - پہلے ہی ٹرانسوال سے جنگ ہوئی - مجوبہ پہاڑ پر لڑائیاں
ہوئیں - بوئروں نے انگریزی رجمنٹوں کو سخت نقصان پہنچایا - انگریزی کمانڈر بھی مارا گیا - انگریزوں
نے خیال کیا - کہ غیر ملکیوں پر ظلم ہو رہا ہے - جو انکی آزادی کے مانع ہو رہے ہیں ۱۸۸۴ء میں ایک
معاہدہ ہوا جسکے رو سے ٹرانسوال آزاد ہوگیا - لیکن برطانیہ کی سرپرستی باقی رہ گئی - کئی سال امن سے
گذرے لیکن ایک دن ٹرانسوال میں سونے کی کان دریافت ہوئی - غیر ملکی جوق جوق جانے لگے ۱۸۸۶ء
سے جوہانسبرگ میں معدنی کام شروع ہوگیا - انگلینڈ امریکہ جرمنی آسٹرین پولینڈ کے سرمایہ دار وہاں
جانے لگے - آخر بوئروں کی آبادی سے غیر ملکی لوگ بڑھ گئے - بوئروں اور محکومہ غیر ملکیوں میں
جھگڑے شروع ہوئے غیر ملکیوں نے چاہا - ٹرانسوال کونسل میں انکی طرف سے نائب رہیں بڑا اعتراض
ڈائنمائٹ کے ٹھیکہ پر تھا - جو بوئروں نے اپنے ذمے لیا تھا - پریسیڈنٹ کروگر بعض مراعات پر
رضامند تھا - بحث اصلاحات ہو رہی تھی کہ مسٹر چیمبرلین نے دھمکی دی پریسیڈنٹ کروگر نے برطانیہ
کی سرپرستی سے انکار کر دیا حالانکہ جب اُن پر ظلم ہوتا تھا - برطانیہ نے اُن کی امداد کا اقرار کیا تھا
لارڈ سالسبری نے کہا تھا امن میں خلل ڈالنا مناسب نہیں یا غیر ملکیوں کو ڈائنمائٹ کے لیئے
کچھ زائد ٹکس دینا پڑتا ہے - یا کونسل میں انہیں نشست کی جگہیں کم ملتی ہیں ہمکو تلوار کھینچنا نہیں چاہیئے
بوئروں کا جنگی سامان یہ ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ تھا ۱۸۹۴ء میں بوئروں نے بہت سی توپوں کی
فرمائش بھیجی تھی کرپ کی توپوں کے لیئے جرمنی کو ایک لاکھ پونڈ اور چھوٹے ہتھیاروں کے لیئے آسٹریا
کو ایک لاکھ پونڈ روانہ کیا تھا ۱۸۹۵ء میں یہ توپیں وصول ہوئیں دو توپیں جنمیں سے ہر توپ طول میں
۲۸ قدم اور ۲۰ ٹن وزنی تھی جس سے ۲۳۰ رطل کا گولہ نکلتا تھا اور ہر دفعہ کیلئے ۴۹ رطل بارود

کا خرچ ہے ۱۸۹۵ء میں کرپ کمپنی کو ایک لاکھ روپیہ روانہ کیا گیا اور دور مارنیوالی میدانی توپیں، ورا چند کوہی اور چہار دن میں مارنیوالی توپیں طلب کی گئیں یہ محض کوہستانی مقامات وو ٹرانسوال کی آبہوا کیلئے تہا ۱۸۹۶ء میں کروسوٹ سے چھہ توپیں اور پھر ۸ توپیں خریدیں یہ توپ ایک کل پر چڑہی ہوئی ہے ۱۰۰۰ سو قدم سے ایک پر گولہ مارتی ہے۔ اور فی منٹ آٹھہ گولے لیکن گرم نہیں ہوتی دو سال تک۔ بلا زحمت کام دینے کے لیے ضروری سامان اس کے ساتھہ موجود ہے۔

۱۸۹۷ء و ۱۸۹۸ء اور ۱۸۹۹ء میں بوئرون نے اپنی آرٹلری کے استحکام میں دخل دیا، ورسرحد کی بعض پہاڑیوں پر مورچہ بندی کی اس زمانہ میں ۸ تہ توپیں جلد چلنے والی جو ایک منٹ میں دو سو دفعہ اور ہر دفعہ ۲۲ گولہ سر کر سکتی ہیں آٹھہ میکسم توپوں کی پانچ باٹریاں جنگی ہر توپ سے فی منٹ ۲۵۰ گولے سر ہوتے ہیں میفکنگ کے محاصرہ میں موجود ہیں یہ توپیں گاڑی یا کسی بلندی پر بآسانی چڑھ سکتی ہیں ۵ ہزار گز مارنے والی توپوں کی چار باٹریاں بھی مرتب کیں۔ چار اور قسم کی توپیں بھی ہیں جو بارہ ہزار گز تک مارتی ہیں دو ان میں کی دو پہاڑیوں پر رکھی گئیں جو اس درے کے اطراف ہیں جس سے ہو کر نٹال سے ٹرانسوال کو جایا کرتے ہیں تمام توپیں بوئرون کی بہ ہتھیں

کروگر کی مایوسی

پال مال میگزین کی تازہ اشاعت میں مذکورہ ذیل تذکرہ ملاقات مندرج ہے جو مسٹر کروگر سے بمقام ہالگ ہوئی تہی ۔ مسٹر کروگر کہتا ہے۔ کہ کیا کوئی اپنی طرف سے مصالحت کرادیگا کیا کوئی شخص ہمیں اپنے بچاؤ کا موقع نہیں دیگا بافرض ہمنے غلطی بہی کی ہم تحفظ کی ہم مزدور ہیں ہمنے جنگ چھیڑی لیکن ہم مجبور ہی تو ہوگئے تہے ہم اس بات کو ثابت کر دینگے کوئی ہمارے اور انگلینڈ کے درمیان انصاف کرے ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب نکلینگے انگلینڈ کا منشا تہا کہ سب کچھ اپنے لئے رکھ لے ہمیں اس خیال سے انہوں نے سب کچھ ہم سے چہین لیا لیکن ہمیں امید قوی ہے کہ وہ ہم سے آزادی نہیں چہین سکتے مسٹر کروگر کہتا ہے کہ یورپ اگر میں سخت ناامید ہوگیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اگ میری بات کو سنیں کیا کوئی ایسا جوانمرد نہیں ہے جو ہماری بات کو سنیگا کہ کوئی ہماری تائید پر نہیں آئیگا۔ انصاف میں انصاف چاہتا ہوں ہم بیشک ادنے لوگ ہیں لیکن ہمنے بہت بڑا بوجھ اٹہایا ہے جب اس سے پوچھا گیا کہ کیوں وہ یورپ نہ آیا تہا اسنے جواب دیا میں اپنی فوج کے ہمراہ نہیں جاسکتا جیسا کہ پریسیڈنٹ اسٹین مجاز ہے کیونکہ میں ایک مسن آدمی ہوں شاید میں اور کسی کام کیلئے مفید ہو سکتا ہوں مسٹر کروگر نے اپنی بہت کہا کہ میں اسکے لئے مغموم ہوں مجھے بڑا رنج ہے لیکن مجھے اس سے زیادہ رنج اپنی گرتی ہوئی سرزمین کا ہے میرے تو لڑکے ہیں جیسے اولاد ہے وہ اپنے مکان میں ہیں چہیں سے ہمہ فرزند یا گئے وہ میدان جنگ میں قتل ہوئے یا قید ہوگئے ہیں اور ایک لڑکے نے جو تیس ہیں مجھے یقین ہے کہ اور فرزند مر چکے ہیں کیونکہ انکی نسبت دو ماہ ہوئے میں نے کوئی خبر نہیں سنی اور مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ لڑنے ہٹے جیسے ہوئے ہیں حملہ سے فرزند اور تین جنگ میں شریک ہیں میدان سے نہیں کر سکتا اپنی زوجہ کے پاس سے آج سولہ روز ہوئے جدا نہیں آیا اسکے پاس سو تقسیم ہو چکے ہیں اس صورت میں انکی حالت قابل تشفی نہ ہے